٢٧ روزہ تراویح میں پڑھے جانے والے

قرآن کے مضامین کا خلاصہ

ہر تراویح کا مکمل خلاصہ

ہر سورت کا اجمالی اور تفصیلی خلاصہ

ترتیب

مفتی محمد الیاس

(ولد مولانا محمد زکریا صاحب میمن)

رئیس دار الافتاء و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ مریم مسجد

پسند فرمودہ

ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب

مکتبۃ الیاس

۲۷ روزہ تراویح میں پڑھے جانے والے

قرآن کے مضامین کا خلاصہ

ترتیب:

مولانا مفتی محمد الیاس ولد مولانا محمد زکریا صاحب (میمن)

نائب رئیس دار الافتاء و مسئول شعبہ تخصص فی الفقہ و شعبہ تصنیف
مدرسہ عربیہ مریم مسجد آدم جی نگر کراچی

پسند فرمودہ

ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب

مکتبۃ الیاس

0321-2069945

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: .... **قرآن کے مضامین کا خلاصہ**

مرتب: .... مولانا مفتی محمد الیاس ولد مولانا محمد زکریا صاحب (یمن)

سنِ اشاعت: .... سنہ ۲۰۱۴ء

ناشر

مکتبہ الیاس

Z-85 بہادر آباد یار جنگ سوسائٹی

0321-2069945

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ/ تقریظ	۱۰/۱۲
۲	پہلی تراویح	۱۳
۳	سورة الفاتحة	۱۳
٤	سورة البقرة	۱۳
۵	دوسری تراویح	۱۷
٦	سورة آل عمران	۲۱
۷	تیسری تراویح	۲۱
۸	چوتھی تراویح	۲۵
۹	سورة النساء	۲۵
۱۰	پانچویں تراویح	۲۹
۱۱	سورة المائده	۳۰
۱۲	چھٹی تراویح	۳۳
۱۳	سورة الانعام	۳۳
۱٤	ساتویں تراویح	۳۸
۱۵	سورة الاعراف	۳۸
۱٦	آٹھویں تراویح	٤۲
۱۷	سورة الانفال	٤۲
۱۸	سورة التوبة	٤۵
۱۹	نویں تراویح	٤۷
۲۰	سورة یونس	٤۸
۲۱	سورة هود	۵۱
۲۲	دسویں تراویح	۵۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۳	سورة يوسف	۵٤
۲٤	سورة الرعد	۵۷
۲۵	گیارھویں تراویح	۵۸
۲٦	سورة ابراهيم	۵۸
۲۷	سورة الحجر	٦۰
۲۸	سورة النحل	٦۱
۲۹	بارھویں تراویح	٦۲
۳۰	سورة الاسراء	٦۳
۳۱	سورة الكهف	٦٦
۳۲	تیرھویں تراویح	٦۷
۳۳	سورة مريم	٦۸
۳٤	سورة طٰهٰ	٦۹
۳۵	چودھویں تراویح	۷۱
۳٦	سورة الحج	۷۲
۳۷	سورة المؤمنون	۷٤
۳۸	سورة النور	۷٦
۳۹	پندرھویں تراویح	۷٦
٤۰	سورة الفرقان	۷۸
٤۱	سورة الشعراء	۷۹
٤۲	سولھویں تراویح	۸۱
٤۳	سورة النمل	۸۱
٤٤	سورة القصص	۸۳
٤۵	سورة العنكبوت	۸۵
٤٦	سترھویں تراویح	۸٦

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۷	سورة الروم	۸۶
۴۸	سورة لقمان	۸۷
۴۹	سورة السجده	۸۸
۵۰	سورة الاحزاب	۸۹
۵۱	اٹھارھویں تراویح	۸۹
۵۲	سورة سبا	۹۰
۵۳	سورة فاطر	۹۱
۵۴	انیسویں تراویح	۹۳
۵۵	سورة یٰس	۹۳
۵۶	سورة الصّٰفّٰت	۹۴
۵۷	سورة صٓ	۹۵
۵۸	سورة الزمر	۹۶
۵۹	بیسویں تراویح	۹۷
۶۰	سورة مؤمن	۹۸
۶۱	سورة حم سجده	۹۹
۶۲	اکیسویں تراویح	۱۰۰
۶۳	سورة الشوریٰ	۱۰۱
۶۴	سورة الزخرف	۱۰۲
۶۵	سورة الدخان	۱۰۴
۶۶	سورة الجاثیة	۱۰۵
۶۷	بائیسویں تراویح	۱۰۶
۶۸	سورة الاحقاف	۱۰۶
۶۹	سورة محمد	۱۰۷
۷۰	سورة فتح	۱۰۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۱	سورة الحجرات	۱۰۹
۷۲	سورة قٓ	۱۱۰
۷۳	سورة الذريات	۱۱۰
۷٤	تئیسویں تراویح	۱۱۱
۷۵	سورة الطور	۱۱۱
۷٦	سورة النجم	۱۱۱
۷۷	سورة القمر	۱۱۲
۷۸	سورة رحمٰن	۱۱۲
۷۹	سورة الواقعه	۱۱۳
۸۰	سورة الحديد	۱۱٤
۸۱	چوبیسویں تراویح	۱۱۵
۸۲	سورة المجادلة	۱۱۵
۸۳	سورة الحشر	۱۱٦
۸٤	سورة الممتحنة	۱۱۷
۸۵	سورة الصف	۱۱۷
۸٦	سورة الجمعة	۱۱۸
۸۷	سورة المنٰفقون	۱۱۸
۸۸	سورة التغابن	۱۱۹
۸۹	سورة الطلاق	۱۱۹
۹۰	سورة التحريم	۱۲۰
۹۱	پچیسویں تراویح	۱۲۰
۹۲	سورة الملک	۱۲۰
۹۳	سورة القلم	۱۲۱
۹٤	سورة الحاقة	۱۲۲

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۲۲	سورة المعارج	۹۵
۱۲۳	سورة نوح	۹۶
۱۲٤	سورة الجن	۹۷
۱۲٤	سورة المزمل	۹۸
۱۲۵	سورة المدّثر	۹۹
۱۲٦	سورة القيامة	۱۰۰
۱۲٦	سورة الدهر	۱۰۱
۱۲۷	سورة المرسلٰت	۱۰۲
۱۲۸	چھبیسویں تراویح	۱۰۳
۱۲۸	سورة النبإ	۱۰٤
۱۲۸	سورة النّٰزعٰت	۱۰۵
۱۲۹	سورة عبس	۱۰٦
۱۳۰	سورة التكوير	۱۰۷
۱۳۰	سورة الانفطار	۱۰۸
۱۳۱	سورة المطففين	۱۰۹
۱۳۱	سورة الانشقاق	۱۱۰
۱۳۲	سورة البروج	۱۱۱
۱۳۲	سورة الطارق	۱۱۲
۱۳۳	سورة الاعلٰى	۱۱۳
۱۳۳	سورة الغاشية	۱۱٤
۱۳٤	ستائیسویں تراویح	۱۱۵
۱۳٤	سورة الفجر	۱۱٦

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
١١٧	سورة البلد	١٣٤
١١٨	سورة الشمس	١٣٤
١١٩	سورة الليل	١٣٥
١٢٠	سورة الضحى	١٣٥
١٢١	سورة الانشراح	١٣٥
١٢٢	سورة التين	١٣٦
١٢٣	سورة العلق	١٣٦
١٢٤	سورة القدر	١٣٦
١٢٥	سورة البينة	١٣٧
١٢٦	سورة الزلزال	١٣٧
١٢٧	سورة العٰدِيٰت	١٣٧
١٢٨	سورة القارعة	١٣٨
١٢٩	سورة التكاثر	١٣٨
١٣٠	سورة العصر	١٣٨
١٤١	سورة الهمزة	١٣٨
١٣٢	سورة الفيل	١٣٩
١٣٣	سورة قريش	١٣٩
١٣٤	سورة الماعون	١٣٩
١٣٥	سورة الكوثر	١٤٠
١٣٦	سورة الكافرون	١٤٠
١٣٧	سورة النصر	١٤٠

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۸	**سورة اللهب**	۱٤۱
۱۳۹	**سورة الاخلاص**	۱٤۱
۱٤۰	**سورة الفلق**	۱٤۱
۱٤۱	**سورة الناس**	۱٤۱

پیشِ لفظ

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے سرورِ عالم سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا پس عام بندوں پر اس کا سمجھنا اور علماء پر اس کا سمجھنا فرض ہوا تا کہ خدا تعالیٰ کے حکموں اور اس کی اتاری ہوئی ہدایتوں پر عمل کر کے فریضۂ بندگی بجالاسکیں جو بندہ خدا تعالیٰ کے حکموں کو نہ جانے اور بندگی نہ بجالائے تو وہ بندہ نہیں بلکہ گندہ ہے۔ قرآنِ کریم عربی زبان میں اترا جس کا ہندوستان کے عوام کے لئے سمجھنا بہت مشکل تھا اس لئے تفسیرِ قرآن کا پہلا وہ بنیادی پتھر اس کا وہ صحیح ترجمہ ہے جو قواعدِ عربیت اور قواعدِ شریعت کے پورا پورا مطابق ہو ہندستان میں تفسیرِ قرآن کا یہ سنگ بنیاد یعنی صحیح ترجمۂ قرآن۔ شاہ ولی اللہ اور ان کے دونوں بیٹوں شاہ عبد القادر اور شاہ رفیع الدین کے ہاتھوں رکھا گیا اور ہندوستان میں یہ خیرِ کثیر (ترجمۂ قرآن کریم) اس مبارک باپ اور مبارک بیٹوں کے ہاتھوں سے جاری ہوئی اور یہی تین ترجمے اردو زبان میں تفسیرِ قرآن کے لئے سنگِ بنیاد بنے اور ہندستان میں کوئی عالم ان سے بہتر ترجمہ نہ کرسکا۔ جزاھم اللّٰہ تعالیٰ بہ عن الاسلام وسائر المسلمین خیرا آمین یارب العالمین ۔ ان تین ترجموں کے بعد جس کسی نے بھی قرآن کا ترجمہ کیا سو اس نے شاہ ولی اللہ اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کی مدد اور سہارے سے کیا۔ حق جل شانہ نے اپنے کلامِ پاک کی اس خدمت کے لئے سرزمینِ ہند سے شاہ ولی اللہ اور ان کے بیٹوں کو منتخب فرمایا و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء اس کے بعد ضرورت اس کی تھی کہ اردو زبان میں قرآنِ کریم کی کوئی مختصر اور جامع تفسیر لکھی جائے جس میں فقط حلِ مطالب اور ربطِ آیات کا خاص اہتمام کیا جائے اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ کی طرح اقوال مختلفہ میں سے راجح الاقوال پر اکتفاء اور اقتصار کیا جائے اور لطائف اور نکات اور مذاہب باطلہ کی تردید کی تفصیل سے گریز کیا جائے تا کہ خاص و عام اس سے نفع اٹھاسکیں۔

یہ خدمت اور سعادت من جانب اللہ حکیم الامت حضرت مولانا حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ قدس اللہ سرہ کے حصہ میں آئی اور بیان القرآن کے نام سے ۱۳۲۵ھ میں ایک تفسیر لکھی جو اپنی افادیت اور جامعیت اور مقبولیت میں ثریٰ سے کچھ ثریا تک پہنچ گئی اور اسی طرز پر ایک نہایت مختصر اور جامع تفسیر جو جدید شبہات کے قلع قمع کے لئے کافی اور شافی ہے شیخ

الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی قدس اللہ سرتہ نے لکھی جو نہایت مقبول ہوئی اور فصاحت و بلاغت اور حسنِ تعبیر کے اعتبار سے بھی بے نظیر ہے۔

بحمدہ تعالیٰ جب فہمِ قرآن کی یہ دو منزلیں اور طے ہو گئیں اول صحیح ترجمہ دوم مختصر اور جامع تفسیر جس سے قرآن کریم کے مطالب اور معانی بخوبی و آسانی سمجھ میں آسکیں تو اب ضرورت اس کی ہوئی کہ عہدِ نبوت اور عہدِ صحابہ و تابعین سے لے کر اس وقت تک امت کے علماءِ ربانیین اور راسخین فی العلم نے جس طرح قرآن کریم کے مضامین کا مطلب سمجھا ہے اسی طرح اس امانت کو بلا کسی خیانت کے مسلمانوں تک پہنچا دیا جائے اور کسی جگہ بھی اپنی رائے اور خیال اور نظریہ کو قرآن کے بہانہ سے پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب نہ دیا جائے جیسا کہ آج کل آزاد منشوں کا یہ طریقہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر اور خلاصے لکھ کر اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ تاویل و تحریف کے ذریعہ قرآنی تعلیمات کو مغربی تہذیب و تمدن کے مطابق کر دیں۔

بحمدہ تعالیٰ اس احقر نے ارادہ کیا کہ رمضان المبارک میں تراویح کے بعد عوام کے سامنے سلف کے سمجھے ہوئے مضامینِ قرآن مختصر اور جامع انداز سے مسلمانوں تک پہنچایا جائے اس لئے اولاً سورت کا اجمالی خلاصہ اور پھر کچھ تفصیلی خلاصہ مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کی اس تحریر سراپا تقصیر کو اس فقیر و حقیر کے لئے زادِ معاد اور توشہ آخرت اور خیرِ جاری بنائے۔ (آمین)

در قیامت ہر کسے در دست آرد نامہ　　　　من نیز حاضری شوم خلاصۂ قرآن در بغل

بندہ

(مفتی) محمد الیاس زکریا

خادم الحدیث والافتاء بمدرسہ عربیہ مریم مسجد

تقریظ

حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہ

قرآن پاک کی ابتداء بسم اللہ کی با سے ہے اور با دو الگ الگ چیزوں کو جوڑنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے قرآن پاک کی غرض ہی یہ ہے کہ انسان کو اللہ پاک سے کس طرح جوڑا جائے۔ یہی وہ رسی ہے جس کا ایک سرا عرش والی ذات کے ہاتھ میں ہے تو دوسرا سرا انسان کے ہاتھ میں ہے، اگر واقعۃً انسان اس رسی کے ساتھ بندھ جائے گا تو آسمان تک پہنچ جائے گا۔ بصورتِ دیگر اس کے لئے بربادی ہے۔ اس کی ہر سورت کا ایک مستقل موضوع اور غرض ہوتی ہے اور پوری سورت کا ایک خلاصہ اور لبِ لباب ہوتا ہے، اس خلاصہ اور لبِ لباب کا استنباط اور استخراج اور اس تک رسائی عوام کا کام نہیں، وہ اہلِ علم جن کا گہرا اور وسیع مطالعہ ہو جنہوں نے اپنے اکابرین کے جوتے سیدھے کئے ہوں اور بحارِ قرآنیہ میں غوطہ زنی کی ہو اور علمِ تفسیر سے ان کو گہرا تعلق ہو اس قسم کے افراد کے قرآن دانی پر اعتماد بھی کیا جا سکتا ہے اور ان کے فیوضات کو قابلِ استفادہ سمجھا جا سکتا ہے۔

برادرِ مکرم مفتی محمد الیاس بن حضرت مولانا محمد زکریا صاحب ایک علمی خاندان کے قابلِ اعتماد عالمِ دین اور مستند مفتی ہیں۔ اس لئے آپ نے قرآن پاک کے قصص، مواعظ اور احکام کا جو خلاصہ مرتب فرمایا ہے وہ انشاء اللہ قابلِ اعتماد ہے۔ باقی اہلِ علم "مامن کتاب عصمه الله عن الخطاء انه کتابه" کے اصول کو پیشِ نظر رکھ کر مطالعہ کریں گے تو انشاء اللہ کوئی دشواری محسوس نہیں کریں گے۔

مؤلف اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہے اس کا فیصلہ قارئین خود ہی کریں گے۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید، اللہ مؤلف کو جزائے خیر عنایت فرمائیں اور مؤلف کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

پہلی تراویح

سورۃ الفاتحۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ٤)

۱۔ لوگو! آؤ تعریف کریں اس رب العالمین کی جس کا نظامِ ربوبیت حیرت انگیز اور وہ خود تمام خوبیوں، بڑائیوں اور اچھی صفتوں کا بے مثال نمونہ ہے۔

اے اللہ! ہم صرف تیری ہی بندگی و فرمانبرداری کرتے ہیں اور اپنی ساری ضرورتوں میں صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ کا (اجمالی خلاصہ)

مومنین کی صفات اور کافروں کی عادات۔ احوال منافقین۔ توحید۔ رسالت۔ قصۂ آدمؑ۔ بنی اسرائیل پر نعمتیں اور ان کی بداعمالیاں۔ احوالِ عوام وعلماءِ یہود۔ تسلیہ رسول ﷺ۔ نصاریٰ و یہود کے باطل عقائد کا رد۔ تحویلِ قبلہ (یعنی قبلہ کے پھیرنے) پر شبہ کا جواب۔ حج کے بعض احکام۔ طلاق کے بعض احکام۔ قصۂ طالوت و جالوت۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت۔ سود سے بچنے کا حکم۔ بعض احکام کا بیان۔

سورۃ البقرۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲، اور ۷ تا ۱۰)

۱۔ یہ قرآن ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے جو شک وشبہ سے پاک اور متقین کے لئے مستقل ہدایت اور ضابطہ حیات ہے۔ جو لوگ انکارِ حق کے عادی ہو چکے ہیں ان کے دلوں اور کانوں میں مہریں لگا دی ہیں اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔

۲۔ لوگوں میں ایک گروہ وہ بھی ہے جو زبان سے تو ایماندار ہونے کا مدعی ہے مگر دل سے مومن نہیں۔ یہ لوگ خدا اور بندگانِ خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اپنے تئیں خود فریبی کا شکار ہیں افسوس کہ یہ دورنگی چال چلنے والے اس حقیقت سے ناآشنا ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عذابِ الیم تیار کر رکھا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۱، ۲۲)

۳۔ تم صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرو جو تمام کائنات کا خالق، مالک اور

پروردگار ہے اور قرآن مجید سے منہ موڑ کر اللہ سے تعلق نہ بگاڑو۔ اگر تم اس قرآن مجید کو کلام اللہ کے بجائے کسی انسان کی تصنیف سمجھتے ہو تو اس کا فیصلہ بہت ہی آسان ہے کہ تم بھی انسان ہو سب مل کر اس جیسی صرف ایک سورۃ ہی بنا لاؤ۔ مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ تم کبھی ایسا نہ کرسکو گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۰)

۴۔ آدم اور اولادِ آدم کو اس کرہ ارضی پر خلیفہ بنانے کا ذکر کر کے اسے نصیحت کی کہ ابلیس تمہارا ازلی دشمن ہے، اس کی وسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہنا، دیکھو! تمہیں عزت جب ہی ملے گی جب تم میری ہدایت پر عمل کرو گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۰ تا ۴۳، اور ۴۵)

۵۔ اے بنی اسرائیل! میرے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان پورے کرو۔ دین فروشی و حق پوشی سے گریز کرو۔ حق و صداقت کو جھوٹے من گھڑت قصے کہانیوں اور فرضی حکایتوں کے ساتھ خلط ملط کر کے مشتبہ نہ بناؤ کتمانِ حق سے پرہیز کرو۔ اور نماز وزکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ گو ان ہدایات پر عمل کرنا بہت کٹھن کام ہے لیکن جن لوگوں کے دل اپنے اللہ کے آگے جھکنے کے عادی ہیں ان کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۸، اور ۵۱)

۶۔ لوگو! اس دن کے مواخذہ سے بچنے کا سامان کرو جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا نہ کسی کے حق میں کسی کی سفارش مانی جائے گی نہ کسی قسم کا کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا پھر اللہ کے نافرمانوں کو کہیں سے کوئی مدد نہ مل سکے گی۔

۷۔ وادیٔ سینا میں بنی اسرائیل پر کیے گئے انعامات کا ذکر کر کے ان کی سرکشی کو بیان کیا۔ انجام کار ذلت و نامرادی ان کی مقدر بن گئی اور ہمیشہ کے لئے عذابِ الٰہی کا نشانہ بن گئے اور یہ سب کچھ ان کی نافرمانی و سرکشی کی بدولت ہوا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۲)

۸۔ بنی اسرائیل کے اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے کہ ہم نبیوں کی اولاد اور صاحبزادے ہیں اس لئے گرفتِ الٰہی سے آزاد ہیں۔ سنو! اللہ تعالیٰ کسی مخصوص گروہ کے ساتھ جانب داری کا برتاؤ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ مقرب وہ ہیں جو ایمان و عملِ صالح سے آراستہ ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۴، ۷۵، اور ۸۰ تا ۸۲، اور ۸۵)

۹۔ بڑے بڑے معجزات دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل کے دل نرم نہیں ہوئے۔

یہ لوگ کلامِ الٰہی کو سمجھنے کے باوجود اس میں تحریف کرتے ہیں۔ اور پھر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے آپ کو جنت کا ٹھیکیدار گردانتے ہیں۔ یاد رکھو! عذابِ جہنم سے نجات کسی قوم کی میراث نہیں بلکہ جو بھی برائی کرے گا اسے سزاوار عذاب ہوگا۔

۱۰۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور بے کسوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ۔ وہ لوگ کتنے برے لوگ ہیں جو کتاب اللہ کے بعض احکام مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ حیاتِ دنیا میں رسوا و ذلیل ہوں گے اور قیامت کے دن بھی سخت ترین عذاب کا لقمہ بنیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۷، اور ۹۶)

۱۱۔ بعض دیندار لوگ ایسے بھی ہیں جو احکام ان کی طبیعت کے موافق ہوتے ہیں انہیں بدل و جان تسلیم کیا اور جو ان کی خواہش کے مخالف ہوئے انہیں رد کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سارے احکام ماننا چاہئے ۔اس کے باوجود اپنے آپ کو مومن اور جنت کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نجات صرف ہمارا حق ہے اور حال یہ ہے کہ دنیوی زندگانی پر مشرکوں سے بھی زیادہ حریص ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۲)

۱۲۔ بنی اسرائیل کا حال یہ ہے کہ کتابِ الٰہی کی تعلیم چھوڑ کر سحر و جادو، تعویذ گنڈوں اور ٹونوں، ٹوٹکوں جیسی شیطانی تعلیم و مشرکانہ عملوں کی پیروی کرتے ہیں یاد رکھو جو شخص اپنا دین و ایمان بیچ کر جادوگری کا خریدار بنتا ہے اور سفلی و شیطانی عملیات حاصل کرتا ہے وہ اپنی عاقبت کو تباہ و برباد اور اخروی نعمتوں کا کونڈا کرتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۴، اور ۱۰۹، ۱۱۰)

۱۳۔ اے مسلمانو! یہودیوں کے مخصوص الفاظ بولنے، بری عادات و اطوار اپنانے، وضع قطع اختیار کرنے، چال ڈھال اور دیگر تمام امور میں مشابہت روا رکھنے سے پرہیز کرو۔ عفو و درگزر کو مقصدِ حیات بناؤ۔ اور نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کرو کہ جنت کے حصول کے لئے شرطِ اول ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱۴، اور ۱۲۱)

۱۴۔ اس کائناتِ ارضی پر سب سے بدترین وہ گروہ ہے جس کے دلوں میں دوسرے

گروہ کی عبادت گاہوں کا احترام اٹھ گیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ عبادت گاہوں کو ڈھا کر ویران کر دیں۔ اصل مومن وہ ہیں جو قرآن مجید کو اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح اسے پڑھنے کا حق ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲۷،۱۲۶)

۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں تعمیرِ کعبہ کا ذکر کیا اور دعائے ابراہیم بیان کی۔ اے خدا اس سرزمین کو امن کا گہوارہ بنا دے۔ ہماری خطاؤں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳۸،۱۳۷)

۱۶۔ یادرکھو! محض بزرگوں کا نام لینے یا ان کے ساتھ کسی قسم کا روحانی یا جسمانی نسب جوڑنے سے کوئی نجات نہیں پا سکے گا بلکہ نجات کے لئے ان جیسے اعمالِ صالحہ کرنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا تم اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اس کے رنگ سے بڑھ کر دنیا کا کونسا رنگ بہتر ہو سکتا ہے۔

دوسرا پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۱۴۵)

۱۷۔ مسلمانو! جس طرح تمہارے قبلہ کو مرکزِ توحید قرار دیا ہے اسی طرح تم کو ایک اعلیٰ درجہ کی امت بھی بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے حق وصداقت کے چشم دید گواہ رہو۔ اور اللہ کا رسول تمہارا ہادی و رہنما ہو یادرکھو اگر تم قرآن مجید سے منہ موڑ کر منکرینِ حق کی خواہشات کی پیروی کرو گے تو ظالم و نافرمان کہلاؤ گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۱تا۱۵۴)

۱۸۔ مسلمانو! اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم الشان پیغمبر بھیجا اور دعائے ابراہیم کے مطابق تم کو ایک الہ، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک قبلہ کا پیرو بنایا تاکہ تم باہم متحد رہو۔ تم اپنے محسنِ حقیقی کے احسانات کو ہمیشہ یادرکھو، ہر دم اس کی نعمتوں کی شکرگزاری میں رطب اللسان رہو اور کفرانِ نعمت سے بچتے رہو۔

۱۹۔ اے ایمان والو! دین ودنیا کی کامیابی کے لئے مختلف قسم کی مشکلات وآلام سے دوچار ہونا لازمی ہے۔ مشکلات میں تم صبر ورضا اور نماز و دعا کے ذریعے اپنے اللہ سے مدد حاصل

کرو۔ (آیت نمبر ۱۵۳) اور ہاں یاد رکھو! اللہ کی راہ میں جان دینے والے مرتے نہیں بلکہ حیاتِ جاویداں پاتے ہیں لیکن تم اس زندگی کی حقیقت سے نا آشنا ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۱٦٥، ۱٦٦)

۲۰۔ ایمان والوں کی والہانہ محبت وعقیدت کا محور صرف اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ اس روز نہ کسی کا مال واسباب کسی کے کام آئے گا نہ عزیز واقارب ساتھ دیں گے اور نہ ہی نام نہاد مذہبی پیشوا انہیں عذابِ الٰہی سے چھڑا سکیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱٦۸، ۱۷۰، اور ۱۷٤)

۲۱۔ شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو۔ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اللہ کے حکم کی پیروی کرو اپنے باپ دادا کی جاہلانہ رسموں اور خاندانی روایات کی اندھی تقلید کی بجائے شریعتِ اسلام پر عمل کرو۔ جو لوگ دنیوی مفادات کی خاطر کتمانِ حق کرتے ہیں، احکامِ دین کی غلط تاویلیں کرتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ کے دہکتے ہوئے شعلے بھر رہے ہیں۔

دوسری تراویح

مضمون (آیت نمبر: ۱۷۷ تا ۱۷۹)

٦۔ نیکی صرف پرستش وبندگی یا کسی خاص جہت کو قبلہ بنالینے کا نام نہیں اور نہ ہی شریعت کی ظاہری رسوم کو بجالانے کو نیکی کہتے ہیں بلکہ اسلام کے نزدیک نیکی عقیدہ وعمل اور ایمان وقلب کی درستی سے پیدا ہوتی ہے۔ مسلمانو! ناحق قتل ہونے والوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ جس میں تمہاری زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۸٥، ۱۸٦)

۷۔ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا سرچشمہ اور حق وباطل کے مابین واضح دلائل کے ذریعے تمیز کرنے والا مشعلِ نور ہے۔ تم میں سے جو کوئی رمضان کے مہینے کو پائے اور روزہ رکھنے کی سکت رکھتا ہو تو ضرور روزے رکھے۔ اے نبی مہربان! جب میرے بندے میرے متعلق آپ سے پوچھیں تو آپ انہیں بتادیں کہ میں ان کے قریب ہی ہوں ہر پکارنے والے کی پکار سنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۹۰، ۱۹۳، اور ۱۹٥)

۸۔ اے مسلمانو! امن وسلامتی کے علمبردار بن کر حقیقی معنوں میں مسلمان بنو اور

اپنے نام کی لاج رکھو۔ کائناتِ ارضی پر فتنہ وفساد برپا کرنے والے دشمنانِ خدا اور رسول کے ساتھ ہر وقت لڑنے کے لیے تیار رہو۔ اور یاد رکھو! کہ جہاد کے حکم سے کوئی شخص بھی مستثنیٰ نہیں، پس فتنے کے ازالے اور ہر شخص کو مذہبی آزادی مل جانے تک فتنہ پردازوں سے لڑتے رہو۔ جب ملک وملت اور دین حق کے لیے مالی قربانی مطلوب ہو تو دل کھول کر خرچ کرو۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۰۰، اور ۲۰۸)

۹۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے اللہ سے صرف دنیوی عیش وعشرت مانگا کرتے ہیں، ایسے لوگ اخروی نعمتوں سے محروم رہیں گے۔ مسلمانو! تم سب کے سب پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ کہ نہ تو اپنی طرف سے غلط عقائد گھڑو، نہ سنی سنائی باتوں کی پیروی کرو، اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کے بجائے سراپا رحمان کے بندے بن جاؤ۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۱۳، ۲۱۴، اور ۲۱۶)

۱۰۔ دنیا کی زندگی صرف دنیا کے پجاریوں کو ہی بھلی لگتی ہے جبھی تو وہ صاحبانِ ایمان کی بے سرو سامانی کا مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ اصل چیز تو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔ مسلمانو! کیا تم خیال کرتے ہو کہ صرف زبان سے ایمان کا اقرار کر کے جنتی ہو جاؤ گے؟ ناممکن! بلکہ تمہیں وہ مصائب وآلام اور تکالیف وسختیاں پیش آ کر رہیں گی جو تم سے پہلے دینِ حق پر چلنے والوں کو پیش آ چکی ہیں۔ اور سنو تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اگرچہ وہ تمہیں کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو لیکن ضروری تو نہیں جو چیز تمہیں ناپسند ہو وہ واقعتاً بری ہی ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۱۹)

۱۱۔ شراب وقمار کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ گناہ کے کام ہیں۔ گو ان میں کچھ فائدے بھی ہیں لیکن ان کا ضرر ونقصان نفع سے کہیں زیادہ ہے اور دانش مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کام سے بچا جائے جس میں نفع سے نقصان زیادہ ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۲۸)

۱۲۔ طلاق وعدت کے احکام بیان کر کے فرمایا کہ جس طرح دستور کے مطابق عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں اسی طرح مردوں پر بھی عورتوں کے حقوق ہیں تاہم مردوں کو ان کی ذمہ داری کی وجہ سے عورتوں پر ایک طرح کی فضیلت وبرتری دی گئی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۳۱، ۲۳۳، اور ۲۳۸، ۲۳۹)

۱۳۔ دیکھو احکاماتِ الٰہی کو مذاق نہ بناؤ اور نہ ہی انعاماتِ الٰہی کو فراموش کرو۔ اللہ

کے ان احکام کو یاد رکھو جو کتاب وحکمت کی صورت میں تمہاری ہدایات کے لیے نازل کئے گئے ہیں۔ ہر حال میں اپنے اللہ سے ڈرتے رہو، وہ تمہارے ظاہری حالات سے بھی آگاہ ہے اور تمہاری نیتوں اور ارادوں سے بھی۔

۱۴۔ دودھ پلانے کے احکام کا ذکر کر کے فرمایا کہ اللہ تمہارے دلوں کی مخفی کمزوریوں کو اچھی طرح جانتا ہے پس ہردم اس سے ڈرتے رہو۔

۱۵۔ اپنی سب نمازوں کو ان کے اوقاتِ مقررہ پر ادا کرنے کی کوشش کرو، بالخصوص صلوٰۃِ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز کی تو مبالغہ کی حد تک حفاظت کرو۔ اور سنو نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہے۔ زمانہ امن ہو یا جنگ، صحت ہو یا مرض، وسعت ہو یا فقر ہو نماز ہر حال میں پڑھنی پڑے گی۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۴۳ تا ۲۴۵ ، اور ۲۴۷)

۱۶۔ مسلمانو! اگر تم قومی زندگی و وقار کے متمنی ہو تو تاریخ سے عبرت حاصل کرو۔ ورنہ اللہ کے دشمنوں سے اس کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے جنگ کرو۔ کوئی ہے؟ جو اللہ کو اپنے مال میں سے قرضِ حسنہ دے اور اس کی راہ میں خرچ کرے تا کہ وہ اس کے مال کو برکت کے ذریعے کئی گنا زیادہ کر دے۔ قوموں کی قیادت وسپہ سالاری کے لئے مال ودولت اور عزت وجاہ کی نہیں بلکہ تدبر وشعور اور علم وجسم کی قدرتی صلاحیت درکار ہوتی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۴۹)

۱۔ اممِ ماضی کی تاریخیں شاہد ہیں کہ کتنی ہی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بھاری لشکروں پر غالب آئی ہیں اس لئے کہ جنگوں میں فتح ونصرت کا انحصار لشکروں کی قلت وکثرت پر نہیں بلکہ عزم وہمت اور ایمان ویقین پر ہوتا ہے۔ اے اللہ ہمیں صبر عطا فرما، ثابت قدمی اور استقامت سے نواز اور نافرمان قوموں پر ہمیں فتح ونصرت دے۔

تیسرا پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۲۵۳ ، اور ۲۶۰)

۲۔ مسلمانو! اللہ نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے یہ صرف دنیا کی عیش وعشرت حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ اللہ کی راہ میں بھی خرچ کیا کرو۔ اس دار العمل میں جو کرو گے وہی آخرت میں پاؤ گے اللہ تعالیٰ صرف اہلِ ایمان ودینِ حق پر چلنے والوں کا ساتھی ہے۔ جو لوگ ایمان و

دینِ حق سے گریزاں ہوں گے وہ اس کے غضب کا شکار ہوں گے۔

۳۔ زندگی بعد الموت کے ثبوت کے لئے دو تاریخی واقعات ذکر کر کے فرمایا کہ جو خدا پہلی بار پیدا کر سکتا ہے وہ دوسری بار کیوں پیدا نہیں کر سکتا؟

مضمون (آیت نمبر: ۲۶۳)

۴۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال کرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال اس دانہ کی سی ہے جو زمین میں سات خوشے نکالتا ہے اور ہر خوشے سے سو دانے دیتا ہے۔ اگر تم کسی ضرورت مند کو نہ دے سکو تو کم از کم اس سے نرم گفتاری و درگزر سے ہی پیش آیا کرو۔ کیونکہ نرم گفتاری اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۶۷، ۲۶۸)

۵۔ مسلمانو! اپنے جائز و حلال کی کمائی سے پاکیزہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور دیکھو شیطان اور اس کی روحانی ذریت تمہیں افلاس سے ڈرا کر نیکی کی راہوں میں خرچ کرنے سے منع کرتے ہیں اور بدی کے کاموں میں خوب خرچ کرواتے ہیں۔ جس کو حکمت و دانش عطا کی گئی اس کو بہت بڑی دولت نصیب ہوگئی۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷۴، ۲۷۸، اور ۲۷۹)

۶۔ جو لوگ شب و روز پوشیدہ اور علانیہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے پاس محفوظ ہے۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں حالانکہ سود ہر صورت میں حرام و ناجائز ہے۔ سود خواہ کتنا ہی بڑھتا چلا جائے آخر کار اس کا انجام مفلسی و بربادی ہے کیونکہ اس میں قطعاً برکت نہیں ہوتی۔ اور سنو جس قدر سود باقی رہ گیا ہو وہ چھوڑ دو۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر تمہارے خلاف اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۸۲، ۲۸۳، اور ۲۸۶)

۷۔ لین دین کے بعض ضروری مسائل کا ذکر فرمایا۔

۸۔ یہ سب مال و زر اور زمین و آسمان کی ساری کائنات اللہ ہی کی ہے ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔ اے پروردگار اگر ہم سے خطا کا ارتکاب ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا اور ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈال جس کے برداشت کی ہم ضعیفوں میں تاب نہ ہو ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور منکرینِ حق کے منصوبوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

سورة آل عمران کا (اجمالی خلاصہ)

اہلِ کتاب کو تبلیغ اور مومنین کو ہدایات۔ قصہ غزوۂ اُحد۔ توحید۔ حقیقتِ کتب۔ رسالت۔ قصہ حضرت مریم وعیسیٰ وزکریاؑ۔

سورة آل عمران کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۶،۷)

۹۔ وہی ذات پاک تو ہے جو رحمِ مادر میں تمہاری صورت ڈھالتا اور نین نقش بناتا ہے۔ اس نے تمہاری روحانی وجسمانی رہنمائی کے لئے قرآنِ مقدس نازل کیا۔ اس کی بعض آیات واضح اور بعض متشابہات ہیں جن کا حقیقی مفہوم اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰، اور ۱۹)

۱۰۔ جن لوگوں نے سازوسامان اور عزت وجاہ کے گھمنڈ میں اللہ کی نافرمانی وسرکشی کی روش اختیار کر رکھی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کے مال ومنال ان کو اللہ کی پکڑ سے نہیں چھڑا سکیں گے۔ اللہ کے نزدیک اصل دین صرف اسلام ہی ہے۔ لہٰذا اللہ کے فرمانبردار بن کر اپنے آپ کو اسلام کے قالب میں ڈھال لو اور یہود ونصاریٰ کی طرح اس میں اختلاف نہ کرو۔ ورنہ گروہ بندیوں کا شکار ہو جاؤ گے۔

تیسری تراویح

مضمون (آیت نمبر: ۲۴، ۲۶، اور ۲۸)

۱۱۔ یہودیوں کے اخلاق ودینی بگاڑ کا ایک سبب ان کے خودساختہ عقیدۂ آخرت میں یہ خرابی بیان کی کہ ہم تو خدا کے چہیتے ہیں اور بہرحال جنت ہماری ہے اس قسم کے غلط خیالات نے بڑے بڑے جرائم کے ارتکاب پر بھی انہیں بے باک اور جری بنا دیا۔ پھر دعا سکھا دی کہ کہو اے کائنات کے بادشاہ! تو بادشاہت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے۔ اے مومنو! اپنے مومن اور مسلمان بھائیوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۱، ۳۷، اور ۳۸)

۱۲۔ اگر اللہ سے محبت کا دعویٰ ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ پھر حضرت مریم علیہا السلام اور زکریا علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے جو زکریا علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے پاس ان کی عبادت گاہ میں بے موسم پھل دیکھے۔ تو ان کے

دل میں نیک اولاد کی آرزو پیدا ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے پورا کیا۔

مضمون (آیت نمبر: ٤٦، ٤٧)

۱۳۔ حضرت مریم علیہا السلام کی صنفی تعلق کے بغیر بچہ پیدا ہونے کی بشارت دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو گہوارے میں ہی گفتگو شروع کردی کہ میں اللہ کا نبی اور اس کا بندہ ہوں۔ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو کچھ معجزات عنایت کیے جن کا تذکرہ کیا گیا۔

مضمون (آیت نمبر: ٥٥، ٥٩، اور ٦١)

۱۴۔ جب بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی اللہ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ اور عیسائیوں کو ان کے غلط عقیدے پر تنبیہ کی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کے بغیر پیدا ہونا ان کے خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل بن سکتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام تو بدرجہ اولیٰ خدا بن سکتے جو کہ بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے ہیں۔ پھر عیسائی پادریوں کو مقابلہ کی دعوت دی کہ ان سے کہو کہ آؤ ایک کھلے میدان میں دعا کریں کہ جو جھوٹا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ٦٤)

۱۵۔ پھر عیسائیوں کو دعوت دی جارہی ہے کہ آؤ اس بات پر اتفاق کرلو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کروگے اور انسانوں کو خدا نہیں بناؤ گے۔ اے اہلِ کتاب تم حق کو جان بوجھ کر کیوں چھپاتے ہو؟

مضمون (آیت نمبر: ٧٧، ٧٨)

۱۶۔ جو لوگ دنیوی مفاد کے لئے اللہ کے حکم کو بدلتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور سخت سزا ہے۔ کچھ یہودی علماء اپنی طرف سے بات بنا کر یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے حالانکہ وہ خدا کا حکم نہیں ہوتا، یہ جھوٹے لوگ ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ٨٣، ٨٤، اور ٨٦، ٨٧، اور ٩١)

۱۷۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین اور طریقۂ زندگی کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں حالانکہ زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی فرمانبرداری کررہی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام بھی اسلام پر تھے۔ ان لوگوں کو کیسے ہدایت مل سکتی ہے جو نعمتِ ایمان پانے کے بعد کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اسلام میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جہنم کی سزا سے بچنے

کے لئے کوئی روئے زمین بھر کر بھی سونا بدلے میں دے تو قبول نہیں ہوگا۔

چوتھا پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۹٦)

۱۔ نیکی کی اصل روح خدا کی محبت ہے اوراس کی رضا کے لئے ہر محبوب چیز کو قربان کرنا ہے۔ سب سے پہلی عبادت گاہ اور مرکزِ ہدایت مکہ میں ہے ہر صاحبِ استطاعت پر اس کی زیارت فرض ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۲ تا ۱۰٤)

۲۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ تعالیٰ نے نعمتِ ایمان ہی کی وجہ تمہارے دل آپس میں جوڑ دیئے ہیں۔ جب کہ تم ہلاکت کے قریب پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تمہیں بچالیا۔ تم میں کچھ لوگ ایسے ضرور ہوں جو نیکی کی طرف بلائیں اور برائی سے روکیں۔ ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱۰، ۱۱۲ اور ۱۱۳)

۳۔ تم بہترین امت ہو کیونکہ تمہیں نیکی کرنے کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، چونکہ یہود نے انبیاء کو قتل کیا اور سرکشی کی اس لئے ان پر ذلت و رسوائی کی ہمیشہ مار پڑے گی۔

لیکن سب اہلِ کتاب برابر نہیں ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو راہِ راست پر قائم ہیں۔ راتوں کو آیات کی تلاوت اور سجدے کرتے ہیں، اے ایمان والو! کافروں کو اپنا گہرا دوست نہ بناؤ۔ یہ ظاہری دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بغض اور حسد ہے۔

۴۔ جنگِ بدر کے موقع پر فرمایا کہ اگر تم نے صبر کیا اور خوفِ خدا کے ساتھ کام کیا تو اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کی خوشخبری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مدد کی۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳۳، ۱۳٤ اور ۱۳۹)

۵۔ دوڑ کر چلو اس راہ پر جو مغفرت اور جنت کی طرف جاتی ہے۔ وہ جنت جس کی وسعت زمین و آسمان جیسی ہے جو کہ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے، جو تنگدستی اور خوشحالی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کرتے ہیں، گناہ ہو جائے تو فوراً اس کی معافی مانگتے ہیں، غم نہ کرو تم

ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۴۴، ۱۴۵)

۶۔ غزوہ احد میں جب نبی ﷺ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی تو اکثر صحابہ کی ہمت ٹوٹ گئی۔ اس موقع پر تنبیہ کی گئی کہ محمد ﷺ تو اللہ کے ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گزرے ہیں اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم اپنا دین چھوڑ دو گے۔ موت کا وقت تو ہر ایک کے لئے مقرر ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۱)

۷۔ احد میں مسلمانوں کی شکست کے بعد جب یہود اور منافقین نے یہ خیال مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی کہ محمد اگر نبی ہوتے تو شکست کیوں کھاتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس کا جواب دیا کہ عنقریب مسلمانوں کو فتح ہوگی اور ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۹، ۱۶۰)

۸۔ اے پیغمبر یہ اللہ کی بڑی رحمت اور نعمت ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں، ورنہ اگر آپ سنگدل اور تند خو ہوتے تو یہ سب آپ کے گرد سے بھاگ جاتے۔ اللہ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں ہے اور وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو تمہاری مدد کو آئے گا؟

مضمون (آیت نمبر: ۱۶۷)

ان منافقین سے جب کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو تو کہنے لگے کہ ہمیں علم ہوتا کہ آج جنگ ہوگی تو ضرور لڑتے۔ یہ لوگ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۷۳، اور ۱۷۷ تا ۱۷۹)

۹۔ ایمان والوں سے یہ جب کہا گیا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہو گئیں ہیں ان سے ڈرو۔ تو یہ بات سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا۔ انہوں نے جواب دیا ہمارے لئے اللہ کافی ہے۔ اے پیغمبر یہ کفار اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، ایمان کو چھوڑ کر دنیا کے خریدار بنے ہوئے ہیں، ہم تو انہیں اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ خوب گناہوں کا بوجھ سمیٹ لیں، ان کے لئے ذلیل کرنے والی سزا ہے۔ آزمائشوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو ناپاک سے الگ کرتا رہتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۸۱،اور ۱۸۵)

۱۰۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو یہودیوں نے مذاق اڑایا کہ اب تو اللہ میاں بھی مفلس ہو گئے اور بندوں سے قرض مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بات بھی ہم نے ان کے جرائم کی فہرست میں شامل کردی۔ آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے۔ جو وہاں دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے تو کامیاب درحقیقت وہی ہے۔ دنیا تو محض ایک ظاہری فریب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۹۰ تا ۱۹۲، اور ۱۹۴)

۱۱۔ زمین و آسمان اور دن رات میں ہوشمند لوگوں کے لئے بے شمار نشانیاں ہیں، جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں تو بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ پروردگار یہ سب کچھ تو نے بے کار نہیں بنایا، ہمیں جہنم سے بچالے، جو اس میں ڈال دیا گیا وہ بڑی رسوائی میں ڈال دیا گیا۔ اے پروردگار قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔

چوتھی تراویح

سورۃ النساء کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں تین قسم کے مضامین ہیں:

(۱) آپس کے معاملات جیسے یتیموں، میاں بیوی، میراث، سیاست وغیرہ کے احکام۔

(۲) دیانات جیسے توبہ، نماز، ناپاکی و پاکی، یتیم اور ہجرت کے احکام۔

(۳) دشمنوں کے ساتھ معاملات جیسے جہاد کے احکام اور اہلِ کتاب کے احوال، مشرکین کے عقائد کا ابطال۔

سورۃ النساء کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، ۴، اور ۱۰)

۱۲۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے۔ یتیم کے سرپرست بن کر ان کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ جو لوگ یتیم کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور عورتوں کو مہر خوشدلی سے ادا کرو البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے معاف کردیں تو کچھ حصہ لے سکتے ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۷)

۱۳۔ میراث صرف مردوں کا ہی حق نہیں بلکہ اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہے لیکن مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہے۔ یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ وہ ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ کون بلحاظِ نفع تم سے قریب تر ہے۔ اس کی مقرر کردہ حدود سے جو تجاوز کرے گا اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۷، ۱۸)

۱۴۔ توبہ اور معافی کا دروازہ صرف ان بندوں کے لئے کھلا ہے جو قصداً نہیں بلکہ نادانی کی وجہ سے گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر جب آنکھوں سے جہالت کا پردہ ہٹتا ہے تو شرمندہ ہو کر اپنے قصور کی معافی مانگتے ہیں۔ لیکن توبہ اس کے لئے نہیں ہے جو تمام عمر گناہ کئے جائے اور جب موت کا وقت آجائے تو کہے کہ اب میں نے توبہ کی۔

پانچواں پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۲۳)

۱۔ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان کا ذکر ہے کہ ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، دودھ شریک بہنیں اور دودھ پلانے والی یعنی رضاعی ماں اور بیک وقت دو دو بہنوں سے نکاح حرام ہے۔ اس کے علاوہ باقی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۸، ۲۹، اور ۳۱)

۲۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے تمہیں سیدھا راستہ دکھایا ہے اور جاہلیت کے طریقوں سے نجات دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم سے پابندی کو ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ اور لین دین آپس کی رضامندی سے ہونا چاہئے۔ اور اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے رک جاؤ تو چھوٹی غلطیاں معاف کر دی جائیں گی۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۴، ۳۵، اور ۳۸، اور ۴۲)

۳۔ مرد، عورتوں پر نگہبان اور ان کی ضروریات پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ شوہر اور بیوی کے تعلقات بگڑ جائیں تو رشتہ داروں میں سے کسی کو ثالث مقرر کرو جو اصلاح کر سکے۔ والدین، قرابت داروں، یتیموں،

مسکینوں کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔ وہ لوگ جو محض دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں درحقیقت ان کا ایمان نہ اللہ پر ہے اور نہ آخرت پر۔ نافرمان قیامت کو تمنا کریں گے کہ کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۷، ۴۸)

۴۔ وضو کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اہلِ کتاب میں جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ دنیا اور گمراہی کے خریدار بن گئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ اے اہلِ کتاب ایمان لے آؤ قبل اس کے کہ تمہارے چہرے بگاڑ دیئے جائیں اور سنیچر والوں کی طرح لعنت زدہ کر دیں، اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۶ تا ۵۸)

۵۔ علماءِ یہود کی ہٹ دھرمی بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جو لوگ ہماری آیتوں کو ماننے سے انکار کریں گے ان کے لئے جہنم ہے جب بدن کی کھال جل جائے گی تو اس کی جگہ اور کھال پیدا کر دیں گے تاکہ خوب عذاب کا مزا چکھیں، اور ایمان والوں کو جنت میں داخل کریں گے اور گھنی چھاؤں میں۔ مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو اور انصاف سے فیصلہ کرو۔ جس مسئلے میں اختلاف پیدا ہو جائے اس کے لئے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرو۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۰، ۶۵، اور ۶۹)

۶۔ کیا آپ نے ان منافقین کو نہیں دیکھا جو ایمان کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اپنے معاملات کا فیصلہ طاغوت (وہ حاکم جو قانونِ الٰہی کے علاوہ کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہے) سے کراتے ہیں حالانکہ طاغوت سے انکار کا حکم دیا گیا ہے۔ اے محمدؐ! تیرے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کے فیصلے کو خوشدلی سے قبول نہ کر لیں۔ ایمان والے تو قیامت کے دن شہداء اور انبیاء کے ساتھ ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۵، ۷۶)

۷۔ اے ایمان والو! کفار سے مقابلے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ بعض لوگ تو جہاد سے جی چراتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کمزور پا کر دبا لئے گئے۔ جو فریاد کر رہے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں اس بستی

سے نجات دے جس کے باشندے ظالم ہیں۔ کافر تو شیطان کے راستے میں لڑتے ہیں۔ اس کی چاہیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۷۸،۷۹،اور ۸۵،۸۶)

۸۔ موت تو ہر جگہ پہنچ جائے گی خواہ تم کتنی ہی مضبوط عمارت میں ہو۔ اے انسان تجھے جو خوشی حاصل ہوتی ہے اللہ کے فضل سے ہوتی ہے اور جو مصیبت آتی ہے وہ تیرے اپنے عمل کی بدولت آتی ہے، جو اچھائی کی سفارش کرے گا اس میں سے حصہ پائے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا اس کو بھی حصہ ملے گا۔ اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو بہتر طریقے سے جواب دو۔

۹۔ ایمان والوں کے لئے دورنگی مصلحت پرستی اور دنیا پرستی تباہ کن ہے اور اس کے لئے اس مفاد کو قربان کر دینے کی ضرورت ہے جو ایمان اور اسلام سے ٹکراتا ہو۔

مضمون(آیت نمبر:۹۳،اور ۹۵)

۱۰۔ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے۔ جہاد کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔

مضمون(آیت نمبر:۹۷)

۱۱۔ وہ لوگ جو بغیر کسی مجبوری کے نظامِ کفر میں نیم کافرانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور دنیوی مفاد کی خاطر ہجرت نہیں کی ان سے جب فرشتوں نے روح قبض کرتے وقت پوچھا کہ تم کس حال میں تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور اور مجبور تھے۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ جو بھی ہجرت کرے گا وہ زمین میں بڑی کشادہ جگہ پائے گا۔

مضمون(آیت نمبر:۱۰۲،۱۰۳)

۱۲۔ سفر اور جنگ کی حالت میں نمازِ قصر یعنی چار رکعت کے بجائے دو رکعت کر سکتے ہو۔ نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اسی کو یاد کرو اور نماز پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۰۸،۱۰۹)

۱۳۔ خیانت کار اور معصیت پیشہ اللہ کو پسند نہیں۔ ایسے لوگ انسانوں سے اپنی

خیانت کو تو چھپا سکتے ہیں، مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ ان مجرموں کی طرف سے دنیا میں تو تم جھگڑتے ہو مگر قیامت کے دن ان کی طرف سے کون جھگڑے گا۔

مضمون (آیت نمبر:۱۱۵)

۱۴۔ جو شخص راہِ راست واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے گا ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہو۔

مضمون (آیت نمبر:۱۱۷،۱۱۸،اور ۱۲۰)

۱۵۔ یہ مشرکین اللہ کو چھوڑ کر دیویوں اور باغی شیطانوں کو خدا بناتے ہیں۔ جس کو اللہ نے لعنت زدہ کہا ہے اس شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس نے کہا تھا کہ میں ان بندوں کو آرزوؤں میں الجھادوں گا۔ یادرکھ شیطان کے سارے وعدے فریب ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۱۲۸،اور ۱۳۳)

۱۶۔ نفس تنگ دلی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور وہ اس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۱۳۵،۱۳۹)

۱۷۔ اے ایمان والو! انصاف کے علم بردار بن جاؤ اگر چہ سچی گواہی کی زد تمہاری اپنی ذات، والدین، یا رشتہ داروں پر پڑتی ہو۔ منافقین انسانوں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ عزت تو اللہ کے پاس ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۱۴۲،۱۴۳،اور ۱۴۵)

۱۸۔ منافق اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں ہی دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ جب نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو سستی دکھاتے ہیں اور لوگوں کو دکھانے کی خاطر نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں، تذبذب کی حالت میں ہیں۔ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

پانچویں تراویح (چھٹا پارہ)

مضمون (آیت نمبر:۱۴۹،۱۵۲)

۱۔ اگر مظلوم، ظالم کے خلاف بدگوئی پر زبان کھولتا ہے تو اسے حق پہنچتا ہے مگر پھر بھی بہتر یہی ہے کہ معاف کردے اور وسیع النظری کا ثبوت دے۔ جو لوگ تمام انبیاء پر ایمان

لاتے ہیں۔ان کے لئے اجر ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۵، اور ۱۶۰ تا ۱۶۲)

۲۔ یہودیوں کے جرائم کی ایک مختصر فہرست بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ جرأت مجرمانہ اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ انبیاء کو قتل کرنے پر بھی فخر محسوس کرتے تھے، اوران کے اس ظالمانہ رویے یعنی سود کھانے اور ناجائز طریقوں سے مال کھانے کی دنیاوی سزا ہم نے یہ دی کہ بہت سی پاکیزہ چیزیں ہم نے ان کے لئے حرام کردیں اور آخرت کا عذاب تو ان کیلئے تیار ہے، لیکن پختہ علم رکھنے والے اور ایماندار روزہ کی پابندی کرتے ہیں ان کو ہم ضرور اجر دیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۷۱)

۳۔ تمام انبیاء کا پیغام ہمیشہ ایک ہی رہا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی بندگی اور دین میں غلو نہ کرو اور تین خداؤں کے عقیدے کو چھوڑ دو تمہارا تو ایک ہی خدا ہے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مقرب فرشتوں نے کبھی اللہ کی بندگی اور اس کا بندہ ہونے کو عار نہیں سمجھا۔جو اس کی بندگی میں عار اور شرم محسوس کرتے ہیں ان کے لئے تو دردناک سزا ہے۔

سورۃ مائدہ کا (اجمالی خلاصہ)

اکثر حصے میں احکام کا بیان ہے۔بعض قصص کا ذکر۔توحید۔تسلیہ۔اہلِ کتاب کو اسلام کی دعوت۔نصاریٰ، یہود اور منافقین کے حالات۔

سورۃ مائدہ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲ تا ٤)

۵۔ اے ایمان والو! ایک گروہ پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کردے کہ اس پر زیادتیاں کرنے لگو۔انصاف سے کام لو۔نیکی اور خدا ترسی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، لیکن گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔تمہارے لئے حرام ہے مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جن کے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو۔اور حرام ہے فال کے ذریعہ قسمت معلوم کرنا۔سکھائے ہوئے شکاری کتے کا شکار اور اہلِ کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳، ۱٤، اور ۱۸)

٦۔ وضو اور تیمّم کا طریقہ بیان کرنے کے بعد ہر ایک کے ساتھ انصاف کی تلقین کی

گئی۔ جب اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ نے اللہ کے حکم کے مقابلہ میں سرکشی کی تو ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ ان کے دل سخت کر دیئے، اور سزا کے طور پر ان کے درمیان دشمنی اور آپس کے بغض و عناد پیدا کر دیئے۔ یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں۔ ان سے پوچھو کہ پھر تمہیں سزائیں کیوں مل رہی ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۰، ۲۱، ۲۴، اور ۲۶)

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، اور سرزمینِ مقدس فلسطین میں رہنے والے کفار سے جہاد کرو تو اس بگڑی ہوئی قوم نے جواب دیا کہ تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو، ہم اس جابر قوم سے نہیں لڑ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اب چالیس سال تک یہ علاقہ تمہارے لئے حرام ہے، اسے فتح نہیں کر سکو گے اور زمین میں مارے مارے پھرو گے۔

۸۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا پھر کوے کو دیکھ کر بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکالی اور اپنے فعل پر نادم ہوا۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۳)

۹۔ جو لوگ قتل اور غارت گری کریں اور زمین میں فساد پھیلائیں ان کو قتل کر دیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں۔ یہ تو دنیا کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑی سزا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۶، ۳۸)

۱۰۔ اگر کافروں کے قبضہ میں ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور اس کے ساتھ ہو اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ دے دیں تب بھی عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ چور خواہ مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹ دو یہ اس کے کام کا بدلہ ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۵، اور ۴۸)

۱۱۔ تورات میں ہم نے یہودیوں کو بھی یہی قصاص کا حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور تمام زخموں کا برابر بدلہ۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی

امت بنا سکتا تھا اسی میں تو تمہاری آزمائش ہے، تو کیا پھر یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۱، ۱۵٤)

۱۲۔ اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی دین چھوڑتا ہے تو چھوڑے، اللہ تعالیٰ اور ایسے لوگ پیدا کردے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے، اللہ ان کو محبوب ہوگا، مومنوں کے لئے نرم اور کفار کے لئے سخت ہونگے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کریں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۸، اور ۶۳)

۱۳۔ ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے دین کو مذاق اور کھیل کا سامان بنالیا ہے، کیونکہ ان کے علماء انہیں گناہوں اور حرام کھانے سے نہیں روکتے۔ کاش انہوں نے اللہ کے قانون کو قائم کیا ہوتا، اگر یہ ایسا کرلیتے تو ان کے لئے اوپر سے رزق برستا اور زمین سے خزانے ابلتے لیکن ان کی اکثریت بدعمل ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ٦٧، اور ۷۵، اور ۷۷)

۱۴۔ اے پیغمبر! جو اللہ کا پیغام آپ تک پہنچا ہے اسے لوگوں تک پہنچادو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے رسول تھے اور انسانوں ہی کی طرح کھانا کھاتے اور چلتے پھرتے تھے، اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو۔

ساتواں پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۸۳)

۱۔ بنی اسرائیل پر اس لئے لعنت کی گئی کہ اللہ کے مقابلے میں سرکش ہوگئے، زیادتیاں کرتے تھے اور برائی سے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے۔ نتیجتاً پوری قوم بگاڑ کا شکار ہوگئی۔ یہود اور مشرک عیسائیوں کے مقابلے میں تمہارے زیادہ سخت دشمن ہیں کیونکہ عیسائیوں میں عبادت گزار بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو حق کو پہچانتے ہیں تو اس کے اثر سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۹ تا ۹۱)

۲۔ اگر تم میں کوئی قسم توڑدے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کھانا

کھلادے یا کپڑے پہنادے۔اے ایمان والو! شراب، جوا، آستانے اور فال نکالنا سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے بچو، امید ہے کہ کامیاب رہو گے۔شیطان تو ان چیزوں کے ذریعے تمہارے اندر دشمنی اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۶،۹۵، اور ۱۰۰)

۳۔ احرام باندھ کر شکار نہیں کر سکتے ہو البتہ سمندر کا شکار حلال ہے۔اے رسول ان سے کہہ دو کہ اور پاک لوگ برابر نہیں ہو سکتے، اگرچہ ناپاک اور گندے لوگوں کی کثرت ہی کیوں نہ ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۴، ۱۰۵)

۴۔ جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کی اسی نازل کردہ ہدایت کی طرف۔تو جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لئے تو وہی طریقہ کافی ہے جو ہمارے باپ دادا کا طریقہ ہے۔کیا یہ باپ دادا ہی کی بات مانیں گے اگرچہ وہ گمراہ ہوں۔

اے ایمان والو! اپنی اصلاح کی فکر کرو۔کسی دوسرے کی گمراہی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۹)

۵۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہاری قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا تو کہیں گے اس کا صحیح علم تیرے سوا کسی کو نہیں ہے کیونکہ ہمیں تو غائب کا علم نہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱۶، ۱۱۷)

۶۔ قیامت کے دن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا تم نے کہا تھا کہ مجھے اور میری مادر مریم کو خدا بنالو؟ جواب دیں گے کہ سبحان اللہ یہ بات کہنے کا مجھے کہاں حق حاصل تھا، میں نے تو صرف تیری بندگی کی دعوت دی تھی جب مجھے واپس بلایا گیا تو تو ہی ان کا نگران تھا۔

چھٹی تراویح

سورۃ الانعام کا (اجمالی خلاصہ)

اثباتِ توحید، اثباتِ رسالت، توحید و رسالت کی تائید کے لئے بعض قصصِ انبیاء علیہم السلام کے۔ اثباتِ قرآن، اثباتِ قیامت، انکے منکرین کی دشمنی قولی و فعلی ان منکرین پر وعیدیں۔اور وعیدوں کی تائید کے لئے بعض گزشتہ کافر امتوں کا حال اور انکی ہلاکت۔ان کے رسوم و عادات کی برائی کا بیان۔انکے ساتھ معاملہ رکھنے میں اعتدال کی تعلیم، ان کی جہالت کی رسموں کے مقابلے میں اسلام کے بعض اچھے اخلاق کا بیان۔

سورۃ الانعام کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:٦)

۷۔ جب تم جانتے ہو زمین و آسمان کا خالق اور گردشِ لیل و نہار کا فاعل صرف اللہ ہے تو یہ دوسرے کون ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے نذریں اور نیازیں چڑھاتے ہو، دعائیں مانگتے ہو اور اپنی حاجتیں پیش کرتے ہو۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہم تباہ کر چکے ہیں اور ان کا اپنے زمانے میں دور دورہ تھا۔ اور انہیں اتنی قوت دی تھی جتنی تمہیں نہیں دی ہے لیکن ان کے گناہوں کی سزا میں انہیں تباہ کیا اور دوسری قوموں کو آباد کیا۔

مضمون (آیت نمبر:١٧)

۸۔ اے نبی! ان سے کہو کہ ذرا زمین میں چل پھر کر تو دیکھو، جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے رحمت و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر دیا ہے اس لئے وہ جلد تمہیں سزا نہیں دیتا۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی نہیں بچا سکتا اور فائدہ پہنچانا چاہے تو اس پر بھی قادر ہے۔

مضمون (آیت نمبر:٢٥،٢٦)

۹۔ ان منافقین میں بعض لوگ ایسے ہیں جو آپ کی بات کان لگا کر سنتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور کہتے ہیں کہ یہ تو پرانے قصوں کے سوا کچھ نہیں ہے، خود بھی حق قبول نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں مگر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ اپنی ہی تباہی کا سامان کر رہے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ٣٢، اور ٣٦، اور ٣٩)

۱۰۔ آخرت کی پائدار زندگی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کی حقیقت تو صرف اتنی ہے کہ کوئی شخص کچھ دیر تفریح میں دل بہلائے۔ لیکن حق بات وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں یعنی جن کے ضمیر زندہ ہیں، اور رہے مردے جنہوں نے اپنے دلوں پر تعصب کے قفل چڑھا دیئے اور اندھوں کی طرح چلتے ہیں انہیں تو اللہ بس قبروں سے ہی اٹھائے گا اور وہ اس کی عدالت میں پیش ہوں گے۔ ہماری باتوں کو جھٹلانے والے تو بہرے گونگے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ٤٢، اور ٤٤، اور ٥٠)

۱۱۔ ہم کسی قوم کو آزمائش اور مصیبت میں اس لئے ڈالتے ہیں کہ وہ عاجزی کریں مگر

جب وہ اس مصیبت کے وقت کو بھلا دیتے ہیں تو ہم خوشحالی کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ جب وہ خوب مگن ہو جاتے ہیں تو ہم انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ اے محمد! ان سے کہو کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں نہ میں علمِ غیب رکھتا ہوں۔ نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اس وحی کو پہنچاتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے ہو؟

مضمون (آیت نمبر: ۲۵)

۱۲۔ سردارانِ قریش نے جب نبی ﷺ کے صحابہ کی غربت اور خستہ حالی کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا کہ معاشرے میں ادنیٰ حیثیت رکھنے والوں کو ایمان کی توفیق دے کر ہم نے عزت اور دولت کا گھمنڈ رکھنے والے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اے نبی! آپ ان کو جو دن رات اللہ کو یاد کرتے ہیں اپنے سے دور نہ کرنا۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۸، ۵۹)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ظالموں کے ساتھ کس طرح کا معاملہ ہونا چاہئے۔ (آیت نمبر ۵۸) اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے وہ اس سب سے آگاہ ہے۔ درخت سے گرنے والا ایسا کوئی پتہ نہیں جو اس کے علم میں نہ ہو۔ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۳، ۶۴، اور ۷۰)

۱۴۔ جب سخت اور برا وقت آتا ہے تو تم اس کے سامنے گڑگڑاتے ہو لیکن جب مشکل وقت گزر جاتا ہے تو اللہ کے علاوہ دوسرے تمہارے مشکل کشا اور حاجت روا بن جاتے ہیں اے نبی! ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے چھوڑ دو البتہ انہیں قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۴)

۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو جنہوں نے تمام مصنوعی خداؤں سے منہ موڑ کر صرف ایک مالکِ کائنات کے سامنے سرِ اطاعت خم کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو اپنے والد آذر سے کہا تھا کہ کیا تو نے بتوں کو خدا بنا لیا ہے؟ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔

مضمون (آیت نمبر:۸۸،اور۹۰)

۱۶۔ تمام انبیاء صرف ایک اللہ کی بندگی کرتے تھے۔ اگر کہیں ان لوگوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو ان کے اعمال بھی ضائع کردیئے جاتے۔ یہ ہدایت یافتہ لوگوں کا گروہ ہے ان کی پیروی کریں۔

مضمون (آیت نمبر:۹۱،اور۹۴)

۱۷۔ ان لوگوں نے بہت غلط بات کہی کہ اللہ نے کسی انسان پر کچھ نازل نہیں کیا۔ ان سے پوچھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کس نے کتاب نازل کی تھی۔ قیامت کے دن تمہیں اکیلے ہماری عدالت میں حاضر ہونا ہے پھر وہاں تمہارے خود ساختہ خدا اور سفارشی کام نہیں آسکیں گے۔

مضمون (آیت نمبر:۹۷)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا اور بے جان مادے سے زندہ مخلوقات کو پیدا کیا۔ کائنات میں بے شمار نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن حقیقت تک پہنچنا جاہلوں کے بس میں نہیں ہے، جو عقل سے کام لیتے ہیں وہی اس کی معرفت حاصل کرسکتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۱۰۸)

۱۹۔ اے ایمان والو! غیر مسلموں کے پیشواؤں اور معبودوں کو برا بھلا نہ کہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جہالت میں اللہ کو برا بھلا کہنے لگ جائیں، اس طرح وہ حق سے قریب آنے کے بجائے مزید دور ہو جائیں گے۔

آٹھواں پارہ

۱۔ اے نبی! شیاطینِ انس و جن آپ کی مزاحمت کررہے ہیں تو یہ نئی بات نہیں ،ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے کہ جب کوئی پیغمبر راہِ راست دکھانے کے لئے اٹھا تو تمام شیطانی قوتیں اس کے خلاف جمع ہوگئیں۔ ان کے دل خوشنما دھوکے کی طرف مائل ہیں۔ جب یہ حال ہے تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والے تلاش کروں؟ بکثرت لوگوں کا حال یہ ہے کہ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات کی بناء پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں۔ شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔

مضمون (آیت نمبر:۱۲۲،۱۲۳،اور۱۲۵)

۲۔ کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا یعنی جاہل تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی یعنی دولتِ

علم، وہ اس علم کی روشنی میں زندگی کا سفر طے کرتا ہے۔ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکی میں پڑا ہو۔ ہم نے تو ہر بستی میں بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہ اپنا مکرو فریب کا جال پھیلائیں۔ وہ اپنے جال میں خود پھنستے ہیں مگر اس کا شعور نہیں رکھتے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرتا ہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تباہ نہیں کرتا جب تک اس کو راہِ راست دکھانے کا انتظام نہ کر دے اور وہ حقیقت سے باخبر نہ ہوں۔ اہلِ عرب بعض جانوروں اور کھیتوں کے متعلق منت مانتے "کہ یہ فلاں آستانے کے لئے مخصوص ہے" یہ ضابطہ ان کا خود ساختہ ہے جس میں حقیقت نام کی کوئی چیز نہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ہر قسم کے باغات اور کھیتیاں پیدا کیں لہٰذا شکر بھی اسی کا بجالاؤ۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۴۶)

۵۔ بنی اسرائیل پر بعض چیزیں بطورِ سزا اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرا دیں ان کا ذکر ہے۔ بکری کی چربی اور ناخن والے جانور کو ان کے لئے حرام کر دیا تھا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۱، ۱۵۲)

۶۔ اے محمد! کہو کہ "آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تمہارے اوپر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، مفلس ہونے کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو، بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ اور ناپ تول میں انصاف کرو۔" ہم ہر شخص پر اتنا بوجھ ڈالتے ہیں جتنا وہ اٹھا سکتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵۹ تا ۱۶۱ ، اور ۱۶۳، ۱۶۴)

۷۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے اے نبی! آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو نیکی کرے گا اس کا دس گنا اجر ہے اور برائی کرو گے تو اسے اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنی برائی کرے گا اور اس پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ کہو میری نماز میری تمام عبادتیں، میرا جینا اور مرنا صرف اللہ کی رضا کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ کہو کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔ وہاں کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہوگا۔

ساتویں تراویح

سورۃ الاعراف کا (اجمالی خلاصہ)

زیادہ مضامین قیامت اور نبوت کے متعلق ہیں۔ حقیقتِ قرآن۔ مومین کی جزاء اور کفار کی سزاء۔ اہلِ جنت واہلِ جہنم واہلِ اعراف کی آپس میں بات چیت۔ چند قصے۔ تسلی رسول ﷺ۔ اثباتِ توحید وابطالِ شرک۔

سورۃ الاعراف کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۱، ۱۳، ۱۴ اور ۱۶ تا ۱۸)

۸۔ تخلیقِ انسانی کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ شیطان نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدے کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال دیا اور فرمایا کہ تجھے بڑائی کا گھمنڈ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی ذلت خود چاہتے ہیں۔ تو شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی اور کہا کہ میں سیدھی راہ میں گھات لگا کر بیٹھوں گا اور دائیں بائیں ہر طرف سے انہیں گھیروں گا اور گمراہ کروں گا اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نکل جا یہاں سے ذلیل ہو کر، جو تیری پیروی کرے گا میں ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷، ۲۸ اور ۳۰)

۹۔ سن اے انسان! کہیں شیطان تجھے فتنے میں مبتلا نہ کر دے جس طرح کہ اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا۔ جب یہ لوگ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارے باپ دادا ایسے ہی کرتے آئے ہیں اور اللہ نے بھی اس طرح حکم دیا ہے۔ ان سے کہہ دیجئے کیا اللہ تعالیٰ بے حیائی کے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ کچھ لوگوں نے شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۲، ۳۳ اور ۳۸)

۱۰۔ دنیا کی زینت کی چیزیں اور پاکیزہ اشیاء بندوں کے فائدے کے لئے پیدا کی گئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے برے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے حرام کئے ہیں۔ منکرینِ حق جب جہنم میں جمع ہوں گے تو ایک گروہ دوسرے پر لعنت کرے گا اور کہے گا اے رب اس گروہ نے ہمیں بھی گمراہ کیا تھا اس کو دوگنا عذاب دے تو جواب ملے گا کہ آج سب کے لئے دوہرا عذاب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۰، اور ۴۲ تا ۴۴)

۱۱۔ ان منکرین کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا

گزرنا۔ ہم تو صرف طاقت کے مطابق بوجھ ڈالتے ہیں۔ اہلِ جنت کو جنت میں دل کی کدورتیں دور کر کے داخل کیا جائے گا اور انہیں جنت کا وارث بنا دیا جائے گا اور اہلِ جنت، اہلِ جہنم سے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ سچ کر دکھایا، کیا تم نے اس کے وعدے کو حق پایا ہے؟ وہ کہیں گے کہ گمراہوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۰، ۵۱)

۱۲۔ دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر بھی ڈال دو اور جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے ہمیں بھی اس میں سے کچھ دو۔ تو وہ جواب دیں گے کہ یہ چیزیں اللہ نے منکرین پر حرام کر دی ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے قانون کو کھیل بنا لیا تھا آج ہم انہیں اس طرح بھلا دیں گے جس طرح دنیا میں انہوں نے ہمیں بھلا دیا تھا اور آخرت کا انکار کرتے تھے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۴ تا ۵۶، اور ۵۱)

۱۳۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اس کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ تم بھی اپنے رب کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارو اور امید کے ساتھ اس سے مانگو۔ اس کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔ شرارت پسند لوگ تو بنجر زمین کی طرح ہیں جو بارانِ رحمت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بارانِ رحمت سے تو صرف زرخیز زمین کی طرح سلیم الفطرت لوگ ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۹ تا ۶۱، اور ۶۴)

۱۴۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا تو سردارانِ قوم نے کہا کہ ہمیں تو یہ صریح گمراہی میں مبتلا نظر آتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ میں گمراہی پر نہیں ہوں بلکہ میں تو اللہ کا رسول ہوں۔ جب قوم نے نہیں مانا تو اللہ نے انہیں غرق کر دیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۵، ۶۶، اور ۷۰ تا ۷۲)

۱۵۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عاد کو اللہ کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کو نادان ہونے کا طعنہ دیا اور کہا کہ کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہم صرف ایک اللہ کی بندگی کریں اور ان خداؤں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے تو حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ اچھا تم پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کرو میں بھی

انتظار کرتا ہوں پھر ہم نے ہود کو بچالیا اوران کی قوم کو تباہ کر دیا۔

مضمون(آیت نمبر:۷۳،۷۴،اور۷۸،اور۸۰تا۸۲،اور۸۴)

۱۶۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قومِ ثمود کی طرف بھیجا جو ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے تھے اور پہاڑوں کو تراشتے تھے لیکن جب انہوں نے اپنے نبی کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ جب حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو دعوت دی اور لواطت سے منع کیا تو قوم نے جواب دیا کہ نکالو اس کو اس بستی سے، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں پھر ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کی اور تباہ کر دیا۔

نواں پارہ

مضمون(آیت نمبر:۸۵،اور۸۶،اور۸۸،اور۹۳)

۱۔ قومِ مدین کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم کو ناپ تول میں کمی سے منع کیا اور اللہ کی نعمتیں یاد دلائیں لیکن سردارانِ قوم اپنے گھمنڈ میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے یا تم اپنے آبائی دین میں واپس آجاؤ۔ ایک زوردار دھماکے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اب میں اس قوم پر کیسے افسوس کروں جس نے قبولِ حق سے انکار کر دیا۔

مضمون(آیت نمبر:۹۴،اور۹۶)

۲۔ جب ہم کسی علاقہ میں رسول بھیجتے ہیں تو ان لوگوں کو سختی اور مصیبت میں بھی ڈالتے ہیں تاکہ ان کی اکڑی ہوئی گردن ڈھیلی ہو جائے اور ماحول قبولِ دعوت کے لئے سازگار بن جائے۔ اگر یہ ایمان لے آتے تو ہم ان پر زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۰۰،۱۰۱)

۳۔ کیا یہ بات عبرت اور سبق سکھانے کے لئے کافی نہیں ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ اس زمین کے وارث تھے ان کا کیا انجام ہوا یہ واقعات ہم اس لئے تو بیان کرتے ہیں کہ لوگ عبرت پکڑیں۔

مضمون(آیت نمبر:۱۱۵ تا ۱۲۸)

۴۔ فرعون کے دربار میں جب جادوگروں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ہوا اور جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کو سمجھ کر ایمان لے آئے (آیت نمبر ۱۱۵ تا ۱۲۲) تو

فرعون نے انہیں دھمکی دی کہ ایمان لانے کا نتیجہ ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا میں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا دوں گا۔ ان اسلام قبول کرنے والے نومسلموں نے جواب دیا کہ اب ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔

۵۔ فرعون سے اس کے درباریوں نے کہا کہ اگر تم نے موسیٰ کو یونہی چھوڑ دیا تو یہ تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑ دے گا اور زمین میں فساد پھیلائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ زمین کا وارث جسے چاہتے ہیں بناتے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۱۳۰)

۶۔ جب فرعون اور اس کی قوم قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ اس مصیبت سے ہمیں نجات دے تو بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دے دوں گا۔ اس طرح بنی اسرائیل کے حق میں تیرے رب کا وعدہ پورا ہوا لیکن جونہی کوئی آزمائش ختم ہوتی تو مزید اکڑ جاتے، نتیجۃً تباہ و برباد ہوئے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۴۳)

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے دیدار کی درخواست کی تو جواب ملا کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ اگر پہاڑ اس کی تاب لا سکا تو تم بھی دیکھ سکو گے ورنہ نہیں۔ جب اللہ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے توبہ کی اور اللہ نے اسے اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا۔

مضمون(آیت نمبر:۱۴۸،اور ۱۵۰،۱۵۱)

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے بعد قوم نے بچھڑے کو پوجنا شروع کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام غصے میں بھرے اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی سخت سست کہا کہ تم نے میری صحیح جانشینی کا حق ادا نہیں کیا۔ (آیت نمبر ۱۵۰) اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی دعا کی۔

مضمون(آیت نمبر:۱۵۵،۱۵۷)

۹۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے کوہِ سینا پر لے گئے جب وہاں بھی ان سے قصور سرزد ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اور نبی ﷺ کو بھی اسی لئے بھیجا ہے کہ لوگوں کو خود ساختہ

عقیدوں اور بوجھوں سے نجات دلائے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۶۱، اور ۱۶۳ تا ۱۶۵)

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک پتھر پر لاٹھی ماری اور اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔

۱۱۔ ہفتہ کا دن بنی اسرائیل کے لئے عبادت کا دن تھا کسی قسم کے دنیاوی کام کی اجازت نہیں تھی لیکن جب بنی اسرائیل نے ابتداءً حیلے کر کے اور پھر اعلانیہ اللہ کے اس قانون کی خلاف ورزی کی تو کچھ نیک لوگوں نے اس سے منع کیا ایک گروہ نے برائی سے روکنے والے سے کہا ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کی سزا کا فیصلہ اللہ نے کر لیا ہے۔ برائی سے روکنے والوں نے جواب دیا کہ ہم تو اس لئے روکتے ہیں کہ کل اللہ کے حضور معذرت پیش کر سکیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۷۲، ۱۷۶)

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی تمام ارواح کو جمع کر کے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے جواب دیا تھا کہ کیوں نہیں ضرور۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن یہ دلیل پیش کرو کہ ہم حقیقت سے بے خبر تھے۔ یہود کے دنیا پرست علماء کو کتے کے ساتھ تشبیہ دی ہے جنہوں نے دنیا کے لئے دین بیچ دیا۔ (آیت نمبر ۱۷۶)

مضمون (آیت نمبر: ۱۸۸)

۱۳۔ کہو کہ نفع و نقصان کا اختیار تو مجھے بھی نہیں۔ اگر یہ اختیار ہوتا تو مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۰۱، اور ۲۰۴، ۲۰۵)

۱۴۔ جب شیطان اہلِ ایمان کو اکساتا ہے فریب دیتا ہے تو وہ فوراً چوکنا ہو جاتے ہیں راہِ راست پر آجاتے ہیں۔ (آیت نمبر ۲۰۱) اے ایمان والو! جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنو اور خاموش رہو، ہوسکتا ہے تم پر رحم ہو جائے اور صبح و شام دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اپنے رب کو پکارو۔ ایمان والے کبھی گھمنڈ میں مبتلا ہو کر اس کی بندگی سے منہ نہیں موڑتے۔

آٹھویں تراویح

سورۃ الانفال کا (اجمالی خلاصہ)

مشرکین پر انکے کفر، فساد اور مسلمانوں سے دشمنی کا دنیا میں وبال اور جنگِ بدر میں انکی سزاء

کا بیان۔ اور دیگر بعض واقعات میں یہود پر جو وبال ہوا اس کا بیان ہے۔ بدر کا زیادہ اور واقعہ اہلِ یہود کا کم۔ مومنین کی نعمتیں اور کفار کی سزاؤں کی یاددہانی اور بعض شرعی احکام کا بیان۔

سورۃ الانفال کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، ۲، اور ۶، ۷)

۱۵۔ جنگ کے سلسلہ میں ایک بہت بڑی اخلاقی اصلاح کی کہ مسلمانوں کی جنگ دنیا کے مادی فوائد بٹورنے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے اخلاقی و تمدنی بگاڑ کو اصولِ حق کے مطابق درست کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ رہا مالِ غنیمت تو یہ انعامِ خداوندی ہے، سچے اہلِ ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیت ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ غزوہ بدر میں اللہ کی مدد سے تم نے فتح و نصرت حاصل کی۔ غزوہ بدر حق و باطل کے درمیان کشمکش کی پہلی فیصلہ کن جنگ ہے جس میں اہم سوال یہ تھا کہ اسلام اور نظامِ جاہلیت میں سے کس کو زندہ رہنا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱، ۱۲، اور ۱۵)

۱۶۔ غزوہ بدر میں اللہ کی خصوصی مدد کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ میدانِ جہاد سے فرار ہونا بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ فرار کا مطلب یہ ہے کہ اپنے مقصد کے مقابلہ میں جان عزیز ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۴، ۲۵، اور ۲۸ تا ۳۳، اور ۳۵)

۱۷۔ اے ایمان والو! رسول کی آواز پر لبیک کہو اس میں تمہاری زندگی ہے اور اس عام عذاب سے بچو جو صرف گناہ گاروں پر ہی نہیں آئے گا بلکہ اس کی لپیٹ میں سب آجائیں گے۔ مال اور اولاد تو سامانِ آزمائش ہے۔

۱۸۔ اگر خدا ترسی اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اندر بصیرت اور قوتِ تمیز پیدا کردے گا۔ یہ آپ کو قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں لیکن اللہ کی تدبیروں کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں (آیت نمبر ۳۰) اور یہ مشرکین کہتے ہیں کہ یہ باتیں تو پرانے افسانے ہیں اور اگر واقعی یہ قرآن حق ہے تو انکار کی وجہ سے ہم پر پتھر برسنے چاہئیں۔ لیکن اے نبی جب تک آپ موجود ہیں اور جو لوگ استغفار کرتے ہیں وہ بھی، اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ان کی عبادت کیا ہوتی ہے بس سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں۔

دسواں پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۳۹، اور ۴۲)

۱۔ جہاد اس وقت تک جاری رکھو جب تک دین پورے کا پورا اللہ کے لئے نہ ہو جائے تا کہ جس نے تباہ ہونا ہے وہ بھی دلیل روشن کے ساتھ تباہ ہو اور جس نے زندہ رہنا ہے وہ بھی دلیل روشن کے ساتھ، مراد اسلام اور جاہلیت ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۵، ۴۶)

۲۔ اے مومنو! جہاد میں ثابت قدمی دکھاؤ اور آپس میں جھگڑنا نہیں ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۹، اور ۵۳، اور ۶۰، ۶۱)

۳۔ مدینہ کے یہودیوں اور منافقین نے جب دیکھا کہ مٹھی بھر مسلمان قریشِ مکہ جیسی زبردست طاقت سے ٹکرائے جا رہے ہیں تو آپس میں کہتے تھے کہ یہ لوگ دینی جوش میں دیوانے ہو گئے اور موت کے منہ میں ان کا جانا یقینی ہے۔ یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ کسی قوم سے اپنی عطا کردہ نعمت کو اس وقت تک نہیں لیتا جب تک وہ قوم خود اپنے آپ کو نعمت کا غیر مستحق نہ بنا دے جتنا تمہارا بس چلے زیادہ سامانِ جنگ تیار رکھو تا کہ اس سے اللہ کے دشمن خوفزدہ رہیں ہاں اگر وہ صلح کرنا چاہیں تو آپ بھی کر لیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۳)

یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے دولتِ ایمان کی وجہ سے آپس میں بھائی بنا دیا اور ان کے دل جوڑ دیئے۔ اگر آپ زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دل کبھی جوڑ نہیں سکتے تھے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۵، ۶۶)

۵۔ اصولی لحاظ سے اہلِ ایمان اور کفار کے درمیان ایک اور دس کی نسبت ہے۔ لیکن تربیت میں کمی کی وجہ سے تم سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اپنے سے دوگنی فوج سے ٹکرانے میں تامل نہ کرو۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۴)

۶۔ جن لوگوں نے اللہ کے دین کی خاطر ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہی سچے مومن ہیں۔

سورۃ التوبۃ کا(اجمالی خلاصہ)

(۱) چند غزوات اور چند واقعات مذکور ہیں۔عرب کے قبائل سے عہد توڑنے کا اعلان۔فتحِ مکہ،غزوۂ حنین۔کفار کو حرم سے نکالنا،غزوۂ تبوک۔اور واقعہ ہجرت۔

(۲) منافقین کے احوال واقوال کا بیان۔

سورۃ التوبۃ کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۸،۹،۱۲،اور۱۶)

۸۔ یہ کفار کسی مومن کے معاملہ میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کی پاسداری۔زیادتی ہمیشہ ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ہاں اگر کفر سے توبہ کر کے نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں،تو تمہارے دینی بھائی ہیں مگر کفر کے سرغنوں سے جنگ جاری رکھو،ہوسکتا ہے کہ وہ باز آجائیں۔تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو الگ نہیں کیا جو اس کے راستے میں جان دیں اور کفار کو دوست نہ بنائیں۔

مضمون(آیت نمبر:۱۷،۱۸،اور۲۳،۲۴)

۹۔ مساجد کی تعمیر اور آبادکاری مشرکوں کا کام نہیں،یہ اہلِ ایمان کا کام ہے اگر تمہارے والدین بہن بھائی بھی کفر کو اسلام کے مقابلے میں ترجیح دیں تو انہیں اپنا رفیق نہ بناؤ۔ان کو دوست بنانے والوں کا شمار ظالموں میں ہوگا اگر تمہیں تمہارے والدین بہن بھائی تجارت اور گھر جہاد کے مقابلہ میں پسند ہیں اور ان کو قربان نہیں کرسکتے تو پھر اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو۔

مضمون(آیت نمبر:۲۵،اور۲۸)

۱۰۔ غزوہ حنین میں جب بعض لوگوں نے کہا کہ آج تو ہماری تعداد بہت ہے (بارہ ہزار) ہمیں کون شکست دے سکتا ہے۔جب قبیلہ ہوازن کے تیراندازوں نے شکست دی تو نبی ﷺ کے ساتھ مٹھی بھر صحابہ رہ گئے باقی منتشر ہوگئے۔اللہ نے بے شمار مواقع پر تمہاری مدد کی مگر جب تم نے اپنی کثرت پر بھروسہ کیا تو اللہ نے اپنی مدد اٹھالی جس کا انجام آپ نے دیکھ لیا ہے۔مشرک گندے ہیں آئندہ یہ مسجدِ حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔

مضمون(آیت نمبر:۳۱،۳۲،اور۳۴،۳۵)

۱۱۔ یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے۔دوسری گمراہ قوموں کی دیکھا دیکھی یہ بھی گمراہ ہوگئے۔اللہ کی مار پڑے ان پر یہ کیسے دھوکہ کھا رہے ہے

ہیں۔ان کے علماء اور درویشوں نے اللہ کے قانون کو چھوڑ کر کسی چیز کو حلال کر دیا اور کسی چیز کو حرام اور ان لوگوں نے ان کو اپنا رب بنالیا ہے۔ یہ اللہ کی روشنی اور دین کو پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو ضرور غالب کر کے رہے گا اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناگوار ہو۔ بہت سے یہودی علماء اور عیسائی درویشوں کا حال یہ ہے کہ لوگوں کا مال ناجائز کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکنے کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ ان کے جمع شدہ سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اب اپنی جمع کی ہوئی دولت کا مزا چکھو۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۸، اور ۴۰)

۱۲۔ اے مومنو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اس کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو، تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو اور دنیا کو آخرت کے بدلے میں ترجیح دیتے ہو اگر تم نہیں نکلو گے تو تمہیں سخت سزا ملے گی اور تمہاری جگہ اللہ کسی اور گروہ کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ اللہ کا کلمہ تو بلند ہونے کے لئے ہی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۳ تا ۴۵)

۱۳۔ منافقین جہاد سے بہانے بنا کر رخصت لے لیتے تھے تو نبی ﷺ کو فرمایا گیا۔ اے نبی! اگر آپ اجازت نہ دیتے تو ان منافقین کا دعویٰ ایمان بے نقاب ہو جاتا اور ان کا نفاق کھل جاتا۔ مومن کی کامیابی کا معیار کوئی ملک فتح کرنا نہیں بلکہ دین کے لئے جسم و جان کی قوتیں لڑا دینا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۰، ۶۱)

۱۴۔ زکوٰۃ و صدقات کے حقدار فقراء اور مساکین ہیں یا وہ لوگ جو صدقات جمع کرنے پر مامور ہیں یا قرض دار یا اللہ کے راستے میں ہیں ان سب پر زکوٰۃ درست ہے۔ اور یہ منافقین اللہ کے رسول ﷺ پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ہم جیسے شرفاء کے خلاف ہر کس و ناکس کی بات سن لیتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۹، ۷۰)

۱۵۔ تمہارے رنگ ڈھنگ بھی وہی ہیں جو تم سے پہلی قوموں کے تھے۔ حالانکہ وہ تم سے زیادہ زور آور اور مال و اولاد والے تھے۔ لیکن کوئی چیز ان کے کام نہ آسکی۔ تم بھی انہیں بحثوں میں الجھے رہو جس طرح وہ الجھے رہے ہیں۔ کیا ان کا انجام عبرت کے لئے کافی نہیں ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۵، ۷۶، ۷۹ اور ۸۰)

۱۶۔ اے نبی! کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کیجئے۔ یہ لوگ عادی مجرم ہیں۔ ان کے اخلاقی ضابطہ میں شکر، اعترافِ نعمت اور عہد کا پاس جیسی خوبیوں کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ اگر مخلص صحابی بڑھ چڑھ کر راہِ خدا میں مال خرچ کرتا تھا تو اس پر یہ ریاکاری کا الزام لگاتے ہیں اور جو رات بھر محنت کر کے وہی لاکر پیش کرتا ہے تو مذاق اڑاتے ہیں کہ اس سے کیا روم کے قلعے فتح ہوں گے۔ اے نبی! اگر آپ بھی ان کے لئے ستر مرتبہ معاف کرنے کی درخواست کریں گے اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۱ تا ۸۳، اور ۸۵، ۸۸، ۸۹)

۱۷۔ منافق جہاد سے پیچھے رہ جانے پر بڑے خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ گرمی میں نہ نکلو آپ انہیں کہہ دیجئے کہ جہنم کی آگ تو زیادہ گرم ہے۔ کاش انہیں کچھ شعور ہوتا انہیں کم ہنسنا اور زیادہ رونا چاہئے کہ ان کے اعمالِ بد کا انجام بڑا دردناک ہے۔ اے نبی! آپ ان میں سے کسی کی نمازِ جنازہ میں بھی شرکت نہ کریں اور نہ کبھی ان کی قبر پر کھڑے ہونا۔ ان کا مال اور کثرتِ اولاد آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ اللہ نے تو ان کو سزا دینے کا فیصلہ کرلیا ہے اور اہلِ ایمان کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۱ تا ۹۳، اور ۹۸، ۹۹)

وہ لوگ جو بیمار یا معذور ہوں اور جہاد میں شرکت نہ کرسکیں تو کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول کے وفادار ہوں۔ اور وہ لوگ جن کے پاس جہاد کے لئے سواری تک نہیں اور مجبوراً واپس جاتے ہیں تو آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں کہ جہاد کی قدرت نہیں۔ اعتراض تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہیں مگر جہاد سے جی چراتے ہیں، ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے۔ منافق راہِ خدا میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں اور اہلِ ایمان اسے اللہ سے قربت کا ذریعہ اور نبی ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یقیناً اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اس کے قرب کا ذریعہ ہے اور اللہ رحمت میں داخل کرے گا۔

نویں تراویح (گیارھواں پارہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۱، اور ۱۰۳، ۱۰۷ اور ۱۰۸)

۲۔ جن لوگوں نے ایمان واخلاص کے بجائے منافقت اور غداری کا رویہ اختیار کیا تو

وہ جاہ وعزت حاصل کرنے کے بجائے الٹی ذلت ونامرادی پائیں گے اور جس مشن کو یہ اپنی چالبازیوں سے ناکام دیکھنا چاہتے ہیں وہ ان کی کوششوں کے برعکس ان کے سامنے فروغ پائے گا۔اے نبی! آپ ان مخلص مسلمانوں کے مال سے صدقہ لے کر اسے پاک کریں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں آپ کی دعا ان مخلص مسلمانوں کے لئے باعثِ تسکین ہوگی۔ایک ناپاک سازش کے تحت کچھ لوگوں نے مسجد بنائی تاکہ دین کو نقصان پہنچائیں اور خدا کی بندگی کے بجائے کفر کریں اور اہلِ ایمان میں پھوٹ ڈالیں اور دین کے دشمنوں کے لئے یہ گھات کی جگہ ہو حالانکہ یہ منافق قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارا ارادہ نیک ہے۔آپ اس عمارت میں ہرگز کھڑے نہ ہونا۔عبادت کے لئے وہی مسجد زیادہ مناسب ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱۱،اور ۱۱۳، ۱۱۴،اور ۱۱۸)

۳۔ اللہ نے مومنوں سے ان کے جان ومال خرید لئے ہیں کیونکہ وہ اللہ کی خاطر لڑتے ہیں۔اس سودے پر خوش ہو جاؤ یہ بڑی کامیابی کا سودا ہے۔نبی ﷺ اور اہلِ ایمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں حضرت ابراہیمؑ کو بھی اس حقیقت کا علم ہو گیا کہ اس کا باپ خدا کا دشمن ہے تو انہوں نے ایک سچے وفادار مومن کی طرح اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔اللہ نے ان تین صحابہ کو معاف کر دیا جو جہاد میں پیچھے رہ گئے لیکن سچی توبہ کر لی۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲۲)

۴۔ کچھ لوگ ایسے ضرور ہیں جو دین کا علم حاصل کریں اور پھر لوگوں کو خبردار کریں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲۸)

۵۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا۔تمہاری تکلیف اس پر بڑی گراں گزرتی ہے اور تمہاری کامیابی کا بڑا حریص ہے اور مومنوں کے لئے شفیق ہے۔

سورۃ یونس کا (اجمالی خلاصہ)

اثباتِ توحید۔اثباتِ رسالت۔اثباتِ قرآن۔اثباتِ قیامت۔بعض قصے۔ابطالِ شرک۔جزاء وسزاء کا بیان۔بعض شبہات کا جواب اور آپ کی تسلی۔

سورۃ یونس کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۳، ۴،اور ۱۰)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں زمین وآسمان پیدا کئے اور وہی کائنات کا انتظام چلا رہا

ہے۔ کفر کا طریقہ اختیار کرنے والوں کے لئے کھولتا ہوا پانی اور دردناک سزا ہے۔ اہلِ جنت، جنت میں اللہ کی پاکیزگی بیان کریں گے اور کہیں گے کہ ہر قسم کی تعریف کا مستحق صرف اللہ ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱، ۱۲، ۱۶، اور ۱۸)

۷۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم و کرم فرمانے میں جتنی جلدی کرتا ہے ان کو سزا دینے میں اتنی جلدی نہیں کرتا۔ پکڑنے سے پہلے سنبھلنے کا موقع دیتا ہے لیکن اس کے برعکس جب انسانوں پر مصیبت آتی ہے تو خدا یاد آنے لگتا ہے لیکن جب رحمت اور خوشحالی کا دور آتا ہے تو اس طرح بھول جاتے ہیں کہ گویا برا وقت آیا ہی نہیں تھا۔ اگر اللہ کی مشیت نہ ہوتی تو یہ قرآن میں کبھی تمہیں نہ سناتا۔ آخر عمر کا ایک حصہ میں تمہارے درمیان گزار چکا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو۔ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہوں گے۔ کیا اللہ کو ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جس کی اسے خبر نہیں ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۲، ۲۳، ۲۵ اور ۲۶)

۸۔ جب تم کشتیوں میں سفر کرتے ہو اور طوفان میں گھر جاتے ہو تو پھر صرف ایک اللہ کو پکارتے ہو اور پھر دعا کرتے ہو کہ اب نجات مل گئی تو اس کے شکر گزار بندے بن جائیں گے (آیت نمبر ۲۲) مگر جب بچ جاتے ہیں تو پھر سرکشی شروع کر دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف بلاتا ہے نیک لوگوں کے چہرے ذلت اور سیاہی سے قیامت کے دن بچ جائیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۵)

۹۔ تم اندھے بن کر غلط رہنمائی کرنے والوں کے پیچھے کیوں جاتے ہو۔ اپنی عقل سے کام لے کر کچھ تو سوچو۔ ان سے پوچھیں کہ کیا تمہارے خودساختہ خداؤں میں کوئی بھی ایسا ہے جو تمہاری درست رہنمائی کر سکے۔ حق کی طرف رہنمائی تو صرف اللہ کرتا ہے۔ وہی زیادہ مستحق ہے کہ اس کی بندگی کی جائے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۲، ۴۳)

۱۰۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کو دیکھتے ہیں لیکن انہیں کچھ سوجھتا نہیں۔ کیا آپ اندھوں کو راہ بتائیں گے۔ یعنی وہ لوگ جو حق کو دیکھنے پر آمادہ ہی نہیں۔ انہوں نے کان بہرے کر لئے ہیں اور ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں کیسے حق کو قبول کر سکتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۷، ۵۸)

۱۱۔ اے ایمان والو! تمہارے پاس نصیحت آ گئی ہے اور یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو قبول کرے اس کے لیے اس میں رہنمائی اور رحمت ہے اس پر تمہیں خوشی منانا چاہیے۔ یہ اس مال سے بہتر ہے جو لوگوں نے جمع کر رکھا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۱، اور ۶۲، ۶۴، اور ۶۵)

۱۲۔ اے نبی! یہ لوگ جو باتیں بناتے ہیں اس سے آپ رنجیدہ نہ ہوں عزت صرف اللہ کے اختیار میں ہے، اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ خدا پرستوں کے لئے دنیا اور آخرت میں خوشخبری ہے کہ ان کے لئے کسی قسم کا غم اور رنج نہیں ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۱، اور ۷۵)

۱۳۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تمہیں غفلت سے بیدار کرنا ناگوار اور ناقابلِ برداشت لگتا ہے تو تم میرے خلاف جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر گزرو، میں اپنے کام سے تو باز نہیں آؤں گا۔ اس طرح حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے دربار میں دعوت پیش کی۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۳، اور ۸۸ تا ۹۰، اور ۹۲)

۱۴۔ چند نوجوانوں کے سوا فرعون کے ڈر سے کسی نے یہ دعوتِ حق قبول نہیں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب سے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کے مال و دولت سے اتنا نوازا ہے کہ وہ مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے۔ اے اللہ! اس کے مال کو غارت کر دے اور اس کے دل پر مہر لگا دے تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی۔ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بول اٹھا کہ میں اس اللہ پر ایمان لے آیا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جواب ملا کہ اب تک تو تو نافرمانی کرتا رہا ہے۔ اب تو تجھے نشانِ عبرت ہی بنائیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۳، اور ۹۷)

۱۵۔ ہم نے بنی اسرائیل کو نہایت عمدہ ٹھکانہ اور وسائلِ زندگی دیئے مگر وہ صاف صاف ہدایت کے باوجود مذہبی فرقوں میں بٹ گئے، پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائے اور اس کا ایمان مفید ثابت ہوا، ایسی کوئی مثال نہیں سوائے قومِ یونس کے کہ ان سے اللہ نے عذاب کو ٹال دیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۴، اور ۱۰۸)

۱۶۔ اے نبی! ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میرے دین کے بارے میں تمہیں شک ہے بھی تو میں تو صرف اسی کی بندگی کروں گا جس کے قبضہ میں موت ہے۔ اب تو تمہارے پاس سچا پیغام آ گیا ہے، جو قبول کرے گا وہ راہِ راست پر آجائے گا اور جو خود گمراہ رہنا چاہے گا وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

بارھواں پارہ

(سورۃ ھود) کا (اجمالی خلاصہ)

رسالت اور توحید کا ذکر۔ ایمان پر دنیا و آخرت کی خیر کا وعدہ اور اعراض پر عذاب کی وعید۔ قیامت۔ آپ ﷺ کی تسلی۔ قرآن پر شبہ کا جواب۔ مومنین کی فضیلت اور کفار کی بدانجامی۔ چند قصے۔

سورۃ ھود کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ٦)

۱۔ راہِ راست اختیار کرنے سے نہ صرف یہ کہ آخرت بنتی ہے بلکہ دنیا میں عزت و شرافت کی زندگی ملے گی۔ دنیا میں جو مال دیا جاتا ہے وہ کچھ لوگوں کے لئے عذاب کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کے لئے سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے، جو مال پاکر بھی شکر گزاری کا رویہ اختیار کرتا ہے۔ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے اور لکھا ہوا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹ تا ۱۱، اور ۱۳، ۱۴، اور ۱۷، اور ۲۳، ۲۴)

۲۔ جب ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد محروم کر دیتے ہیں تو وہ فوراً مایوس ہونے لگتا ہے، مصیبت کے بعد اچھے دن آتے ہیں تو پھر پھولا نہیں سماتا۔ مگر نیک اور صبر کرنے والوں کا یہ شیوہ نہیں ہوتا۔ اے کفار! اگر قرآن مجید انسانی کلام ہے جیسا کہ تمہارا اعتراض ہے تو پھر اس جیسی دس سورتیں تم بھی بنا کر دکھا دو ورنہ تسلیم کرلو کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو کتاب نازل کی تھی وہ بھی رہنمائی اور رحمت کے طور پر تھی جن لوگوں نے ایمان قبول کرنے کے بعد نیک اعمال کئے اور اپنے رب ہی کے ہو کر رہے انکے لئے جنت ہے، ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے سننے والا ہو۔ کیا یہ دونوں طرزِ عمل اور انجام میں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ اس مثال سے کوئی سبق نہیں لیتے؟

مضمون (آیت نمبر: ۲۵، اور ۲۷ تا ۲۹، اور ۳۱، ۳۲)

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو دعوت دی تو قوم کے سردار بولے کہ ہماری نظر میں آپ ایک انسان ہی تو ہیں اور آپ کا ساتھ دینے والے بھی معمولی طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں جو سطحی رائے رکھتے ہیں۔ آخر تم کس چیز میں ہم پر فضیلت رکھتے ہو کہ تمہیں رسول تسلیم کیا جائے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے نوازا ہے میں تم سے کچھ نہیں مانگتا میرا اجر صرف اللہ کے ذمہ ہے۔ میں اپنے ان ساتھیوں کو جو تمہاری نظر میں حقیر ہیں کسی طرح بھی جدا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قدر و قیمت خوب جانتا ہے نہ میرے پاس خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں نہ فرشتہ ہوں۔ قوم نے کہا اے نوح تم نے ہمیں خوب ڈرالیا ہے، اب وہ عذاب لے آ، جس کا تم وعدہ کرتے ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۶ تا ۴۰، اور ۴۳، ۴۴)

۴۔ ہم نے نوح کو وحی کی کہ چند لوگوں کے سوا آپ پر ایمان لانے والا کوئی اور نہیں ہے۔ اس لئے آپ ان پر غم کھانا چھوڑ دیں۔ اور ہماری نگرانی میں کشتی تیار کریں۔ جب قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بناتے دیکھا تو مذاق کرنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ عنقریب تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا پانی کا طوفان آیا تو سب غرق کردیئے گئے، اور حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی۔ جس نے کہا تھا کہ میں ایک پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا حضرت نوح علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج اللہ کے حکم سے کوئی چیز بچانے والی نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ نے رحم کردیا ہے۔ اس کے بعد پانی زمین میں بیٹھ گیا اور کشتی جودی پہاڑی پر ٹھہر گئی۔ اور ظلم کے وجود سے زمین کو پاک کردیا گیا۔

دسویں تراویح

مضمون (آیت نمبر: ۵۲، اور ۵۴، ۵۵، اور ۵۹، ۶۳)

۵۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف پلٹ آؤ تو نہ صرف یہ کہ عذاب سے بچ جاؤ گے بلکہ دنیا میں بھی عزت و سرفرازی کی زندگی بسر کروگے۔ قوم نے کہا اے ہود تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو ہم تو سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں کی مار پڑی ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم سب کو مل کر جو کرنا ہے کرلو اور کوئی کسر نہ اٹھا رکھو۔ یہ قومِ عاد تھی جس نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا تھا۔ آخر کار دنیا میں بھی ان پر پھٹکار پڑی اور ان

کے ناپاک وجود کو ختم کر دیا گیا۔

۶۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم ثمود کو دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ اے صالح! ہمیں تم سے بڑی توقعات تھیں کہ بڑے فہم و فراست رکھنے والے ہو۔ اب توحید کی دعوت دے کر ہماری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں محض تمہیں خوش کرنے کے لئے گمراہی کو اختیار کروں تو مجھے بھی اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۹ تا ۷۱، اور ۷۷، ۷۸، اور ۸۰ تا ۸۲)

۷۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو انہوں نے اجنبی مہمان سمجھ کر ان کی ضیافت کی، جب انہوں نے کھانے میں تامل کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کچھ اندیشہ لاحق ہوا۔ فرشتوں نے کہا خوف محسوس نہ کریں ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ جب ہمارے فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو قوم دوڑتی ہوئی آئی۔ لوط نے کہا خدا کا خوف کرو میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی عقل مند فرد نہیں ہے۔ کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارا ہوتا۔ فرشتوں نے کہا اس قوم کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے عذاب کے لئے۔ آپ اپنے اہلِ عیال کو بیوی کے علاوہ لے کر نکل جائیں اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ صبح کے وقت ہم نے پتھروں کی بارش کی اور اس لعنت سے زمین کو پاک کر دیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۴، اور ۸۷، ۸۸، اور ۹۱، ۹۲، اور ۹۴)

۸۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب ناپ تول میں کمی سے منع کیا تو قوم نے کہا اے شعیب علیہ السلام! کیا تیری نماز تجھے یہی سکھاتی ہے کہ ہم اپنے مال میں اپنی مرضی بھی نہ کریں۔ اور اپنے خاندانی خداؤں کو بھی چھوڑ دیں تو حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اپنی استطاعت کے مطابق اصلاح کی کوشش کر رہا ہوں۔ قوم نے کہا کہ تیری بہت سی باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں اگر تیری برادری نہ ہوتی تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ بدبخت قوم کیا میری برادری اللہ کے مقابلے میں زیادہ بھاری ہے۔ (آیت نمبر ۹۲) آخر ایک سخت دھماکے نے اس قوم کا کام ہی تمام کر دیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۸، اور ۱۰۱ تا ۱۰۳، اور ۱۰۵ تا ۱۰۹)

۹۔ فرعون کے پیروکار اس کی سرکردگی اور پیشوائی میں جہنم میں جائیں گے۔ ہم نے

توان کے ساتھ کچھ زیادتی نہیں کی تھی انہوں نے تواپنے اوپر خود ہی ظلم کیا جب تمہارا پروردگار کسی بستی کو پکڑتا ہے تواس کی پکڑاسی طرح ہوا کرتی ہے۔جلد ہی سب کچھ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔کچھ لوگ اس دن بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت ہوں گے ہر ایک کو بھر پور حصہ ملے گا اور کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

مضمون(آیت نمبر:۱۱۲ تا۱۱۴،اور۱۱۶،۱۱۷،اور۱۲۰)

۱۰۔ راہِ راست پر ثابت قدم رہو اور ظالموں کی طرف تمہارا جھکاؤ بھی نہ ہو ،درحقیقت نیکیاں برائیوں کومٹا دیتی ہیں۔ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان قوموں میں جنہیں اللہ نے تباہ کر دیا ہے ایک ایسا گروہ ہوتا جو انہیں فساد برپا کرنے سے منع کرتا۔کیونکہ تیرے رب کی سنت یہ ہے کہ وہ کسی قوم کواس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک اس کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔ان واقعات سے اہلِ ایمان کو بیداری نصیب ہوتی ہے۔

سورة یوسف کا(اجمالی خلاصه)

تقریباً پوری سورت حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے پر مشتمل ہے۔قرآن کی حقیقت۔ توحید کا مضمون۔رسالت اوراس کا انکار کرنے والوں کے برے انجام کا بیان۔

سورة یوسف کا(تفصیلی خلاصه)

مضمون(آیت نمبر:٤،٥)

۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنا خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو بتایا توانہوں نے متنبہ کیا کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ تم سے حسد کریں گے۔ اور شیطان انسان کا دشمن ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۷،اور۱۵،اور۱۷ تا۲۰)

۱۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام اوران کے بھائیوں کے قصے میں بڑی نشانیاں ہیں جب برادران یوسف، یوسف علیہ السلام کووالد سے لے گئے اور ایک اندھے کنویں میں ڈال دیا تو والد سے کہنے لگے کہ اسے ایک بھیڑیا کھا گیا ہے اوران کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اصل حقیقت کو بھانپ لیا اور کہا اچھا صبر کروں گا اور اللہ سے دعا مانگتا رہوں گا۔اس دوران ایک قافلہ آیا اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مالِ تجارت سمجھ کر چھپالیا اور چند درہم کے بدلے میں بیچ ڈالا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۱، ۲۳ اور ۲۴)

۱۳۔ عزیزِ مصر نے خرید کر بیوی سے کہا کہ اسے اچھی طرح رکھنا۔ (آیت نمبر ۲۱) جب اس عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پھسلانا چاہا تو اللہ نے انہیں بچالیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۰، ۳۱، ۳۲ اور ۳۳)

۱۴۔ جب اس بات کا چرچا خواتینِ مصر میں ہوا تو عزیزِ مصر کی بیوی نے ان کی ضیافت کی حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا مانگی کہ پروردگار تو ہی مجھے ان کی چال سے بچانے والا ہے اس کے مقابلہ میں مجھے جیل پسند ہے۔ ایک خدا پرست نوجوان کا ضبط نفس شیطانی ترغیبات کے مقابلے میں کس طرح بے مثال ہوسکتا ہے یہ اس کی ایک بلند ترین مثال ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۶ تا ۳۹)

۱۵۔ جیل میں جب دو افراد نے حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر پوچھی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر سے پہلے انہیں توحید کی دعوت دی۔ کہ تم خود بھی سوچو کہ بہت سے متفرق خدا بہتر ہیں یا صرف ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ پھر خواب کی تعبیر سنائی۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۳ تا ۴۹)

۱۶۔ بادشاہ خواب دیکھتا ہے تو اس کے درباری جب اس کی تعبیر بتانے سے عاجز آجاتے ہیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نہ صرف تعبیر بتادیتے ہیں بلکہ مشکلات سے نمٹنے کی مکمل تدبیر بھی بتادیتے ہیں۔

تیرھواں پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۵۰، ۵۱ اور ۵۴، ۵۵)

۱۔ خواب کی تعبیر سن کر بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کا فیصلہ کیا۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے مطالبہ کیا کہ جس گناہ کی پاداش میں انہیں جیل میں ڈالا گیا تھا پہلے اس کی تحقیق کرلی جائے۔ عزیزِ مصر کی بیوی بول اٹھی کہ میں نے اسے پھسلانے کی کوشش کی تھی، وہ بالکل سچا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ انسانی نفس تو برائی پر آمادہ کرتا ہے الا یہ کہ اللہ بچالے۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے گفتگو کی اور کہا کہ آپ کی امانت پر ہمیں بھروسہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ملک کے خزانے میرے سپرد کردیں میں حفاظت کرنے والا ہوں اور علم رکھتا ہوں۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۸، ۵۹)

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب قحط کے زمانے میں غلہ لینے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچان نہ سکے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دوسرے بھائی کو لانے کا مطالبہ کیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۶، اور ۷۸، ۷۹)

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی کا تفصیلی واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جب ان کے غلہ سے بادشاہ کا گمشدہ پیالہ نکلا تو دوسرے بھائیوں نے اصرار کیا کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے ہم میں سے کسی اور کو آپ روک لیں لیکن انہیں چھوڑ دیں۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جس کے پاس ہمارا مال تھا ہم تو اسی کو اپنے پاس رکھیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۰، اور ۸۷، اور ۸۹ تا ۹۳)

۴۔ بڑے بھائی نے دیگر بھائیوں سے کہا کہ میں تو اب گھر واپس نہیں جاؤں گا جب تک باپ اجازت نہ دے یا اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ کردے۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سب قصہ سنا تو بیٹوں سے کہا یوسف اور اس کے بھائی دونوں کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا جب دوبارہ یوسف کے بھائی واپس آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے نادانی میں یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تو وہ فوراً بول اٹھے کیا تو یوسف ہے۔ کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے، برادرانِ یوسف نے کہا کہ واقعی ہم خطا کار تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ یہ میرا قمیص لے جاؤ اور میرے باپ کی آنکھوں پر ڈالو، اس کی بینائی لوٹ آئے گی۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۶، ۹۷، اور ۹۹، اور ۱۰۴)

۵۔ جب خوشخبری لانے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو ان کی بینائی بحال ہوگئی، سب بیٹوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو ان کی بینائی بحال ہوگئی سب بیٹوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے اپنے گناہ کی معافی کے لئے درخواست کی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے والدین کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔ اے نبی! یہ قرآن ایک نصیحت ہے۔ سب دنیا والوں کے لئے عام ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۱۰۸،۱۱۰)

۶۔ کہہ دواے نبی میرا راستہ تو یہی ہے۔ میں پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ کر تمہیں بتا رہا ہوں۔ انبیاء کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ وہ مدتوں نصیحت کرتے ہیں اور لوگ کان نہیں دھرتے اور جب پیغمبر لوگوں سے مایوس ہو جاتے ہیں کہ اب یہ ایمان لانے والے نہیں تو اچانک ہم مجرموں کو گرفت میں لے لیتے ہیں۔

سورۃ الرعد کا (اجمالی خلاصہ)

توحید۔ رسالت۔ رسالت پر شبہات کے جواب۔ تسلی رسول اللہ ﷺ۔ حقیقتِ قرآن۔ مومنین کیلئے وعدہ اور کفار کیلئے وعید۔

سورۃ الرعد کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۶)

۷۔ اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو انکی اس بات پر تعجب کرو۔ تعجب کے قابل یہ بات ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے ہمیں پیدا کیا جائے گا یہ خواہشاتِ نفس کے اسیر ہو گئے ہیں یہ جلد عذاب کا مطالبہ کر رہے ہیں حالانکہ ان کے سامنے سابقہ قوموں کی عبرت ناک مثالیں آچکی ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۱۰،۱۱،اور ۱۳ تا ۱۵،اور ۱۷)

۸۔ تم میں کوئی رات کی تاریکی میں ہو یا دن کی روشنی میں اللہ کے لیے سب برابر ہے۔ ہر شخص کے آگے پیچھے نگراں لگے ہوئے ہیں جو اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ در حقیقت اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدلتی۔ بادلوں کی گرج بھی اللہ کی پاکیزگی اور تعریف کرتی ہے اور اس کے فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہیں۔ دوسرے خداؤں سے مانگنا تو ایسے ہی ہے کہ کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر درخواست کرے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے۔ وہ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ کافروں کی دعائیں بے کار ہیں۔ کائنات کی ہر چیز اسی کو سجدہ کرتی ہے، اس مثال سے اللہ تعالیٰ حق و باطل کو واضح کرتا ہے کہ جو جھاگ ہے وہ اڑ جاتا ہے اور جو مفید اور نافع چیز ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔

گیارھویں تراویح

مضمون(آیت نمبر:۱۹تا۲۲،اور۲۶)

۹۔ قرآن مجید تو ایک نصیحت ہے اور اس نصیحت سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو بیدار مغز ہوں اور عقل کے اندھے نہ ہوں۔ مومنین کی سیرت و کردار کا رنگ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کیئے گئے عہد و وفاداری کو توڑتے نہیں، اپنے رب کی ناراضگی سے ہر وقت ڈرتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔ بدی کا مقابلہ بدی سے نہیں بلکہ نیک طرزِ عمل سے کرتے ہیں یہ لوگ جنت کے وارث ہیں اور رزق کا معاملہ یہ ہے کہ کبھی اس میں کمی کر دیتا ہے کبھی زیادتی۔

مضمون(آیت نمبر:۲۷،۲۸،اور۳۱)

۱۰۔ اللہ تو ہدایت صرف انہی لوگوں کو دیتا ہے جو خود راستہ تلاش کرنا چاہیں۔ ایمان والوں کے دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہی ملتا ہے کفر کا طرزِ عمل اختیار کرنے والوں کے سامنے ایسا قرآن اتار دیا جاتا جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے یا مردے قبروں سے اٹھ کر باتیں کرنے لگتے تو کوئی مشکل کام نہ تھا۔ لیکن یہ اس کی مصلحت کے خلاف ہے مگر تب بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے۔

مضمون(آیت نمبر:۳۳،۳۵)

۱۱۔ جو لوگ حق کا انکار کر رہے ہیں ان کے سامنے ان کے خود ساختہ عقائد اور مکاریاں شیطان نے خوشنما بنائی ہوئی ہیں۔ اہلِ ایمان تو اس جنت کے وارث ہیں جس کی نعمتیں دائمی اور سائے لازوال ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۳۸،اور۴۰)

۱۲۔ اے نبی! آپ سے پہلے جو رسول آئے ہیں وہ بھی بیوی بچوں والے ہی تھے اور کسی رسول کی یہ طاقت نہیں تھی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی یا معجزہ پیش کر سکتا۔ اللہ کے فیصلوں پر کوئی نظرِ ثانی کرنے والا نہیں ہے، اسے حساب لینے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔

سورۃ ابراھیم کا(اجمالی خلاصہ)

رسالت، کفار کی سزاء اور مومنین کی جزاء کا بیان، توحید کا ذکر اور اس کیلئے حضرت ابراہیمؑ کا قصہ۔

سورۃ ابراھیم کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۵)

۱۳۔ یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تو جہالت میں بھٹکنے والے انسانوں کو روشنی

میں لائے اور جن لوگوں نے دنیا اور آخرت کا موازنہ کر کے دنیاوی مفاد کو ٹھنڈے دل سے آخرت کے مقابلے میں قبول کرلیا ہے اور نفس کو خدا بنالیا ہے۔ان کے دل ہدایت سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ہر نبی کو اسی قوم کی زبان میں پیغام دے کر بھیجا ہے، آپ انہیں سابقہ قوموں کے عبرت ناک انجام یاد دلا کر نصیحت کرتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۷)

۱۴۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات پر متنبہ کرتا ہے کہ تم اس کے شکر گزار بندے بنو گے تو زیادہ نوازے گا اور اگر کفرانِ نعمت کر کے سرکشی اختیار کرو گے تو سخت سزا ملے گی۔

مضمون (آیت نمبر:۱۶ تا ۱۸،اور ۲۱)

۱۵۔ سرکشوں کے لئے تو آگے جہنم تیار ہے جہاں پیپ جیسا پانی ملے گا جسے حلق سے اتارنے کی کوشش کریں گے مگر مشکل ہی سے اتار سکیں گے۔ان کے اعمال تو راکھ کے ڈھیر کی طرح ہیں جسے ہوا اڑا کر منتشر کر دیتی ہے۔کمزور لوگ اپنے پیشواؤں سے کہیں گے کہ دنیا میں ہم نے تمہاری بات مانی تھی۔آج ہمارے کچھ کام آسکتے ہو۔تو وہ گمراہ رہنما جواب دیں گے کہ اگر اللہ نے ہمیں راہِ راست دکھائی ہوتی تو ضرور تمہیں بھی دکھاتے۔آج صبر کریں یا شور مچائیں بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۲۲،اور ۲۴،اور ۲۶)

۱۶۔ جب قیامت کے دن لوگوں کے فیصلے ہو جائیں گے تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے جو وعدے کئے تھے وہ سچے تھے اور میرے وعدے تو محض دھوکے تھے لیکن میں نے تو صرف برائی کی دعوت دی تھی، کوئی زبردستی تو نہیں کی تھی۔اس لئے آج مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ کو ملامت کرو، آج میں تمہاری کوئی فریاد رسی نہیں کرسکتا۔کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے، جب کہ کلمہ خبیثہ کی مثال غیر مستحکم درخت کی ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۳۳)

۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دن، رات، سورج، چاند اور ہر چیز کو مسخر کر رکھا ہے یعنی قانون کا پابند۔

مضمون (آیت نمبر:۳۵،اور ۳۷)

۱۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب مکہ آباد کیا تو دعا فرمائی "پروردگار اس شہر کو

امن کا گھوارہ بنادے۔اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچانا۔اور میں نے اپنی اولاد کوایک بنجر زمین میں بسایا ہے۔یہاں کے رہنے والوں کو ہر قسم کا رزق عطا فرما۔اور اسے لوگوں کو مرکز بنادے"

مضمون(آیت نمبر:۴۲تا۴۴،اور۴۶)

۱۹۔ اس دن ظالموں کا کیا حال ہوگا جب نظر اٹھائے بھاگے جا رہے ہوں گے۔ان کی آنکھیں الٹی ہوئی ہوں گی،اور ظالم کہیں گے کہ اے پروردگار ہمیں اب مہلت دے۔اب ہم ضرور رسولوں کی بات مانیں گے۔جواب ملے گا کہ تمہارا تو خیال یہ تھا کہ تم پر کبھی فنا ہی نہیں آئے گی۔انہوں نے تواپنی ہر چال اسلام کے خلاف کر کے دیکھ لی مگران کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا۔

چودھواں پارہ

سورۃ الحجر کا(اجمالی خلاصہ)

حقیقتِ قرآن، تحقیقِ رسالت، اثباتِ توحید۔بعض انعامات کا ذکر۔مومنین کی جزاءاور مخالفین کی سزاء۔جزاءاور سزاء کے نمونہ کے طور پر بعض قصوں کا ذکر۔

سورۃ الحجر کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۲،۳،اور۹)

۱۔ جلد ہی منکرینِ حق پچھتا کر کہیں گے کہ کاش ہم نے اسلام قبول کیا ہوتا اے نبی!اب ان کو جھوٹی امیدوں کے سہارے چھوڑ دو۔کھائیں اور مزے کریں،یہ اس کتابِ الٰہی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس کی حفاظت کا ذمہ تو ہم نے لیا ہوا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۶،تا۱۸،اور۲۱)

۲۔ آسمانوں میں نہایت مستحکم سرحدیں ہیں جہاں شیاطین کا گزر نہیں ہوسکتا۔اگر یہ کوشش کریں بھی تو ایک شہابِ ثاقب انکا پیچھا کرتا ہے،کائنات کی ہر چیز کے لئے ایک حد مقرر ہے،جس سے وہ نہ کم ہوسکتی ہے اور نہ بڑھ سکتی ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۳۴،۳۵،اور۳۹،اور۴۲)

۳۔ شیطان کو جب اللہ نے راندہ درگاہ کیا تو شیطان نے کہا میں تیرے بندوں کے سامنے دنیا کو ایسا دلفریب اور خوشنما بناؤں گا کہ یہ تجھے فراموش کردیں گے یا تیری خلاف ورزی کریں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حقیقی بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا۔

مضمون(آیت نمبر:۴۵،۴۶،اور۴۸)

۴۔ میرے حقیقی بندے بلا خوف وخطر نعمتوں والی جنت میں داخل ہوں گے جہاں

نہ کوئی تکلیف ہوگی اور نہ انہیں کبھی اس سے نکالا جائے گا۔

مضمون(آیت نمبر: ۷۲،اور ۷۹)

۵۔ قومِ لوط کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں ”شرارتوں کی وجہ سے ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا اور وہ آپے سے باہر ہو رہے تھے، دیکھ لو ہم نے ان سے کیسے انتقام لیا ہے۔

مضمون(آیت نمبر: ۸۷،۸۸،اور ۹۴،۹۵)

۶۔ اے نبی! ہم نے آپ کو سات آیات (فاتحہ) اور قرآنِ عظیم جیسی دولت عطا کی ہے، آپ تو دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ جو پیغام آپ کے پاس ہے اسے پہنچا ئیں۔ (آیت نمبر ۹۴) مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔

سورۃ النحل کا(اجمالی خلاصہ)

توحید اور اسکے ضمن میں شرک کا رد اور اہل شرک کی مذمت، قیامت کا اثبات، نبوت کا اثبات۔ قرآن کے حق ہونے کا بیان، کفر کا دنیاوی اور اخروی وبال۔ شرکیہ رسموں کا ابطال۔ قصہ ابراہیمؑ۔

سورۃ النحل کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر: ۴،اور ۹)

۷۔ ہم نے انسان کو ایک نطفہ سے پیدا کیا ہے مگر اس کی سرکشی دیکھو کہ اب یہ خدا کے مقابلہ میں جھگڑنے پر اتر آیا ہے۔ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی اللہ کے ذمہ ہے جب کہ یہاں تو بے شمار راستے ٹیڑھے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر: ۱۸)

۸۔ اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ اگر تم شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے لیکن تمہارا محسن کیا رحیم ہے کہ پھر بھی وہ تمہیں نوازتا ہی چلا جا رہا ہے۔

مضمون(آیت نمبر: ۲۲،اور ۲۴،۲۵)

۹۔ منکرینِ حق کے پاس ایک گھمنڈ کے سوا ہے بھی کیا۔ کہتے ہیں کہ یہ فرسودہ قصے ہیں تا کہ قیامت کے دن اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کو گمراہ کرنے کا بوجھ اٹھا ئیں۔

مضمون(آیت نمبر: ۳۲)

۱۰۔ خدا پرست لوگوں کی روح کو جب فرشتہ قبض کرتا ہے تو ساتھ یہ کہتا ہے ”سلام ہو تم پر، اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں جاؤ“۔

مضمون(آیت نمبر:۳۶،۳۷)

۱۱۔ ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا تا کہ وہ اسے خبردار کرتا ہے کہ اللہ کی بندگی اختیار کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔ اللہ نے کسی کو ہدایت بخشی اور کوئی گمراہ ہوا۔

مضمون(آیت نمبر:۴۸تا ۵۰)

۱۲۔ غور سے دیکھو، چیزوں کا سایہ کس طرح اللہ کے حضور سجدہ کرتا ہے اور دائیں سے بائیں گرتا ہے اور کائنات کی ہر چیز اسی کے حکم کی پابند ہے اور فرشتے بھی اپنے رب سے خوف کھاتے ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۵۷تا۵۹)

۱۳۔ مشرکین کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں سبحان اللہ، اللہ کی ذات پاک ہے۔ مگر جب ان کے گھر بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اسے باعثِ ننگ و عار سمجھتے ہیں اور منہ چھپاتے ہیں۔ آخر یہ کس قدر بے حس لوگ ہیں۔ سوچتے ہیں کہ اسے زندہ درگور کردیں یا ذلت پالیں۔

مضمون(آیت نمبر:۶۱)

۱۴۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گناہوں پر فوری پکڑتا تو کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا تھا لیکن ہم نے مہلت کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۶۶،اور۶۹)

۱۵۔ مویشیوں میں تمہارے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکلتا ہے۔ شہد کی مکھی سے کس طرح رنگارنگ شہد نکلتا ہے۔ جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۷۴،اور۷۸تا۸۱)

۱۶۔ اللہ بہت بلند و برتر ہستی ہے۔ اس کے لئے دنیاوی بادشاہوں کی مثالیں نہ بیان کرو۔

۱۷۔ زندگی کے ہر گوشے میں اللہ نے اپنی نعمتوں کا اہتمام کیا ہے۔ تمہیں صرف اسی کا شکر گزار بننا ہے۔

بارھویں تراویح

۱۸۔ جن لوگوں نے اس کتابِ ہدایت اور رحمت کو سمجھا اور اس کے مطابق زندگی گزاری وہ فیصلے کے دن اللہ کی عدالت میں سرخرو ہو جائیں گے اور اس ہدایت سے محروم لوگوں کے خلاف یہی کتاب زبردست گواہ ہوگی۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۰ تا ۹۲، اور ۹۴)

۱۹۔ اللہ عدل واحسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اور بدی، بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔ اللہ سے کیے گئے وعدوں کو نہ توڑو، مکہ کی اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو خوب محنت سے سوت کات کر پھر خود ہی ٹکڑے کر دیتی ہے۔ اے ایمان والو! اپنی قسموں کو دھوکہ کا ذریعہ نہ بناؤ اور اسلام کے راستے میں رکاوٹ نہ بنو۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۶، اور ۱۱۱)

۲۰۔ اگر تم کسی وقت ظلم سے مجبور ہو کر کلمہ کفر زبان سے ادا کر دو مگر دل کفر سے بالکل صاف ہو تو معاف کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر دل سے کفر قبول کر لیا تو دنیا میں چاہے جان بچا لو، خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ ایسے لوگوں پر تو اللہ کا غضب ہوگا۔ اس وقت کو یاد کرو جب ہر فرد اپنے بچاؤ کی فکر میں ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲۰، ۱۲۱، اور ۱۲۵، ۱۲۶)

۲۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اپنی ذات میں پوری ایک امت تھے وہ اللہ کے شکر گزار بندے تھے۔ اے نبی! آپ اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلائیں اور اگر کسی سے مباحثہ کرو تو وہ بھی اچھے طریقے سے ہو۔ ہاں اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی زیادہ ہوئی ہے۔ اگر معاف کر دو تو وہ زیادہ بہتر ہے۔

پندرھواں پارہ

سورۃ الاسراء کا (اجمالی خلاصہ)

توحید۔ رسالت، قصہ معراج اور تقویت رسالت کے لئے موسیٰؑ اور نوحؑ کا ذکر اور اس کی تصدیق کی ترغیب کے لئے نجات طوفان نوحؑ اور تکذیب سے ڈرانے کے لئے قصہ فساد بنی اسرائیل اور ان کی سزایابی کا ذکر، دنیا کی مذمت جسکی محبت ایمان کیلئے رکاوٹ ہے۔ قرآن کے بعض احکام کا بیان۔ توقف عذاب سے جو رسالت پر شبہ تھا اس پر کلام۔ شرک کا ابطال، ضرر مخالفت ظاہر کرنے کیلئے ابلیس کا قصہ، تسلیہ رسول اللہ ﷺ۔

سورۃ الاسراء کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، اور ۷)

۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو شبِ معراج میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے گیا تا کہ

مختلف نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔(آیت نمبر۱)اگر تم نیکی کرو گے تو اس کا فائدہ بھی تمہیں پہنچے گا اور اگر برائی کرو گے تو اس کا وبال بھی تم پر ہی ہوگا۔

مضمون(آیت نمبر:۱۱،۱۲،اور۱۴تا۱۶)

۲۔ انسان شر اور عذاب مانگنے میں بھی جلدی کرتا ہے یہ بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔ ہر انسان کا شگون یعنی نیک بختی اور بد بختی اس کے اپنے اوصاف اور سیرت و کردار میں ہے لیکن نادان لوگ اپنی قسمت کے شگون باہر تلاش کرتے ہیں۔اللہ کی عدالت میں کہا جائے گا کہ آج اپنا اعمال نامہ خود ہی پڑھ لو اور اپنا حساب لینے کے لئے تم خود ہی کافی ہو اس دن کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔جب کسی قوم کی شامت آتی ہے تو اس کا خوشحال طبقہ ظلم و ستم اور بدکاریوں پر اتر آتا ہے اور یہی فتنہ پوری قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۲۳،۲۴،اور۲۷،اور۲۹)

۳۔ تیرے رب کا حکم ہے کہ بندگی صرف اسی کی کی جائے اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے۔اور والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کے ساتھ نہایت رحمت اور شفقت سے پیش آؤ۔اور انہیں اف تک نہ کہو۔اور ان کے حق میں دعا کیا کرو، فضول خرچی نہ کرو۔فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے،راہِ خدا میں خرچ کرو اور بخل سے بچو۔

مضمون(آیت نمبر:۳۱،اور۳۴تا۳۷)

۴۔ اولاد کو مفلس ہونے کے خوف سے قتل نہ کرو،ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔یتیم کے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو۔اور تولو ٹھیک اور صحیح صحیح تولو۔ایسی بات نہ کہا کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔یقیناً کان،آنکھ اور دل جیسی قوتوں کے تم اللہ کے سامنے جوابدہ ہو۔زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔کیونکہ نہ تو تم زمین کو چیر سکتے ہو اور نہ پہاڑ کی بلندی کے برابر ہو سکتے ہو۔ اکڑنے کا حق ہوتا تو ان پہاڑوں کو ہوتا جو تم سے بڑے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۴۱،اور۴۴)

۵۔ ہم قرآن میں طرح طرح سے لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ ہوش میں آجائیں مگر یہ حق سے اور زیادہ بھاگے جا رہے ہیں،زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتی ہے۔مگر تم سمجھتے نہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۵۳)

۶۔ وفا کے ساتھ گفتگو کرو۔ شیطان تو لوگوں کے درمیان فساد برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۷۱، ۷۲، اور ۷۷)

۷۔ اس وقت کو یاد کرو جب ہم ہر انسانی گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔ جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ مل گیا وہ اسے پڑھے گا اور خوش ہو گا۔ لیکن جو دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ یہ ہمارا مستقل طریقہ ہے ہمارے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

مضمون(آیت نمبر:۷۸ تا ۸۲)

۸۔ اے نبی! زوال سے رات کے اندھیرے تک نماز قائم کریں اور صبح قرآن پڑھا کریں کہ فجر کے وقت فرشتے موجود رہتے ہیں۔ رات کو تہجد پڑھیں آپ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا اور یہ دعا کریں کہ اے رب مجھے اقتدار عطا فرما کہ میں عدل و انصاف کو قائم کرسکوں۔ اعلان کردو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا باطل تو مٹنے ہی والا ہے قرآن ماننے والوں کے لئے نسخہ شفا ہے اور نہ ماننے والوں کے لئے باعثِ وبال۔

مضمون(آیت نمبر:۸۵، اور ۸۸، اور ۹۰ تا ۹۳)

۹۔ روح کی حقیقت یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ ان کو بتا دیجئے کہ اس کا بہت تھوڑا علم تمہیں دیا گیا ہے اگر سب انسان و جنات مل کر بھی قرآن جیسی کتاب لانے کی کوشش کریں تو بھی اس کی مثال نہیں لا سکتے۔ جب نبی ﷺ سے مشرکین نے بے جا معجزات کا مطالبہ کیا تو نبی کو حکم ملا کہ آپ انہیں بتا دیں کہ میں تو اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ میرے پاس یہ اختیارات نہیں ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۹۴، ۹۵)

۱۰۔ پیغمبر کا کام تو اتنا ہی ہے کہ وہ لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچائے اور اس کے مطابق انسانی زندگی کی اصلاح کرے۔ اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ہم ضرور کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۰۰)

۱۱۔ کہہ دو اے نبی! اگر ان کے پاس خزانوں کی کنجیاں ہوتیں تو خرچ ہونے کے اندیشے سے یہ کبھی خرچ نہ کرتے۔ انسان تو بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۱۰۷ تا ۱۱۱)

۱۲۔ اہلِ کتاب میں جو سلیم الفطرت اور نیک لوگ ہیں انہیں قرآن سنایا جاتا ہے تو فوراً سجدے میں گر جاتے ہیں روتے ہوئے۔ اور ان کی عاجزی وانکساری بڑھ جاتی ہے۔ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر سب اچھے نام اسی برتر ذات کے ہیں۔ کیسی سخت گمراہی اور گستاخی کی باتیں ان کی زبان سے نکلتی ہیں جب کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اللہ کی ذات تو پاک ہے۔

سورۃ الکھف کا (اجمالی خلاصہ)

توحید، رسالت، دنیا کی حقارت اور فانی ہونے کا بیان، آخرت کی جزاء اور سزاء، تکبر اور جھگڑے کی مذمت، شرک، بعض قصص رسالت وتوحید وقیامت پر دلالت کرنے کے لیے۔

سورۃ الکھف کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:٦،٧،اور ۹ تا ۱۱)

۱۳۔ اے نبی! اگر یہ ایمان نہیں لائے تو اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے، آپ اپنے آپ کو رنج وغم میں کیوں پریشان کر رہے ہیں۔ دنیا کی زینت ہم نے اسی لئے پیدا کی کہ لوگوں کو آزمائیں کہ کون اچھے عمل کرتا ہے اور کون برے۔ اصحاب الکھف یعنی غار والے تو چند خدا پرست نوجوان تھے۔ جو ایک ظالم بادشاہ سے بھاگ کر اپنا ایمان بچانے ایک غار میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوئے۔ تو سالہا سال تک اللہ نے گہری نیند سلا دیا۔

مضمون (آیت نمبر:۱٤،۱۵)

۱٤۔ انہوں نے کہا کہ ہماری قوم تو ربِ کائنات کو چھوڑ کر دوسروں کو خدا بنا بیٹھی ہے۔ غار میں اللہ نے ان کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کیا۔

مضمون (آیت نمبر:۱۸،۱۹)

۱۵۔ تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ اور ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے ہیں۔ جب تین سو سال کے بعد بیدار ہوئے تو ایک دوسرے سے پوچھتے کہ کتنا وقت آرام کیا ہے تو دوسرا جواب دیتا تھوڑی دیر کے لئے تو ہم سوئے ہیں۔ اس طرح اللہ قیامت کے دن بھی اٹھائے گا۔

مضمون (آیت نمبر:۲۹،اور ۳۱)

۱٦۔ اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ ظالموں کی

فریادرسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور منہ کو بھون ڈالے گا، اور اہلِ ایمان شان وشوکت سے جنت میں ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۲ تا ۴۴)

۱۷۔ متکبر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مال و دولت کسی کی امانت نہیں بلکہ ان کی قابلیت کا نتیجہ ہے اور یہ لازوال ہے، یہ سخت دھوکے میں مبتلا ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۶، اور ۴۹)

۱۸۔ مال واولاد تو محض دنیا کی آرائش کی چیزیں ہیں۔ اصل باقی رہنے والے تو نیک اعمال ہیں، جب مجرم اپنے اعمال نامے دیکھیں گے تو یہی کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی! اس میں تو ہر چھوٹی بڑی بات درج ہے۔ سب آمنے سامنے حاضر پائیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۴، ۵۵)

۱۹۔ قرآن میں تو ہر طرح سے لوگوں کو سمجھایا گیا لیکن یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ وہی کچھ ہو جو سابقہ قوموں کے ساتھ ہوا۔ اے عقلمند لوگو ان سے عبرت حاصل کرو۔

تیرھویں تراویح (سولھواں پارہ)

مضمون (آیت نمبر: ۶۰ تا ۸۲)

۱۔ یہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ نے کارخانہ مشیت کا پردہ اٹھا کر اس کی ایک جھلک دکھائی کہ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے اور یہ دنیا اندھیر نگری نہیں ہے اس لئے اہلِ ایمان کو بھی آزمائش میں ثابت قدم رہنا چاہئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۳، ۸۴، اور ۹۳، ۹۶، اور ۹۸)

۲۔ اے محمد! یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اسے تو ہم نے زمین میں اقتدار اور ہر طرح وسائل عطا کئے تھے لوگوں کے مطالبے پر انہوں نے یاجوج ماجوج کے آگے ایک مستحکم دیوار بھی بنادی مگر وہ محض ایک فاتح ہی نہیں تھا توحید اور آخرت کا قائل تھا اور عدل وانصاف سے کام لیتا تھا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۴، اور ۱۰۶، ۱۰۷)

۳۔ اے محمد! کیا ہم آپ کو بتائیں کہ اعمال کے لحاظ سے سب سے ناکام کون ہوگا؟

جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کی ساری دوڑ دھوپ اکارت جائے گی اور اللہ کے ہاں اس کا کوئی وزن نہیں ہوگا اگرچہ وہ دنیا میں یہی سمجھتے رہے کہ وہ یہ سب ٹھیک کر رہے ہیں۔ اہلِ ایمان کی میزبانی تو فردوس کے باغات سے ہوگی۔

سورۃ مریم کا(اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں تین مضامین ہیں۔

(۱) اثباتِ توحید چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کی تقریر اور حضرت ابراہیمؑ کی نصیحت اس پر دلالت کرتی ہے

(۲) اثباتِ نبوت، بعض انبیاء علیہم السلام کے قصص

(۳) قیامت کے مباحث جس میں جزاء وسزاء کے ذکر کے ساتھ قیامت کے منکرین کے بعض شبہات کا جواب بھی ہے۔

سورۃ مریم کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۳تا۵،اور۸،اور۱۲)

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام دعا فرماتے ہیں: پروردگار میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن مجھے نیک اولاد عطا فرما جو یعقوب کی وارث بن سکے۔ان کی دعا قبول ہوئی اور بڑھاپے میں اولاد کی نعمت ملی۔اور اس بچے کا نام یحییٰ تجویز کیا گیا۔(آیت نمبر۸) جنہیں اللہ نے نبوت سے بھی نوازا۔

مضمون(آیت نمبر:۲۲تا۳۰)

۵۔ حضرت مریم علیہ السلام کے ہاں جب بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو قوم نے الزامات کی بوچھاڑ کر ڈالی۔حضرت مریم علیہ السلام نے کہا کہ اس بچے سے ہی پوچھ لو۔بچہ بول پڑا: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے نبوت عطا کی ہے اور کتاب عنایت فرمائی۔

مضمون(آیت نمبر:۴۱تا۴۷)

۶۔ انہیں ابراہیم علیہ السلام کا حال بھی سنا دو۔جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان آپ کیوں ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ سن سکتی ہوں نہ دیکھ سکتی ہوں اور نہ کسی کے کام آسکتی ہیں۔اے ابا جان میرے پاس ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں۔میری بات مان لیں تو میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں گا۔شیطان کا ساتھی بن کر اللہ کے عذاب کا مستحق نہ بنیں۔ باپ نے جواب دیا کہ اگر تو نے میرے دین اور خداؤں کو چھوڑ دیا اور اپنی روش سے باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا۔بس تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے الگ ہو جا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام

سلام کہتے ہوئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۸، ۵۹)

۷۔ تمام انبیاء علیہم السلام اولادِ آدم ہیں۔ انہیں ہم نے راہِ راست دکھائی تھی۔ جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں لیکن بعد میں آنے والی اولاد برے جانشین ثابت ہوئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کردیا اور خواہشاتِ نفس کے پیرو بن گئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۸، اور ۷۱، اور ۷۵)

۸۔ تیرے رب کی قسم ہر سرکش کو گھٹنوں کے بل گرا کر جہنم میں جھونک دیں گے، تم میں سے ہر ایک کا گزر جہنم کے اوپر سے ہوگا، یہ تو طے شدہ بات ہے۔ قیامت کے وقت سب معلوم ہوجائے گا کہ کس کا حال برا ہے اور کس کا جتھا کمزور ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۵، ۹۶)

۹۔ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیئے عنقریب رحمٰن ان کے دلوں میں محبت پیدا کردے گا۔ کائنات میں جو بھی ہیں سب بندوں کی حیثیت سے فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔

سورة طٰه کا (اجمالی خلاصه)

رسالت، وحی، توحید۔ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے توحید ورسالت دونوں کی تقریر اور موسیٰ علیہ السلام کی رسالت سے محمد ﷺ کی رسالت کی توضیح ہے۔ پھر وحی کی تصدیق کرنے والے کی جزاء اور تکذیب کرنے والے کی سزاء کے ذکر ساتھ قیامت کے احوال کی تفصیل، رسول اللہ ﷺ کی تسلی۔

سورة طٰه کا (تفصیلی خلاصه)

مضمون (آیت نمبر: ۲، ۳، اور ۲۲، ۲۳)

۱۰۔ یہ قرآن کریم ہم نے اس لئے نازل نہیں کیا کہ ایمان نہ لانے والوں کے سلسلے میں آپ پریشان رہیں۔ یہ تو خدا پرست لوگوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ موسیٰ کو تو ہم نے بہت سے معجزات عطا کیئے تھے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۴ تا ۲۸، اور ۵۴)

۱۱۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کہا کہ فرعون کو دعوت دینے جائیں، وہ

سرکش ہوگیا ہے لیکن دعوت نرمی کے ساتھ دینا۔تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ پروردگار میرا سینہ کھول دے، میرا کام آسان کردے، میری زبان کی گرہ سلجھادے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں عقلمند لوگوں کے لئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۵، اور ۷۰ تا ۷۳)

۱۲۔ اس زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا۔ جب جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں شکست کھا گئے تو وہ فوراً ایمان لے آئے جب فرعون نے سخت سزا کی دھمکی دی تو انہوں نے یہ ایمان افروز جواب دیا کہ تو جو کچھ کرنا چاہے کرلے۔تو زیادہ سے زیادہ دنیا کی زندگی کا خاتمہ ہی کرسکتا ہے۔اب تو ہم اپنے رب پر ایمان لاچکے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۵)

۱۳۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر گئے تو قوم آزمائش میں پڑگئی۔سامری نے انہیں بچھڑے کی عبادت میں لگادیا اور گمراہ کردیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۷، اور ۱۰۰)

۱۴۔ سامری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تیری سزا یہی ہے کہ زندگی بھر کے لئے اچھوت بن جائے گا اور دور ہی سے لوگوں کو کہے گا کہ مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ (آیت نمبر ۹۷) قیامت کے دن اس جرم کا بوجھ بڑا تکلیف دہ ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۵، ۱۰۶، اور ۱۱۱، ۱۱۲)

۱۵۔ یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن یہ پہاڑ کہاں چلے جائیں گے؟ آپ بتائیں کہ میرا رب انہیں دھول بنا کر اڑادے گا۔زمین بالکل ہموار ہوجائے گی۔لوگوں کے سر اس کے سامنے جھک جائیں گے ایمان والوں کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔البتہ ظالم نامراد ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲۴ تا ۱۲۶، اور ۱۲۸)

۱۶۔ جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا اس کے لئے کبھی دنیا میں بھی چین اور سکون نہیں ہوگا اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے اور کہا جائے گا کہ جس طرح تو نے دنیا میں ہمیں بھلا دیا تھا آج تجھے بھی بھلایا جارہا ہے۔عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لئے عبرت ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳۱، ۱۳۲)

۱۷۔ اے محمدؐ! آپ صبر سے کام لیں، اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتے رہیں۔دنیا کی

شان وشوکت تو آزمائش کا سامان ہے۔ اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کی تلقین کریں۔ ہم آپ سے رزق نہیں چاہتے بلکہ ہم آپ کو رزق دے رہے ہیں۔

سترھواں پارہ

مضمون (آیت نمبر: ۱، ۲، اور ۵، اور ۱۰)

۱۔ لوگوں کے حساب کا وقت قریب آچکا ہے اور وہ ابھی تک غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب بھی نصیحت کی بات کی جاتی ہے اسے سنجیدگی سے نہیں لیتے بلکہ کھیل اور مذاق کے طور پر سنتے ہیں۔ کبھی یہ منکرینِ حق کہتے ہیں کہ یہ پراگندہ خواب ہیں، کلامِ الٰہی نہیں ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے۔ کیا یہ لوگ اتنی عقل بھی نہیں رکھتے؟

مضمون (آیت نمبر: ۱۶، اور ۱۸ تا ۲۰، اور ۲۲)

۲۔ یہ زمین وآسمان ہم نے محض کوئی کھیل کے طور پر نہیں بنائے کہ اس کا کوئی سنجیدہ مقصد نہ ہو۔ ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے۔ اس کے مقرب فرشتے اس کی بندگی سے نہ تھکتے ہیں اور نہ ہی سرتابی کرتے ہیں وہ ہر وقت تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر اس زمین وآسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا بھی خدا ہوتے تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۴، ۳۵، اور ۳۷)

۳۔ اے نبی! ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو دائمی زندگی نہیں دی۔ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہم اچھے اور بُرے حالات آزمائش کے لئے لاتے ہیں (آیت نمبر ۳۴، ۳۵) لیکن انسان جلد باز ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۶، ۴۷)

۴۔ اگر تیرے رب کا عذاب ذرا سا انہیں چھو جائے تو فوراً چیخ اٹھیں کہ ہائے ہماری کم بختی! ہم تو قصور وار تھے۔ قیامت کے دن ہم ٹھیک ٹھیک وزن کرکے بتادیں گے۔ جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی اچھا یا برا عمل ہوگا وہ سب سامنے آجائے گا۔

چودھویں تراویح

مضمون (آیت نمبر: ۵۲، اور ۵۷، ۵۸، اور ۶۲، ۶۳، اور ۶۵ تا ۶۹)

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم سے پوچھا کہ یہ مورتیاں اور

بت کیسے ہیں جن کو تم پوجتے ہو۔قوم کی غیر موجودگی میں بڑے بت کو چھوڑ کر سب توڑ دیا۔جب قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے انہیں کیوں توڑا تو انہوں نے لاجواب کرنے کے لیے جواب دیا کہ بڑے بت نے یہ کام کیا ہے۔یہ سن کر شرم کے مارے لوگوں نے سر جھکا لئے اور کہا کہ یہ کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ تو باتیں نہیں کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ہو کہ جو باتیں نہیں کرتے وہ معبود کیسے؟ تو پھر ان کی بندگی کیوں کرتے ہو؟ قوم نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔جب آگ میں ڈالا تو ہم نے آگ سے کہا کہ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی بن جا۔ہم نے ان کی ہر چال ناکام بنادی۔

مضمون(آیت نمبر:۷۹،اور۸۱)

۶۔ داؤد علیہ السلام کو ہم نے علم و نبوت عطا کی۔ان کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی اللہ کی حمد وثناء کرتے تھے۔ہواؤں کو ان کے تابع کر دیا تھا۔

مضمون(آیت نمبر:۸۷،۸۸)

حضرت یونس علیہ السلام جب اپنا وطن چھوڑ کر چلے گئے اور سمندر میں انہیں مچھلی نے نگل لیا تو مچھلی کے پیٹ میں اللہ سے دعا کی لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور مصیبتوں سے نجات دی۔

مضمون(آیت نمبر:۹۴،اور۹۷تا۹۹،اور۱۰۴)

۷۔ جو نیک عمل کرے گا اس کے کام کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اسے لکھا جا رہا ہے لیکن انکار کرنے والوں کے ساتھ کیے گئے وعدے کا وقت بھی قریب ہے پھر تم اور تمہارے خدا دونوں جہنم کا ایندھن بنو گے۔اگر واقعتاً یہ خدا ہوتے تو کبھی جہنم میں نہ جاتے،اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔

سورة الحج کا(اجمالی خلاصہ)

توحید۔یوم قیامت وجہنم کا ذکر،اور اس کے متعلق شبہات کا جگہ جگہ جواب اور نبوت کے متعلق مدد کا وعدہ اور جہاد کی اجازت اور اسکے متعلق جھگڑنے والوں کی مذمت خواہ وہ جھگڑا قولی ہو یا فعلی جیسے حج،عمرہ سے روکنا جس کے ضمن میں احکامِ حج مذکور ہیں۔

سورۃ الحج کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۱،۲،اور۵)

۸۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑا ہی ہولناک ہے کہ جس دن دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہوجائے گی۔لوگ مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔ پیدائش کے مختلف مراحل، جوانی اور بڑھاپے میں غور کرو اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۱۱،اور۱۶)

۹۔ کچھ لوگ کنارے پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر فائدہ ہوا تو مطمئن ہوگئے اور مصیبت آگئی تو الٹے پاؤں پھر جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔ (خسر الدنیا و الاخرۃ) اصل ناکامی اور خسارہ یہی ہے۔جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۲۳،۲٤)

۱۰۔ نیک اعمال کرنے والوں کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔اہلِ جنت کا لباس ریشم کا ہوگا اور چیزیں سونے اور موتیوں سے آراستہ ہوں گی کیونکہ ان لوگوں کو اللہ کی رضا اور پاکیزہ بات کی توفیق مل گئی تھی۔

مضمون (آیت نمبر:۲۶،۲۷،اور۳۲)

۱۱۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو انہیں ہدایت کی گئی کہ اس گھر کو قیام، رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھنا۔اور حج کا اعلان کردیں کہ ہر دور اور نزدیک سے لوگ اس کا طواف کرنے کے لیے آئیں۔ جو اللہ کے قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے گا تو یقیناً اس کا دل پاک ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر:۳٤،۳۵،اور۳۷)

۱۲۔ ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کا قاعدہ مقرر کیا ہے۔اے نبی! آپ عاجزی اور انکساری کرنے والوں کو بشارت دیں۔اللہ کی کبریائی سن کر جن کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں اور راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں، اصل چیز جو خدا کے حضور پیش ہوگی وہ جانوروں کا گوشت اور خون نہیں ہے بلکہ تمہارا تقویٰ، خدا پرستی ہے اور دل کا اخلاص ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۳۹تا۴۱،اور۴۵،۴۶)

۱۳۔ مظلوم مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی جا رہی ہے، اگر ایسا نہ ہوتو عبادت گاہیں اور مساجد مسمار کر ڈالی جائیں۔ اہلِ ایمان تو وہ لوگ ہیں کہ جنہیں ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے، لیکن خطا کاروں کو تو ہم نے تباہ کیا ہے۔ ان منکرینِ حق کی آنکھیں اندھی نہیں ہیں بلکہ ان کے دل اندھے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۵۵)

۱۴۔ یہ لوگ تو اس وقت تک شک ہی میں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت کی گھڑی اچانک آ جائے۔ یا سخت عذاب نازل کر دیا جائے۔

مضمون(آیت نمبر:۵۸)

۱۵۔ جنہوں نے ہجرت کی اور شہادت کا مقام حاصل کیا ان کے لئے اللہ کے ہاں بہترین ٹھکانہ ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۶۵،اور۶۷)

۱۶۔ کشتی کو اسی نے ایک ضابطے کا پابند بنایا کہ وہ سمندروں میں چلتی ہے۔ ہر امت کے لئے ایک طریقہ عبادت کا مقرر کیا گیا ہے جس کی وہ پیروی کرتے ہیں۔ انہیں آپ سے الجھنا نہیں چاہئے۔

مضمون(آیت نمبر:۷۳،۷۴،اور۷۸)

۱۷۔ شک کرنے والوں کی ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو! تم جن خداؤں کو پکارتے وہ سب مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھینتی ہے تو اسے چھڑا نہیں سکتے۔ مدد مانگنے والے بھی کمزور ہیں اور جن سے مدد مانگی جا رہی ہے وہ بھی کمزور ہیں اور بے بس ہیں۔ وہ جنہوں نے اللہ کی ہستی کو نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا۔ اور اللہ نے تمہارا نام پہلے بھی مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی، اس لئے تم اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ بہترین مددگار ہے۔

اٹھارواں پارہ

سورۃ المؤمنون کا(اجمالی خلاصہ)

فضیلت عبادت، بیانِ اثارِ قدرتِ الٰہیہ جو انعام و توحید دونوں پر اہل تحقیق نبوت معہ دفعِ شبہات جو اسکے متعلق تھے، شناعت و فظاعتِ حالِ کفار، ان میں سے اکثر کی تقویت کے لئے

حکایت بعض قصص، بعض مکارم اخلاق واعمال کی تعلیم۔

سورۃ المؤمنون کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۵،اور۸تا۱۰،اور۱۸،تا۲۲)

۱۔ ایسے مومن کامیاب ہیں جو اپنی نماز میں عاجزی وانکساری کرتے ہیں، بے ہودہ کاموں سے دور رہتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، جو اپنی عصمت کو محفوظ رکھتے ہیں اور اپنی امانتوں کا پاس رکھتے ہیں۔ یہ جنت الفردوس کے وارث ہیں۔اے انسان ہم نے تمہیں زندگی کے وسائل عطا کئے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اس سے محروم بھی کر سکتے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۲۳تا۲۹)

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا واقعہ تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے کہ انہیں کس طرح غرق کیا گیا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۳۵،۳۶،اور۳۹)

۳۔ قوم ثمود کو جب دعوت دی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہ نبی تمہیں اطلاع دیتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے تو دوبارہ قبروں سے نکالا جائے گا، یہ بات تو عقل سے بہت بعید ہے۔ نبی نے دعا کی کہ اے پروردگار انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے، ان کے مقابلے میں میری نصرت فرما۔

مضمون(آیت نمبر:۵۲،۵۳،اور۷۲)

۴۔ آغاز میں سب لوگ ایک ہی امت تھے اور انبیاء کی جماعت بھی ایک ہی امت ہے مگر بعد میں لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہر گروہ اپنے دین میں مگن ہے۔اے نبی! کیا آپ ان سے کچھ مانگ رہے ہیں کہ یہ ہٹ دھرمی دکھا رہے ہیں۔آپ کے لئے آپ کے رب کا دیا ہوا بہتر ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۸۰،اور۸۱،اور۸۸،۸۹)

۵۔ زندگی اور موت اور گردشِ لیل ونہار اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے لیکن کچھ نادان سمجھتے ہیں کہ یہ فرسودہ افسانے ہیں۔ان سے پوچھیں کہ ہر چیز پر اقتدار کس ذات کا ہے۔تو جواب دیتے ہیں کہ اللہ کا۔آپ پوچھئے کہ کہاں سے تمہیں دھوکہ لگتا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۹۶،۹۷،اور۱۰۵تا۱۰۸)

۶۔ اے نبی! برائی اور شر کو روکنے کے لئے بہتر طریقہ اختیار کریں اور شیطانی

اکساہٹ سے پناہ مانگتے رہا کریں۔ جب منکرینِ حق سے جہنم میں پوچھا جائے گا کہ کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ تو یہ جواب دیں گے کہ ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی، واقعی ہم گمراہ تھے۔ پھر کہیں گے کہ اے پروردگار ایک مرتبہ نکال دے۔ جواب ملے گا دور ہو جاؤ اور مجھ سے بات بھی نہ کرو۔

سورۃ نور کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں بعض احکام کی تفصیل مذکور ہے اور تقریباً سب احکام عفت کے متعلق ہیں۔ یہ سلسلہ نصف سورت تک ہے اور بقیہ نصف سورت میں توحید کے دلائل، احکام کی اطاعت اور فرمانبرداروں کے خصائل اور نافرمانوں کے عیوب مذکور ہیں۔

سورۃ نور کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲تا۴، اور ۶،۷)

۷۔ زانی مرد اور زانی عورت کی سزا سو کوڑے ہیں، اس میں کوئی رعایت نہیں کی جائے اور بوقتِ سزا ایک گروہ موجود رہے۔ زانیہ اور مشرکہ سے مومن مرد کو اور زانی و مشرک سے مومن عورت کو نکاح نہیں کرنا چاہئے۔ جو پاک دامن عورت پر تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کر سکے اس کو اسّی کوڑے لگاؤ۔ اگر شوہر بیوی پر تہمت لگائے اور گواہ نہ ہوں تو چار مرتبہ قسم اٹھائے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۶، اور ۱۹)

۸۔ حضرت عائشہ ؓ پر منافقین کی تہمت کا جواب ہے کہ یہ تہمت سنتے ہی فوراً کہہ دینا چاہئے تھا کہ سبحان اللہ یہ تو ایک بہت بڑا بہتان ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمان معاشرے میں بے حیائی، اور گندی باتیں پھیلائیں ان کے لئے اللہ کے ہاں دردناک سزا تیار ہے۔

پندرھویں تراویح

مضمون (آیت نمبر: ۲۳، ۲۴، اور ۲۶)

۹۔ جو لوگ پاک دامن اور شریف عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کر دی گئی ہے۔ انہیں اس دن کو بھولنا نہیں چاہئے جس دن ان کی اپنی زبانیں اور ہاتھ پاؤں ان کے خلاف گواہ بن جائیں گے۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷، ۲۸، اور ۳۰، ۳۱)

۱۰۔ اے ایمان والو! اسلام اور اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں تمہیں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس ہو جاؤ تو واپس ہو جایا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ اے نبی! مومن مردوں سے کہیں کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور مومن عورتوں کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیوں کے آنچل ڈالیں۔ ہاں شوہر، باپ اور دیگر محرم رشتہ داروں کے سامنے بناؤ کر سکتی ہیں اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ ان کی زینت کا علم لوگوں کو ہو جائے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۶ تا ۳۹)

۱۱۔ حقیقی مومن تو وہ لوگ ہیں جو صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے، نماز قائم کرنے سے، زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس میں دل الٹنے اور آنکھیں پتھرانے کی نوبت آجائے گی۔ اللہ ان کے بہتر اعمال کی جزا دے گا۔ کفار کے اعمال تو اس چٹیل میدان کی طرح ہیں جس میں چمکتی ریت کو پیاسا دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب قریب آتا ہے تو کچھ نہیں ہوتا۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۱، ۴۲)

۱۲۔ پرندے پر پھیلائے ہوئے اس کی تعریف کرتے ہیں۔ زمین وآسمان کی بادشاہت اس کی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۱، اور ۵۵)

۱۳۔ اہلِ ایمان کو جب اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی طرف بلایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے۔ اب اطاعت کریں گے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان کے بعد نیک عمل کرے گا اسے زمین میں اپنا نائب بنائیں گے۔ جس طرح کہ سابقہ لوگوں کو بنایا تھا اس طرح ان کے دین کو مضبوط بنیاد پر قائم کریں گے اور انہیں امن وسکون کی زندگی دیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۹، ۶۰)

۱۴۔ جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں اجازت لے کر آنا چاہئے۔ اللہ اس کی حکمت سے خوب باخبر ہے۔ بوڑھی خواتین اگر اپنی چادر اتار بھی دیں تو اجازت ہے مگر

حیاداری ان کے حق میں بھی بہتر ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۶۳)

۱۵۔ مسلمانو! رسول اکرم ﷺ کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح تم ایک دوسرے کو بلند آواز سے بلاتے ہو۔ تمہیں رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی سے ڈرنا چاہیئے کہ کہیں کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔

سورۃ الفرقان کا(اجمالی خلاصہ)

توحید کا اثبات، مشرکین کی مذمت، رسالت کا اثبات، رسالت کے متعلق شبہات کا جواب ، قیامت کا بیان اور اس کی تفصیل میں مصدقین و مکذبین کی جزا و سزا، بعض قصص۔ توحید و رسالت کے انکار کی مذمت۔

سورۃ الفرقان کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۷تا۹)

۱۶۔ یہ مشرکین کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، اس کے ساتھ ڈرانے کے لئے کوئی فرشتہ کیوں نہیں ہے یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا۔ دیکھیں کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۱۷،۱۸)

۱۷۔ جس دن اللہ تعالیٰ عدالت میں حاضر ہوں گے تو مشرکوں کے خود ساختہ خداؤں کو بھی بلا کر پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہوئے تھے۔ تو وہ عرض کریں گے کہ ہماری کیا مجال لیکن اے پروردگار تو نے ان کو خوب دولت دی تھی، یہ تجھے فراموش کر چکے تھے۔ پھر تم اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔

انیسواں پارہ

مضمون(آیت نمبر:۲۶تا۳۱)

۱۔ قیامت کے دن حقیقی بادشاہت صرف اللہ کی ہوگی وہ دن سرکش اور منکرِ حق کے لئے بڑا سخت ثابت ہوگا۔ ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کہ کاش میں نے رسول کی اطاعت کی ہوتی، کاش میں نے فلاں گمراہ کو دوست نہ بنایا ہوتا شیطان تو بڑا ہی بے وفا ہے۔ اللہ کا رسول مدعی بن کر اس کی عدالت میں کہے گا کہ پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ کر نشانہ

تضحیک بنایا تھا۔اس وقت اللہ کے عذاب سے بچانے والا کون ہوگا۔

مضمون(آیت نمبر:۴۱تا۴۴)

۲۔ اے نبی! یہ مشرکین آپ کو دیکھ کر آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں، کہتے ہیں کہ کیا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے اپنا رسول بنایا ہے۔اگر ہمیں اپنے خداؤں پر مضبوط عقیدہ نہ ہوتا تو یہ شخص ہمیں بہکا چکا ہوتا، اچھا وہ وقت دور نہیں جب یہ حقیقت بھی واضح ہو جائے گی کہ کون گمراہ تھا۔کیا آپ نے کبھی اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا خدا بنالیا ہو، کیا آپ ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہیں۔یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۴۵تا۴۸،اور۵۳)

۳۔ سورج کا طلوع، غروب، سائے کا گھٹنا، بڑھنا، بادلوں کا برسنا۔یہ سارا حکیمانہ نظام اللہ کا قائم کردہ ہے، اندھی فطرت کے ہاتھوں خود بخود قائم نہیں ہوا ہے۔اللہ نے ہی تو سمندروں کو ملا رکھا ہے، ایک لذیذ و شیریں دوسرا تلخ و شور۔دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جو انہیں ملنے سے روکے ہوئے ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۶۳تا۶۸،اور۷۲تا۷۵)

۴۔ رحمٰن کے حقیقی بندے تو وہ ہیں جو زمین پر تکبر سے نہیں بلکہ نرم چال چلتے ہیں، جاہل سے واسطہ پڑ جائے تو سلام کر کے گزر جاتے ہیں الجھتے نہیں۔جن کی راتیں اللہ کے حضور سجدہ اور قیام میں گزرتی ہیں جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا کرتے ہیں، نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل و شرک، قتلِ ناحق اور زنا جیسے گناہ سے دور رہتے ہیں، جھوٹی گواہی نہیں دیتے ۔جب ان کے سامنے آیات پڑھی جائیں تو اندھے بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔یعنی اس کا گہرا اثر قبول کرتے ہیں۔دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہماری بیویوں اور بچوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے ہمیں نیک اور لوگوں کا امام اور رہنما بنا۔یہ لوگ اپنے صبر کا پھل جنت میں پائیں گے۔

سورۃ الشعراء کا(اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں قرآن و رسالت کی حقانیت وصدق اور اسکے متعلق مضامین کا ذکر ہے اور انکے منکرین کو ملامت اور ڈانٹ ہے اور عبرت کیلئے بعض دلائلِ توحید کے اثبات کیلئے مذکور ہیں اور سورت کے درمیان میں اللہ کے احکام کی اور رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کے بعض قصص مذکور ہیں۔

سورۃ الشعراء کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۳،۴)

۵۔ اے محمد! اگر یہ کفار ایمان نہیں لاتے تو کیا آپ اس غم میں اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اگر ہم چاہتے تو ایسی نشانیاں بھی اتار سکتے تھے کہ سرکشوں کی گردنیں جھک جاتیں لیکن یہ اللہ کو مطلوب نہیں۔

۶۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کہا کہ فرعون اور اس کی قوم کو اللہ کے عذاب سے خبردار کریں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میرا سینہ گھٹتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی تو اللہ نے فرمایا کہ تم اور ہارون دونوں جاؤ اور کسی قسم کا خوف نہ کرو اور فرعون کو کہو کہ بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے نکال کر ہمارے ساتھ بھیج دو۔ جب دعوت دی گئی تو فرعون نے جواب دیا کہ کیا تمہیں ہم نے بچپنے میں نہیں پالا تھا؟ تم تو بڑے احسان فراموش ہو۔ اگر تم نے میرے سوا کسی کو خدا بنایا تو قید خانے میں ڈال دوں گا۔

مضمون(آیت نمبر:۳۴،اور۴۱،۴۲،اور۴۵تا۴۹)

۷۔ فرعون نے درباریوں سے کہا کہ یہ تو ماہر جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ جب مقابلہ کے لئے جادوگر بلائے گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ ہمیں کیا انعام ملے گا اگر ہم غالب آگئے۔ فرعون نے کہا کہ تم میرے مقربین میں شامل ہو جاؤ گے۔ جب جادوگر شکست کھا گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو فرعون نے سزا کی دھمکی دی۔

مضمون(آیت نمبر:۵۲،اور۶۰،اور۶۶،۶۷)

۸۔ موسیٰ کو ہم نے وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ۔ فرعون اس کا پیچھا کرتا ہوا اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ دریا میں غرق ہو گیا۔ غور کیجئے خدائی طاقت سے لڑنے والوں کا کیسا عبرتناک انجام ہوتا ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۶۹تا۸۲)

۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ میرا رب تو وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور پھر میری رہنمائی بھی وہی فرماتا ہے اور جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ جو مجھے موت دے گا اور دوبارہ زندگی بخشے گا اور مجھے کبھی اس دن کو رسوا نہیں کرے گا جب تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰۵ تا ۱۲۲)

۱۰۔ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ جو تفصیلاً گذر چکا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲۳ تا ۱۳۶)

۱۱۔ حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی اور فرمایا کہ میں تم سے کسی اجرت یا معاوضہ کا مطالبہ نہیں کرتا۔ تم تو ایسی مستحکم اور بلند و بالا عمارتیں تعمیر کرتے ہو کہ گویا تمہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے اور طاقت کے نشہ میں دوسروں پر ظلم ڈھاتے ہو۔ قوم نے جواب دیا کہ آپ کا نصیحت کرنا اور نہ کرنا ہمارے لئے برابر ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۱۴، ۲۱۵، اور ۲۱۸، ۲۱۹، اور ۱۹۲ تا ۱۹۴، اور ۲۲۴ تا ۲۲۷)

۱۵۔ اے نبی! اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو اللہ کی ناراضگی سے ڈرائیں۔ اور اہلِ ایمان سے نرم رویہ اختیار کریں اللہ کی نگاہ ہر وقت آپ پر ہوتی ہے، سجدہ گذار لوگوں میں آپ کی نقل و حرکت پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہے آپ اسے پہنچائیں۔ رہے شعراء تو ان کے پیچھے تو گمراہ لوگ چلتے ہیں اور وہ تو ہر وادی میں بھٹکتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں، ہاں اہلِ ایمان اس سے مستثناء ہیں۔

سولھویں تراویح

سورۃ النمل کا (اجمالی خلاصہ)

اثباتِ وحی و رسالت جس سے سورت شروع ہوئی ہے اسی کی مناسبت سے بعض قصصِ انبیاء علیہم السلام کے مذکور ہوئے ہیں۔ توحید، اثبات معاد و جزاء و سزاء اور درمیان میں بعض اور مضامین اسی کی مناسبت سے آگئے ہیں۔

سورۃ النمل کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۶ تا ۳۱)

۱۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے جانشین حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کیا کہ لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہر چیز عنایت کی گئی ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کا فضل ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ انسانوں، جنوں اور پرندوں کے لشکر جمع ہوئے اور دوران سفر چیونٹیوں کی وادی سے گذر ہوا۔ تو

ایک چیونٹی نے کہا کہ اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی بات سمجھ کر مسکرائے اور اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ ایک مرتبہ ہد ہد پرندہ نے قوم سباء کی حالت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے رکھی اور کہا کہ قومِ سبا اللہ کے بجائے سورج کی پجاری ہے۔ تحقیق کے بعد ملکہ کو خط لکھا اور اسلام کی دعوت دی۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۲تا۳۵،اور ۴۲تا۴۴)

۱۸۔ خط سنا کر ملکہ نے کہا کہ اے سردارانِ قوم اس معاملہ میں مشورہ دو۔ سرداروں نے کہا کہ ہم اسلام نہیں لائیں گے بلکہ لڑیں گے ہم طاقتور لوگ ہیں لیکن ملکہ نے کہا کہ بادشاہ جب کسی ملک میں گھس جاتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۱،۵۲)

۱۹۔ دیکھو سرکش قوموں کی چالیں ہم کس طرح ناکام بناتے ہیں۔ بہت سی قومیں اپنی سرکشی کی وجہ سے تباہ ہوئیں۔ یہ ان کے گھر ہیں جو خالی پڑے ہوئے ہیں اس میں نشانی و عبرت ہے صاحبِ علم اور عقل لوگوں کے لئے۔

بیسواں پارہ

مضمون (آیت نمبر: ٦٢تا٦٤)

۱۔ بھلا اللہ کے سوا کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہو اور اس کی تکلیف رفع کرتا ہو جب اسے پکارا جائے۔ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور خدا بھی ہے جو یہ کام کر سکے۔ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے اور تمہیں رزق فراہم کرتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا اور بھی خدا ہیں جو یہ کام کر سکتے ہوں بلکہ کون ہے جو پیدا کرتا ہے اور موت دیتا ہے کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور خدا ہے؟

مضمون (آیت نمبر: ٦٧،٦٨،اور ۷۰،اور ۷۹)

۲۔ آخرت سے بے خوفی نے انہیں غیر ذمہ دار اور غیر سنجیدہ بنا دیا ہے، اے نبی! آپ ان کے رویہ پر کبیدہ خاطر نہ ہوں تمہاری پشت پر خدا کی طاقت ہے یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۸،اور ۹۱،۹۲)

۳۔ آج تم ان پہاڑوں کو دیکھتے ہو کہ جمے ہوئے ہیں مگر قیامت کے دن یہ بادلوں

کی طرح اتر رہے ہوں گے۔ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کا وفادار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں۔ جو ہدایت اختیار کرے گا اس کا اپنا فائدہ ہے اور جو گمراہ ہے اسے صرف خبردار کرنا میرا کام ہے۔

سورۃ القصص کا (اجمالی خلاصہ)

اول حقیقتِ قرآن بقصہ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ اور قارون کے ساتھ مذکور ہے رسالتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات۔ رسالت کی تصدیق کرنے والوں کی مدح اور رسالت کی تکذیب کرنے والوں کی مذمت قیامت کا مضمون اور اس کے ساتھ مشرک کی مذمت اور توحید کے دلائل۔

سورۃ القصص کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۴،۵)

۴۔ حقیقت یہ ہے کہ فرعون نے بندگی چھوڑ کر خدائی کا روپ اختیار کرلیا تھا۔ بالادست بن کر بیٹھا تھا۔ باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا اور انہیں ذلیل کرتا تھا۔ لوگوں کو قتل کر دیتا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا ہم نے ان کمزور لوگوں پر احسان کیا اور فرعون کی غلامی سے نجات دی۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵ تا ۲۱)

۵۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے غیر دانستہ طور پر ایک شخص کا قتل ہوگیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ ہوگئے تو ایک شخص دوڑتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور بولا موسیٰ فرعون کے دربار میں آپ کے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور دعا کی کہ پروردگار مجھے ظالموں سے بچا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۲ تا ۳۲، اور ۳۶ تا ۳۸)

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کا رخ کیا اور وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں ۸ یا ۱۰ سال گزارے۔

۷۔ مدین سے واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا منصب عطا کیا گیا اور معجزات دیئے گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دعوت دی تو اس نے ہامان سے (جو اس کا وزیر تھا) کہا کہ اے ہامان! اینٹیں پکوا کر میرے لئے ایک اونچی عمارت بنوا دو شاید اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں۔ لیکن کتنی بلند عمارت تعمیر کرتا۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۰، ۵۱)

۸۔ حق کا انکار کرنے والے تو صرف اپنی خواہشات کے بندے ہیں۔اس شخص سے بڑھ کر کون بڑا گمراہ ہوسکتا ہے جو خدائی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کے پیچھے چلے۔ اور ہم بار بار اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ لوگ غفلت سے بیدار ہوں۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۶، اور ۵۸، اور ۵۹)

۹۔ اے نبی! تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔اللہ کی سنت ہے کہ جب کسی قوم میں رسول ہو اس وقت تک عذاب نہیں آتا۔اور وہ صرف ظالم قوموں کو ہلاک کرتا ہے۔ان قوموں کو بھی تباہ کیا گیا جن کے لوگ اپنی معیشت پر اترا گئے تھے،خوشحالی میں بدمست تھے۔پھر کیا ان کو یہ چیز تباہی سے بچا سکی۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۳)

۱۰۔ جن لوگوں نے دنیا میں دوسروں کو گمراہ کیا ہوگا وہ قیامت میں اللہ کی عدالت میں جب حاضر ہوں گے تو کہیں گے کہ پروردگار ہم نے ان لوگوں کو تو گمراہ کیا مگر ہم خود بھی گمراہ تھے۔لیکن ہم نے کبھی انہیں گمراہی پر مجبور نہیں کیا، اپنی مرضی سے انہوں نے ہماری پیروی کی۔ اس لئے ہم ان کے فعل سے بری الذمہ ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۶ تا ۸۲)

۱۱۔ قارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک شخص تھا اپنی قوم سے باغی ہو گیا تھا، ہم نے اسے اس قدر خزانے دے رکھے تھے کہ ان کی کنجیاں طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی۔قوم نے کہا دولت کے گھمنڈ میں اللہ کو بھول کر زمین میں ظلم وستم نہ ڈھا۔تو اس نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ میری اپنی قابلیت اور علم کی وجہ سے ملا ہے۔احسان کے طور پر کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ایک مرتبہ لوگوں کے سامنے بڑی شان وشوکت سے نکلا، دنیا پرست کہنے لگے کہ کاش ہمیں بھی قارون جیسا خزانہ حاصل ہوتا، یہ تو بڑا خوش نصیب ہے۔ایمان والوں نے کہا افسوس ہے تم پر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر ہے۔آخر کار ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔نہ تو وہ خود اپنی مدد کر سکا اور نہ کوئی دوسرا اس کی مدد کے لئے آیا۔خدا کی آرزو کرنے والوں نے فوراً توبہ کی اور کہا کہ اگر اللہ کا احسان نہ ہوتا تو ہم بھی زمین میں دھنس جاتے۔افسوس ہم بھول گئے کہ کافر کبھی فلاح اور کامیابی نہیں حاصل کر سکتے۔

مضمون (آیت نمبر: ۸۳)

۱۲۔ جنت کا مقام تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو زمین میں بڑائی نہیں کرتے بلکہ بندگی کرتے ہیں اور خدا نہیں بن بیٹھتے۔ اچھا انجام تو صرف خوفِ خدا اختیار کرنے والے لوگوں کے لئے ہے۔

سورۃ العنکبوت کا (اجمالی خلاصہ)

زیادہ تر دین پر استقامت سے رکاوٹوں کے متعلق احکام۔ ایک رکاوٹ تھی کفار کا مسلمانوں کو ایذاء پہنچانا افعال سے اور اقوال سے۔ دوسری رکاوٹ تھی بعض کفار کا مسلمانوں پر قولی جبر کرنا۔ تیسری رکاوٹ تھی کفار کا مسلمانوں کو اغواء کرنا۔ پھر تسلیہ کیلئے بعض قصص گزشتہ امتوں کے مذکور ہوئے ہیں۔ چوتھی رکاوٹ جو کہ ہجرت سے تھی وہ رزق کی فکر تھی۔ اور ان اصولی مسئلوں کے ساتھ بعض فرعی احکام۔

سورۃ العنکبوت (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲، ۳، اور ۸)

۱۳۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ بس اتنا کلمہ ایمان پڑھ لینے سے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔ آزمائش تو پہلے بھی ہوتی رہی ہے ہم ضرور امتحان و آزمائش کے ذریعے سچوں اور جھوٹوں کو الگ الگ کریں گے۔ ہم نے والدین سے حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے ہاں اگر وہ تجھ سے شرک کا مطالبہ کریں تو ان کی بات نہیں ماننی۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۴ تا ۳۵)

۱۴۔ ۱۵۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے واقعات کا ذکر ہے جس کی وضاحت آ گئی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۹ تا ۴۳)

۱۶۔ قارون، ہامان اور فرعون کو اپنی بڑائی کا بڑا گھمنڈ تھا لیکن اللہ کی گرفت سے اپنے آپ کو بچا نہ سکے۔ ان سب مجرموں کو ہم نے جب پکڑا تو کسی کو زمین میں دھنسا دیا، کسی پر طوفانی ہوا بھیجی اور کسی کو غرق کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی۔ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے خداؤں کو اختیار کر لیا ہے ان کی مثال مکڑی کی طرح ہے۔ جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے۔ اس طرح تمہارے یہ کمزور خدا اور بے بنیاد سہارے تمہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یہ مثالیں اس لئے دی جاتی ہیں کہ

حقیقتِ حال سے باخبر ہوں لیکن سمجھتے وہی ہیں جو علم اور حق و باطل میں تمیز رکھتے ہیں۔

سترھویں تراویح (اکیسواں پارہ)

مضمون (آیت نمبر:۴۵تا۴۷)

۱۔ اے نبی اکرم! آپ قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور نماز قائم کریں۔ نماز درحقیقت بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اللہ کی یاد بجائے خود بہت بڑی چیز ہے۔ اہلِ کتاب سے عمدہ طریقے سے بحث کریں۔ ان میں بعض لوگ ایمان لا رہے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۵۶، ۶۰اور ۶۲)

۲۔ اے میرے بندو میری زمین بڑی وسیع ہے تم میری ہی بندگی کرو۔ کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو بھی رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی دیتا ہے۔ رزق میں فراخ اور تنگی بھی وہی کرتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۶۴، اور ۶۹)

۳۔ دنیا کی زندگی تو محض دل کا بہلاوا ہے، اصل زندگی کا گھر تو آخرت ہے، جو لوگ اخلاص کے ساتھ اس کی رضا کے متلاشی ہیں اور مسلسل کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی بے سہارہ نہیں چھوڑے گا بلکہ ان کی دستگیری اور رہنمائی فرمائی گا۔

سورۃ الروم کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں بعض واقعات کی پیشن گوئی ہے جو کہ مسلمانوں کو خوش کرنے والے ہیں جس میں نبوت پر دلالت ہے۔ کفار کا تعنت وعناد، ان کو کفر و تکذیب پر ملامت وڈانٹ اور اسکی تقویت کیلئے اجمالاً بعض گذشتہ تکذیب کرنے والوں کی بدانجامی۔ قیامت کا اثبات اور اسکے احوال۔ توحید کا اثبات اور اس کے دلائل۔ بعض اہم فرعی اعمال پھر آخر میں ان بلیغ مضامین سے کفار کے متاثر نہ ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ۔

سورۃ الروم کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۸، ۹)

۴۔ کیا یہ کبھی زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور انہوں نے آخرت کا انکار کیا تھا۔ وہ تم سے زیادہ طاقت رکھتے تھے۔ اور انہوں نے زمین کو اتنا آباد کیا کہ کسی اور نے نہیں کیا۔

مضمون (آیت نمبر:۱۹)

۵۔ قیامت کے دن مجرم سخت مایوسی کی حالت میں ہوں گے ان کے بنائے ہوئے جھوٹے خداؤں میں کوئی سفارشی نہیں ہوگا۔ (آیت نمبر۱۲، ۱۳) جس طرح اللہ ہر لحہ بے جان مادے میں زندگی ڈال رہا ہے اسی طرح دوبارہ بھی اٹھا سکتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۲ تا ۲۵)

۶۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں زمین وآسمان کی پیدائش، تمہارے درمیان زبانوں اور رنگوں کا فرق، رات کو سونا اور دن کو اللہ کا عطا کردہ رزق تلاش کرنا ہے اور زمین وآسمان اس کے حکم کے قائم ہیں۔ قیامت کے دن ایک ہی پکار سے اچانک سب زمین سے لوگ نکل کھڑے ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۲، ۳۶، اور ۳۹)

۷۔ اے ایمان والو! تم گمراہ لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی پر خوش ہے۔ اور انسان ویسے بھی کم ظرف واقع ہوا ہے جب اسے کچھ دولت، طاقت یا عزت ملتی ہے تو اس پر پھول جاتا ہے، جب اپنے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو فوراً مایوس اور دل شکستہ ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک سود سے دولت بڑھتی نہیں ہے اور زکوۃ سے دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۱، اور ۵۳)

۸۔ خشکی اور تری میں ہر جگہ فساد برپا ہے اور یہ سب لوگوں کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ (آیت نمبر۴۱) اے نبی! آپ کی نصیحت انہی لوگوں کے لئے مفید ہے جو ان آیات پر ایمان لاکر سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۴)

۹۔ اللہ تعالیٰ نے کمزور حالت میں تمہاری پیدائش کی پھر تمہیں قوت دی۔ قوت دینے کے بعد پھر تمہیں بوڑھا کر دیا۔ انسان اپنی تدبیر سے کسی حالت کو بدل نہیں سکتا۔

سورۃ لقمان کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت کے شروع میں قرآن کی مدح اور اسکی تصدیق کرنے والوں کی مدح اور تکذیب کرنے والوں کی مذمت پھر تکذیب کرنے والوں کی سزاء اور تصدیق کرنے والوں کی جزاء، توحید، بعض فرعی احکام کا بیان۔ مشرکین کی وعید کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ، وعظ کے

انداز میں وعید اور ختم پر علم الغیب کا اللہ کے ساتھ خاص ہونے کا بیان۔

سورۃ لقمان کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۶،۷)

۱۰۔ کچھ لوگ تو ہیں جو حکمت اور ہدایت سے لبریز آیات کو چھوڑ کر فکر و اخلاق کو تباہ کرنے والی بے ہودہ چیزوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور اپنے انجام سے بے خبر ہیں۔ جب آیات پڑھ کر سنائی جائیں تو بہرے بن جاتے ہیں، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔

مضمون (آیت نمبر:۱۳،اور ۱۷ تا ۱۹)

۱۱۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ شرک نہ کرنا، بیٹا نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے اور بدی سے منع کر اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کرنا، زمین میں اکڑ کر نہ چلنا اللہ کو متکبر پسند نہیں، اپنی آواز پست رکھنا کیونکہ سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہوتی ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۳۳،۳۴)

۱۲۔ اے ایمان والو! اپنے رب کے غضب سے بچو۔ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کو فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا باپ کو، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ کوئی چیز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ میں نہ ڈالے۔ قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کس کو موت کہاں آنی ہے۔

سورۃ السجدہ کا (اجمالی خلاصہ)

قرآن کی حقانیت کے اثبات سے رسالت کا اثبات ہے، توحید، قیامت، مسئلہ رسالت کی تائید، تکذیب کرنے والوں کی توبیخ اور انکی بعض باتوں کا جواب ہے۔

سورۃ السجدہ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۱۵،۱۶،اور ۲۰)

۱۵۔ ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں، اللہ کی تعریف کرتے ہیں، تکفیر نہیں کرتے، ان کی پیٹھیں بستر سے الگ رہتی ہیں، خوف اور امید سے اللہ کو پکارتے ہیں۔ منکرینِ حق جب جہنم سے نکلنا چاہیں گے تو پھر انہیں دھکیل دیا جائے گا اور کہا جائے گا چکھو اس عذاب کا مزہ۔

سورۃ الاحزاب کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں جناب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ کی طرف سے مدد اور اللہ کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب وخاص اور سب سے زیادہ عزت والا ہونا اور لوگوں پر آپ ﷺ کی تعظیم کا واجب ہونا اور آپ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کا حرام ہونا بیان کیا گیا ہے باقی مضامین اسی سے متعلق ہیں۔

سورۃ الاحزاب کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۹تا۱۶)

۱۸۔ اے ایمان والو! اس وقت کو یاد کرو جب ہر طرف سے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ایک سخت آندھی بھیجی۔ اور ایسی فوجیں روانہ کیں جو نظر نہیں آتیں تھیں۔ اس وقت دشمن ہر طرف سے تمہارا گھیراؤ تنگ کر چکا تھا، خوف سے تمہارے کلیجے منہ کو آرہے تھے۔ اہلِ ایمان کو سخت آزمائش کا سامنا تھا۔ منافق طرح طرح کے بہانے کرنے لگے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم موت سے بھاگنا چاہتے ہو تو کبھی نہیں بھاگ سکتے۔

اٹھارھویں تراویح (بائیسواں پارہ)

مضمون (آیت نمبر: ۳۲تا۳۴)

۱۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو خطاب کیا جارہا ہے کہ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ جب بات کرو تو پست آواز سے کرو بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔ اپنے گھروں میں سکون سے ٹک کر بیٹھی رہو۔ جاہلیت کی طرح کے زیب و زینت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے بس گھروں میں رہ کر اللہ کو یاد کرتی رہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۰)

۲۔ کسی مومن مرد یا عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کردے تو پھر اسے اپنے اس معاملہ میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۹)

۳۔ اے نبی! ہم نے آپ کو اہلِ ایمان کو خوشخبری دینے والا منکرینِ حق کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم عورتوں سے نکاح کرلو اور اگر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو اس صورت میں ان

عورتوں پر عدت گزارنا ضروری نہیں اس لئے انہیں کچھ مال دے کر اچھے طریقے سے رخصت کردو۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۵،۵۶)

۴۔ نبی اکرم ﷺ کا تم پر احسانِ عظیم ہے کہ اس نے جہالت اور گمراہی سے نکال کر تمہیں ہدایت اور روشنی کا راستہ دکھایا اور شب وروز ان کے حق میں دعا کرو اور درود بھیجو۔ اللہ کے فرشتے بھی ان پر درود بھیجتے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرکے انہیں اذیت پہنچاتے ہیں ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۹، ۶۳، اور ۶۶ تا ۶۸)

۵۔ اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں تا کہ ان سے کوئی تعرض نہ کر سکے۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب آئے گی؟ آپ انہیں بتا دیں کہ اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ جب ان منافقین کو جہنم میں اوندھے منہ گرایا جائے گا تو کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا ہوتا پھر کہیں گے کہ اے پروردگار ہم نے اپنے بڑوں کی اطاعت کی تھی انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا انہیں دوہرا عذاب دے۔ جواب ملے گا کہ سب کے لئے دوہرا عذاب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۲،۷۳)

۶۔ ہم نے اس امانت کو زمین و آسمان کے سامنے پیش کیا تو وہ اٹھانے پر تیار نہیں ہوئے۔ مگر انسان نے اس امانت کا بوجھ اٹھا لیا لیکن یہ انسان اپنے آپ کو غیر ذمہ دار سمجھ کر اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے اور خود اپنی تباہی کا سامان کرکے جہالت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس امانت میں امتحان کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس میں ناکام ہونے والے کو سخت سزا ملے اور کامیاب ہونے والے کو انعام۔

سورۃ سبا کا (اجمالی خلاصہ)

توحید، قیامت کا اثبات، اسکے ساتھ اللہ کی قدرت کے بعض دلائل کا بیان، قرآن کا حق ہونے کا ذکر، داؤد علیہ السلام کا ذکر ترغیب کیلئے پھر ڈرانے کیلئے کفارِ سبا کا ذکر۔ رسالت کا اثبات۔ کفار کے کفر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ اور کفار کی بعض تکلیفوں کا مومنین کیلئے نافع ہونے کا بیان۔

سورۃ سبا کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۷ تا ۹)

۷۔ اللہ کے باغی کہتے ہیں فلاں شخص یعنی نبی ﷺ کے بارے میں جانتے ہو جو کہتا

ہے کہ جب تمہارا جسم ذرہ ذرہ ہو کر منتشر ہو چکا ہوگا تو تم نئے سرے سے پیدا کیے جاؤ گے معلوم نہیں یہ شخص یعنی نبی علیہ اللہ کے نام سے جھوٹ گھڑتا ہے یا اسے جنون لاحق ہے۔ نادانو! عقل تو تمہاری ماری گئی ہے کہ سرپٹ جہنم کی طرف دوڑے جا رہے ہو۔ اگر ہم چاہتے تو انہیں زمین میں دھنسا سکتے تھے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰، اور ۱۴)

۸۔ داؤد علیہ السلام کو ہم نے اپنے انعامات سے نوازا۔ ان کے لئے لوہا نرم کر دیا اور تانبے کے چشمے بہا دیئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کی خبر ایک گھن کے سوا کسی کو نہ ہو سکی جو آپ کی لاٹھی کو کھا رہا تھا جب حضرت سلیمان علیہ السلام گر پڑے تو جنوں پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ ہوتے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۱ تا ۳۳)

۱۰۔ یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن کو نہیں مانتے اور نہ اس سے پہلے کی کسی کتاب کو تسلیم کرتے ہیں۔ کاش ان ظالموں کا حال آپ اس وقت دیکھ لیں جب یہ اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ایک دوسرے پر الزام دھریں گے۔ کمزور لوگ اپنے بڑوں سے اور سرداروں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے، تمہاری مکاریوں نے ہمیں راہِ راست سے روکا۔ ان کے بڑے رہنما انہیں جواب دیں گے کہ یہ جرم تم نے خود کیا ہے ہم نے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا۔ اس وقت یہ پچھتاتے رہ جائیں گے اور کوئی ان کا مددگار نہیں ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۷، اور ۳۹)

۱۱۔ اللہ سے قریب کرنے والی چیز مال و اولاد نہیں بلکہ ایمان اور نیک عمل ہے۔ ہاں وہ مال بھی تقرب کا ذریعہ ہے جو راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔ جو بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اس کا بدلہ اللہ تمہیں دے دیتا ہے اور بڑا ہی رزق دینے والا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۶)

۱۲۔ اے نبی! ان سے کہو کہ میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں، خدا کے لئے تم اکیلے اکیلے اور دو دو مل کر سوچو اور غور کرو۔ کیا حکمت سے لبریز آیات پڑھ کر سنانے والا یہ شخص دیوانہ ہے جیسا کہ تم کہتے ہو۔ کیا تم زبان سے بھی وہی کہتے جو تمہارے دل میں ہے۔

سورۃ فاطر کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت کا زیادہ حصہ توحید کے اثبات و شرک کے باطل کرنے میں ہے اور بعض آیات

میں تسلیہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور بعض آیات میں دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جزاء کا مضمون ہے اور بعض آیات میں اعمال کے منافع ونقصانات، اور بعض آیات میں کفر کی اشاعت اور اس پر وعید مذکور ہے۔

سورۃ فاطر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۲،اور۵،۶)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ اگر رحمت کا دروازہ کھول دے تو دوسری کوئی قوت نہیں جو روک سکے اور اگر اپنی رحمت اور نعمتوں کو روک دے تو دوسری کوئی طاقت نہیں جو اسے کھول سکے۔ لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالے اور کوئی دھوکہ باز تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکہ نہ دینے پائے۔ درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اسے تم بھی دشمن سمجھو۔ وہ اپنے پیروکاروں اور دوستوں کو جہنم کی طرف بلاتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۸،اور۱۰تا۱۲)

۱۴۔ اس شخص کی گمراہی کا کیا ٹھکانہ ہے جو اپنے برے اعمال کو بھی اچھا سمجھتا ہو۔ حقیقی اور پائیدار عزت تو صرف اللہ کی بندگی سے حاصل ہوسکتی ہے اور عزت کا ذریعہ نیک اعمال ہیں جو اللہ تک پہنچتے ہیں۔ ہر انسان کی عمر اس کے ہاں لکھی ہوئی ہے۔ پانی کے دو ذخیرے یکساں نہیں۔ ایک چشمہ میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے پینے میں خوشگوار اور دوسرا یعنی سمندر کا سخت کھارا کہ حلق چھیل دے۔ یہ سب تمہارے لئے نشانیاں ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۱۵تا۲۲)

۱۵۔ لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو۔ اور اللہ کسی کا محتاج نہیں وہ بے نیاز ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا کر دوسروں کو لے آئے یہ کام اس کے لئے دشوار نہیں ہے۔ جو پاکیزہ زندگی اختیار کرے گا اس کا اپنا فائدہ ہے۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے۔ روشنی اور تاریکی برابر نہیں ہوسکتی۔ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش برابر نہیں، زندہ اور مردہ برابر نہیں ہوسکتے۔ اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے۔ لیکن اے نبی! آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں یعنی جن کے سینے ضمیر کے مدفن بن چکے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۲۷،۲۸)

۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے۔ انسانوں اور جانوروں کے رنگ

بھی مختلف ہیں۔ یہ سب ایک عظیم الشان حکیمانہ منصوبے کا نتیجہ ہے۔ اللہ کی نافرمانی سے خوف تو وہی کھاتے ہیں جس کے پاس علم ہوگا اور اپنے خالق کو پہچانتا ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۰، ۴۱، اور ۴۳ تا ۴۵)

۱۷۔ دنیا کی ہر چیز اپنی پیدائش اور بقاء کے لئے ہر لحہ اللہ کی محتاج ہے۔ شیطان تو جھوٹے وعدے کرتا ہے اور بھروسے دلاتا رہتا ہے۔ اللہ کا یہ قانون ہر قوم کے لئے رہا ہے کہ جو قوم اپنے نبی کو جھٹلاتی ہے وہ تباہ کر کے رکھ دی جاتی ہے لیکن وہ فوراً گرفت نہیں کرتا بلکہ ایک وقتِ مقررہ تک مہلت دیتا ہے اور باز نہ آئیں تو اچانک پکڑ لیتا ہے۔

انیسویں تراویح (تیئیسواں پارہ)

سورۃ یٰس کا (اجمالی خلاصہ)

رسالت کا اثبات، تسلیہ اور اس کی تائید کیلئے اصحاب القریہ کا قصہ، حشر کا اثبات، توحید کا اثبات اور اسکے دلائل، کفار کا دلائلِ توحید سے متاثر نہ ہونا نہ ترغیب سے نہ ڈرانے سے، کفار کو انکے کفر پر عذاب کی دھمکی۔

سورۃ یٰس کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲۰ تا ۲۲۔ اور ۳۲)

۱۔ اے میری قوم کے لوگو! رسولوں کی پیروی اختیار کرو وہ تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے اور ٹھیک راستے پر ہیں۔ آخر کیوں میں اس ہستی کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے۔ ان سب لوگوں کو ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۷)

۲۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو یہ لوگ جواب دیتے ہیں کہ ہم ان کو کھلائیں، اگر اللہ انہیں کھلانا چاہتا تو خود ہی کھلاتا۔ یہ عقل کے اندھے تو نیکی سے فرار کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۱ تا ۶۵)

۳۔ جب صور پھونکا جائے گا (دوسری مرتبہ) تو اچانک سب قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھایا ہے کہا جائے گا کہ آج کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا۔ اہلِ جنت کو ہر قسم کی لذیذ نعمتیں میسر ہوں گی، مجرموں سے کہا جائے

گا کہ اب تم الگ الگ ہو جاؤ۔ کیا میں نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا جس نے ایک بڑی تعداد کو گمراہ کیا ہے۔ آج ہم ان کے منہ بند کئے دیتے ہیں ان کے ہاتھ بولیں گے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۷، ۶۸، اور ۸۲، ۸۳)

۴۔ جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی حالت کو پلٹ کر پھر اسی طرح کمزور بنا دیتے ہیں جیسا کہ وہ شروع میں تھا۔ اے نبی! آپ ان لوگوں کے بیہودہ الزامات اور طعنوں کی پرواہ نہ کریں۔ سچائی کا مقابلہ جھوٹ سے کرنے والے ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے حکم دیتا ہے کہ "ہو جا" وہ ہو جاتی ہے اس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اختیار ہے۔

سورۃ الصٰفٰت کا (اجمالی خلاصہ)

توحید، بعث، رسالت، بعض انبیاء کے قصے۔

سورۃ الصٰفٰت کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲۲ تا ۳۲)

۶۔ حکم ہوگا کہ گھیر لاؤ ہر ظالم اور سرکش کو اور ان کے ساتھیوں کو بھی اور ان کے خداؤں کو بھی جس کی وہ عبادت کرتے تھے پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ۔ ان سے ذرا پوچھو کہ ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ہو۔ پھر ایک گروہ اپنے پیشواؤں سے کہے گا کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا تھا وہ جواب دیں گے کہ ہم خود ہی گمراہی میں تھے تو تمہیں کیسے راہِ راست دکھاتے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹۸ تا ۱۰۷)

۷۔ جب ابراہیم کی قوم نے انہیں آگ میں پھینکا تو ہم نے ان کی یہ تدبیر بھی ناکام بنا دی۔ ابرہیم نے کہا کہ میں اللہ کی خاطر نکل رہا ہوں۔ وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا۔ اللہ نے انہیں ایک بیٹا عطا کیا جب وہ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اب تم بتاؤ۔ تمہارا کیا حال ہے۔ جواب دیا ابا جان جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالئے انشاء اللہ صبر کروں گا۔ ان دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا تو اللہ نے ایک بڑی قربانی فدیہ میں دے کر اس بچے کو چھڑا دیا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳۹ تا ۱۴۴، اور ۱۷۱ تا ۱۷۳)

۹۔ حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے مگر جب وہ اللہ کی اجازت کے بغیر وطن چھوڑ کر ایک کشتی میں سوار ہو گئے۔ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے اور مات کھائی۔ اگر وہ بھی مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ ہم نے اپنے بندوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔

سورۃ ص کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں زیادہ مضامین رسالت کے متعلق ہیں، اسکی تکذیب وانکار پر مذمت اور وعید ہے، اسکا اثبات اور آپ ﷺ کا تسلیہ اور قصص سے رسالت کا اثبات اور بعض قصص سے تسلیہ، توحید واعمال کی جزاء کے انکار میں مخالفتِ رسول کی، توحید وقیامت کی دلیل اور قیامت کے وقوع کی تھوڑی تفصیل۔

سورۃ ص کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲۶)

۱۱۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کو زمین میں خلافت عطا کی اور ہدایت کی کہ لوگوں کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ حکومت کرنا اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرنا۔ یہ چیز تمہیں راہِ راست سے ہٹادے گی۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۰ تا ۴۰)

۱۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں تفصیلات ہیں جو گزر چکی ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۹ تا ۵۷، اور ۶۱ تا ۶۴)

۱۳۔ خدا ترس اور متقی لوگوں کے لیے بہترین ٹھکانہ ہے۔ تکئے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔ انہیں کو بصورت بیویاں عطا کی جائیں گی۔ کبھی نہ ختم ہونے والا رزق دیا جائے گا۔ سرکش لوگوں کا ٹھکانہ بڑا ہی برا ہے ان کے لئے بہت ہی بری قیامگاہ ہے۔ ان کی ضیافت کھولتے پانی اور پیپ لہو سے کی جائے گی۔ یہ مجرم اس دن کہیں گے کہ اے پروردگار جن لوگوں نے ہمیں یہ دن دکھایا اور اس انجام تک پہنچایا انہیں دوہرا عذاب دے پھر یہی مجرم کہیں گے کہ کیا بات ہے کہ دنیا میں جن کو ہم شر پسند کہتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے وہ یہاں نظر نہیں آ رہے۔ یہ سچی

بات ہے اہلِ جہنم میں اس طرح کے جھگڑے ہوں گے۔

سورۃ الزمر کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں زیادہ مضامین متعلقِ توحید کے ہیں۔ اسکا اثبات، اسکا وجوب، مومنین کی مدح اور جزاء۔ اسکی ضد یعنی شرک کا ابطال۔ مشرکین کی برائی و سزاء اور مومن و مشرک کے انجام میں فرق، حقیقتِ قرآن، قرآن کے برکات و منافع، رسول اللہ ﷺ کی تسلی۔

سورۃ الزمر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۳، ۸ اور ۹)

۱۵۔ جولوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا سرپرست اور خدا بنا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں گے۔ اللہ کسی جھوٹے اور منکرِ حق کو ہدایت نہیں دیتا۔ انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو رب کو پکارنے لگتا ہے جب اس کا رب اسے نعمت سے نوازتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے۔ ہاں تھوڑے دن اپنے کفر سے لطف اٹھالو پھر تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ایک تو وہ فرمانبردار شخص ہے جو رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتا ہے اور سجدے کرتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہے۔ ان سے پوچھیں کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۵)

۱۶۔ اے نبی آپ انہیں کہہ دیجئے کہ اصل گھاٹے اور خسارے میں تو وہ شخص ہے جس نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اہل و عیال کو گھاٹے میں ڈال دیا ہے یہ ہے اصل گھاٹا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۲، ۲۳، اور ۳۱)

۱۷۔ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ مکمل بصیرت کے ساتھ اسلام کے راستہ پر چلتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ان باتوں سے کوئی سبق نہ لے۔ وہ تو کھلی گمراہی میں ہے۔ اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے جس میں کوئی تضاد یا اختلاف نہیں ہے جس میں مضامین بار بار دہرائے گئے ہیں اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں پھر ان کے دل نرم ہو کر اللہ کی جانب مائل ہو جاتے ہیں، قیامت کے روز تم سب اللہ کے حضور اپنا اپنا مقدمہ پیش کرو گے۔

بیسویں تراویح (چوبیسواں پارہ)

مضمون (آیت نمبر: ۳۲، اور ۳۹، ۴۰)

۱۔ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے متعلق جھوٹ کہے اور سچائی کو جھٹلا دے کیا ایسے ظالموں کے لئے جہنم میں جگہ نہیں ہے؟ اے میری قوم کے لوگو تم اپنا کام کئے جاؤ میرا کام تو راہِ راست دکھانا ہے۔ میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسواکن عذاب کسے ملتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۲، اور ۴۵، ۵۲)

۲۔ موت اور زیست اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے، گھڑی بھر میں پیامِ موت آ سکتا ہے۔ جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان مشرکین کے دل دھڑکنے لگتے ہیں اور چہرے بگڑ جاتے ہیں اور اگر دوسرے خداؤں کا بھی ذکر کیا جائے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا۔

مضمون (آیت نمبر: ۵۳، اور ۵۶ تا ۶۰)

۳۔ اے میرے بندو! جنہوں نے گناہ اور زیادتی کے کام کئے ہیں وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں۔ جو تم کر چکے ہو اگر اس کی توبہ کر لو اور اس کے بعد اپنے رب کی بندگی کرتے رہو تو سب معاف ہو جائے گا۔ کافر قیامت کے دن کہیں گے کہ کاش ہم اللہ اور اس کے رسول کا مذاق نہ اڑاتے۔ کاش اب ہمیں ایک موقع مل جائے تو ہم ضرور نیک بن جائیں گے۔ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۴ تا ۶۷)

۴۔ اے نبی! ان سے کہو۔ اے جاہلو! کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کا مجھ سے کہتے ہو۔ مجھے تو اس کی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم نے بھی شرک کیا تو تمہارا سارا عمل ضائع ہو جائے گا۔ یہ مشرک اللہ کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہچان سکے جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۱ تا ۷۴)

۵۔ جب اہلِ جہنم کو گروہوں کی شکل میں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا اللہ کے رسول تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہاں۔ کہا جائے گا داخل ہو جاؤ تکبر کرنے والوں کا بڑا برا ٹھکانہ ہے۔ اہل جنت کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

اور وہاں موجود فرشتے کہیں گے تمہارا آنا مبارک ہو داخل ہو جاؤ ہمیشہ کے لئے۔ کہیں گے ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ سچ کر دکھایا۔

سورۃ مؤمن کا (اجمالی خلاصہ)

اس تمام تر سورت کا حاصل تین مضمون ہے (۱) توحید۔ کہیں اس پر استدلال ہے کہیں اسکا امر اور اسکے ضد یعنی شرک سے نہی اور کہیں اس کے اعتقاد رکھنے والوں کی مدح اور بشارت ہے (۲) حق کے بارے میں جھگڑنے والوں کی تہدید ہے۔ کہیں دنیاوی سزاء سے اور کہیں آخرت کے عذاب سے (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ ہے اور تہدید و تسلیہ کی تاکید و تائید کیلئے فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ۔

سورۃ مؤمن کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۷)

۶۔ جو لوگ سرکش ہیں وہ اس دھوکہ میں نہ پڑ جائیں کہ وہ خدا کی پکڑ سے نکل گئے ہیں یہ ڈھیل تو دراصل ایک مہلت ہے، عرشِ الٰہی کے حامل فرشتے جو عرش کے اردگرد رہتے ہیں۔ ہر وقت اللہ کی تعریف و تسبیح کرتے ہیں اور ایمان والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰ تا ۱۹)

۷۔ کفار کو جب قیامت کے دن پکار کر کہا جائے گا کہ آج تو تمہیں اپنے اوپر شدید غصہ ہے مگر جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا اور تم انکار کر دیتے تھے تو اللہ کا غصہ اور اس کا غضب اس وقت اس سے بھی زیادہ ہوتا تھا۔ کہیں گے کہ اے رب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہمارے لیے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ جواب ملے گا آج فیصلہ اس خدا کے ہاتھ میں ہے جس کی خدائی پر تم دنیا میں راضی نہ تھے۔ اس دن پوچھا جائے گا آج بادشاہی کس کی ہے۔ سارا عالم پکار اٹھے گا۔ اللہ واحد قہار کی۔ اے نبی! آپ ان کو اس دن سے ڈرائیں جو قریب آچکا ہے جس دن کلیجے منہ کو آئیں گے۔ لوگ چپ چاپ غم کی حالت میں کھڑے ہوں گے اس دن نہ کوئی مخلص دوست کام آئے گا نہ کوئی سفارشی۔ اللہ تو نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور سینوں کے راز جانتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۲۸ تا ۳۷)

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی گفتگو کے دوران ایک مومن شخص جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا بول اٹھا کیا تم اس شخص (موسیٰ) کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ میرا رب اللہ

ہے۔اس نے فرعون سے کہا آج اگر تمہیں زمین میں بادشاہی حاصل ہے۔اگر خدا کا عذاب آ گیا تو تمہاری مدد کو کون آئے گا۔فرعون نے کہا کہ میں تمہاری مناسب رہنمائی کروں گا اور کہا اے ہامان۔ایک بلند عمارت بنادو۔میں موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں۔یہ موسیٰ مجھے جھوٹا معلوم ہوتا ہے۔فرعون کی ساری چالبازیاں تباہی کے راستے میں صرف ہوئیں۔

مضمون (آیت نمبر:۴۹،۵۰)

۱۰۔ اس مومن نے کہا اے قوم کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے جہنم کی طرف بلا رہے ہو۔ہم سب کو اللہ کی طرف پلٹنا ہے۔(آیت نمبر ۴۱ تا ۴۳) اہلِ جہنم، جہنم پر مقرر فرشتوں سے کہیں گے اپنے رب سے دعا کریں کہ صرف عذاب میں ایک دن کی کمی ہو جائے جواب ملے گا کہ تمہارے پاس اللہ کے رسول نہیں آئے تھے۔یہ کہیں گے کیوں نہیں۔جواب ملے گا اب دہائیاں لاحاصل ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۵۱،اور ۶۰)

۱۱۔ یقین جانو ہم اپنے رسولوں کی مدد دنیا میں بھی کرتے رہے ہیں اور اس روز بھی ان کی مدد کی جائے گی جب اللہ کی عدالت میں وہ گواہی دیں گے۔(آیت نمبر ۵۱) تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر:۶۷،۶۸)

۱۲۔ اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے۔پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تمہیں بچے کی شکل میں نکالتا ہے۔پھر تم پوری طاقت کو پہنچ جاتے ہو اور پھر بڑھاپے کی عمر کو پہنچتے ہو اور کسی کو پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے۔وہی ہے جو زندگی بھی دیتا ہے اور موت بھی۔

سورۃ حم سجدہ کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں توحید، رسالت اور اسی مسئلہ میں بطورِ تسلیہ کے آپ ﷺ کو صبر وعفو کی ترغیب۔توحید ورسالت کے انکار پر ڈانٹ وعذاب کی وعید۔اہلِ ایمان کیلئے بشارات۔

سورۃ حم سجدہ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۴،۵)

۱۵۔ یہ منکرینِ حق جب قرآن سنتے ہیں تو کہتے ہیں اس کا ہمارے دلوں پر کوئی اثر

نہیں ہوگا کیونکہ ہمارے دلوں میں پہنچنے کا کوئی راستہ کھلا نہیں ہمارے کان بہرے ہیں۔تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کئے جائیں گے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۵تا۱۷)

۱۶۔ قومِ ثمود، قومِ عاد کا ذکر ہے کہ انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا بنے رہنے کو ترجیح دی۔

مضمون(آیت نمبر:۲۰،۲۱،اور۲۴)

۱۷۔ جب مجرموں کے خلاف ان کے ہاتھ پاؤں اور جسم گواہی دیں گے تو وہ اپنے جسم سے پوچھیں گے تم نے میرے خلاف کیوں گواہی دی ہے۔وہ جواب دیں گے ہمیں اس ذات نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو قوتِ گویائی دی ہے۔اب یہ صبر کریں یا نہ کریں آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۶،اور۲۹تا۳۲)

۱۸۔ یہ منکرینِ حق کہتے ہیں کہ اس قرآن کو ہرگز نہ سنو۔جب سنایا جائے تو خوب شوروغل کرو اس طرح شاید تم غالب آجاؤ۔لیکن قیامت کے دن یہی مجرم کہیں گے اے پروردگار ذرا ہمیں وہ جنات اور انسان تو دکھادے جنہوں نے دنیا میں ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم آج ان کو پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔جن لوگ نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس بات پر ثابت قدم رہے ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو تمہیں جنت کی بشارت ہے، ہم دنیا وآخرت میں تمہارے ساتھی ہیں، تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش ہوگی اور یہ اللہ کی طرف سے ضیافت ہوگی۔

مضمون(آیت نمبر:۳۳،تا۳۷)

۱۹۔ اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے۔نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتے۔شر کو اس طرح رفع کرو کہ آپ کا دشمن بھی جگری دوست بن جائے مگر یہ مقام صبر کرنے والوں کو ملتا ہے۔اگر تمہیں شیطان اکساہٹ میں ڈالے تو اللہ کی پناہ مانگ لو اور اسی خدا کو سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

اکیسویں تراویح (پچیسواں پارہ)

مضمون(آیت نمبر:۴۹،اور۵۱)

۱۔ انسان کی کیفیاتِ نفس بھی عجیب ہیں کہ اگر اس کو بھلائی پہنچتی رہے تو اس سے

سیر نہیں ہوتا اور اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس ہو کر آس توڑ بیٹھتا ہے نہ عیش وعشرت میں سکون وقناعت اور نہ دکھ درد میں صبر و برداشت، جب اللہ انسان پر کوئی انعام کرتا ہے تو سرکش بن کر اس کی یاد سے اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو خوب دعائیں کرتا اور گڑ گڑاتا ہے۔

سورۃ الشوریٰ کا(اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں توحید وشرک کا ابطال اور اس سلسلہ میں اللہ کی صفاتِ کمال وحکمت بھرے افعال ونعمتوں کا بیان ہے، رسالت اور تسلیہ کے مضامین، بعث وجزاء کا بیان، دنیا میں انہماک کی مذمت اور آخرت کی طلب کی ترغیب، اہلِ ایمان کے اچھے عمل اور اچھے انجام اور کفار کے برے عمل اور برے انجام کا بیان۔

سورۃ الشوریٰ کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۶تا۹)

۲۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسری اشیاء کو اپنا محافظ وکارساز سمجھ رکھا ہے وہ سب اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ وہ اگر چاہے تو تمام انسانوں کو ایمان سے بہرہ ور فرمادے اور ایک ہی دین پر قائم کردے لیکن یہ اس کی مرضی ہے کہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور جسے چاہے راندہ درگاہ کردے۔ وہی سب کا کارساز اور سرپرست ہے۔

مضمون(آیت نمبر:۱۳،اور۱۵)

۳۔ اللہ نے تمہیں وہی دین عطا کیا ہے جو نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا لہٰذا تم دین کو قائم کرو اور اس میں اختلاف اور گروہ بندیاں نہ کرو۔ اور لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہو اور خود بھی اسی پر جمے رہو اور اللہ کے نافرمانوں کی ہرگز نہ مانو۔

مضمون(آیت نمبر:۲۰)

۴۔ جو شخص آخرت کا متلاشی ہوگا ہم اس کی دنیا بھی سنوار دیں گے اور جو صرف دنیا کا غلام بن کر رہے گا ہم اسے دنیا میں خوب نوازیں گے لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

مضمون(آیت نمبر:۳۰،اور۳۶تا۳۸)

۵۔ تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا ہی نتیجہ ہوتا ہے حالانکہ اللہ تمہارے بہت سے قصوروں کو معاف بھی کردیتا ہے۔ اے ساز وسامان زندگانی پر تکنے والے یہ

جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے محض دنیوی زندگی کا سامان ہے، آخرت میں کام آنے والی صرف نیکیاں ہیں۔ مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر توکل کرتے ہیں، قصوروار کو معاف کردیتے ہیں، آپس کے معاملات باہمی مشاورت سے کرتے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۸ تا ۵۰)

۶۔ اگر کوئی دینِ حق سے اعراض کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیونکہ نبی ﷺ کی ذمہ داری صرف حق پہنچادینا ہے جو کب کا پہنچ چکا ہے۔ اللہ ہی تو ہے جو کسی کو بیٹیاں دیتا ہے اور کسی کو بیٹے عطا کرتا ہے اور کسی کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں سے نواز دیتا ہے اور کسی کو بے اولاد رکھتا ہے بلاشبہ وہ صاحبِ علم اور قدرت والا ہے۔

سورۃ الزخرف کا (اجمالی خلاصہ)

توحید کا اثبات، شرک کا ابطال۔ اثباتِ وحی و رسالت، تسلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دنیا کی حقارت اور نبوت کی اہلیت میں مال کے دخل نہ ہونے کا بیان، منکرین کو ڈرانا۔ ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہما السلام کے قصوں سے توحید اور رسالت اور قیامت کی تائید۔

سورۃ الزخرف کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۳ تا ۸)

۷۔ اللہ نے عربی قرآن نازل کیا ہے تاکہ تم خود بھی اسے سمجھو اور ساری دنیا کو اس کے احکام و پیغام پہنچاؤ اور یقین رکھو کہ یہی کتاب ہدایت کا سرچشمہ ہے اگر منکرینِ حق اس کی مخالفت میں حد سے بڑھ جائیں تب بھی اللہ کا بول بالا اور ان کا منہ کالا ہوگا۔ نزولِ قرآن سے پہلے کتنے پیغمبر مبعوث کیے گئے کہ لوگ جن کی ہنسی اڑاتے تھے مگر کب تک؟ آخر کار سب برباد ہوکر بعد والوں کے لئے عبرت کا نشان بن گئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۶، ۱۷، اور ۲۳ تا ۲۵)

۸۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا لغویات ہوں گی کہ وہ اپنے لئے تو اولادِ نرینہ پسند کرتے ہیں مگر اللہ کے لئے لڑکیاں حالانکہ اگر ان کے ہاں لڑکی پیدا ہو تو انہیں ناگوار ہوتا ہے اور چہرے مارے رنج کے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ اللہ نے جب کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے تو اس کے خوشحال لوگوں نے اسی طرح کی باتیں کی ہیں اور دینِ حق کے مقابلے میں دینِ آباء کو ترجیح دی ہے۔ آخر کار عذابِ الٰہی کی لپیٹ میں آکر قصہ پارینہ بن گئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۱ تا ۳۵)

۹۔ اور سنو! مشرکینِ مکہ کا یہ کہنا ہے کہ قرآن مجید عرب کے دو مرکزی شہر مکہ و طائف کے دو امیروں پر نازل ہونا چاہیے تھا۔ یہ ان کی تازہ نظری پر مبنی ہے۔ کیا وہ اللہ کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی میں ان کے مابین معیشت کی تقسیم تو اللہ کی مشیت پر موقوف ہے اور وہی ان کو ایک دوسرے پر فوقیت عطا کرتا ہے۔ فرمایا لوگ دنیا میں مال و دولت کو ہی عزت و افتخار کا باعث سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کے ہاں اس کی پرکاہ جتنی حیثیت نہیں ہے۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی روش پر چل کر ''طریقہ کفر'' اختیار کرلیں گے تو ''رحمان'' منکرینِ رحمان کے گھروں کی چھتوں، مکانوں کی سیڑھیوں، کوٹھوں کے دروازوں اور بیٹھنے والی مسندوں کو سونے اور چاندی کا بنا دیتا مگر یہ سب دولت و ثروت کی بہتات تو محض آزمائش اور دنیا کی چندروزہ زندگی کا سامان ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۶ تا ۳۸)

۱۰۔ جو شخص اللہ کی یاد سے غفلت اور اس کے کلام سے اعراض کرتا ہے اللہ اس پر شیطان مسلط کر دیتا ہے۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ سیدھے راستے سے روکتا ہے اور برائی کی ترغیب دیتا ہے اور وہ شیطان کے چیلے اپنے آپ کو ہدایت یافتہ ہی تصور کرتے ہیں مگر یہی لوگ قیامت کے دن انتہائی بیچارگی و کسمپرسی کی حالت میں اپنے گروں سے کہہ رہے ہوں گے کہ کاش ہمارے اور تمہارے مابین بعد المشرقین ہوتا کیونکہ تم بہت ہی برے ساتھی ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۶، ۴۷ اور ۵۵، ۵۶ اور ۴۸ تا ۵۴)

۱۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون وقومِ فرعون کے سامنے توحید کی دعوت پیش کی۔ عصاء و یدِ بیضاء کے معجزے دکھائے اور کہا انی رسول رب العلمین میں پروردگارِ عالم کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ مگر انہوں نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے کے بجائے الٹا استہزاء کیا اور حضرت موسیٰ کا مذاق اڑایا۔ دراصل یہ نافرمان قسم کے لوگ تھے جو اللہ کے انتقام کی گرفت میں آکر قصہ پارینہ اور بعد والوں کے لئے نمونہ عبرت بنا دیئے گئے۔ کفار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال سن کر مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ آپ کی ملکوتی تخلیق اللہ کی قدرت کی مثال تھی۔

مضمون (آیت نمبر: ۶۳ تا ۶۵)

۱۲۔ زندگی کے معاملات میں اپنے رسول کے نمونے کی پیروی کرو اور خواہ مخواہ کی

بحثوں اور بے مقصد قسم کی موشگافیوں سے صرفِ نظر کر کے اصل دین پر قائم ہو جاؤ کہ یہی سیدھا راستہ ہے لیکن ان لوگوں نے بعد میں اختلافات پیدا کر دیئے جو ان کی تباہی اور عذابِ الیم میں گرفتار ہونے کا ذریعہ بن گئے۔

مضمون (آیت نمبر: ۷۸ تا ۸۴)

۱۳۔ اگر آج اللہ کے نافرمانوں نے حق وصداقت سے روگردانی کا فیصلہ کرلیا ہے تو اس نے بھی انہیں سزا دینے کا تہیہ کر رکھا ہے کیونکہ وہ ان کے من کے بھیدوں سے خبردار اوران کی سرگوشیوں تک سے آشنا ہے اوراس کے منشی انکے تمام کرتوت قلم بند کر رہے ہیں۔ یاد رکھو اس کی کوئی اولاد یا چہیتے نہیں ہیں۔ مشرکوں کے تمام بیان کردہ خرافات سے پاک ومنزہ ہے اورارض و سماء دونوں کا نظام اکیلا ہی چلا رہا ہے۔

سورۃ الدخان کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں رسالت وتوحید کا بیان ہے اور منکرینِ توحید کیلئے وعید ہے اوراس وعید کی تاکید کیلئے گذشتہ امتوں کی مثال بیان کی گئی ہے، پھر قیامت کے منکرین کو بعض اقوام کے ہلاک کرنے سے دھمکا کر قیامت کی صحت اور حکمت اور پھر اسکا وقوع اور پھر اسکے واقعات کا بیان ہے۔

سورۃ الدخان کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲۲ تا ۲۹)

۱۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا یہ سب جرائم پیشہ لوگ ہیں جو کبھی بھی دینِ حق کو قبول نہیں کریں گے۔ جواب آیا کہ تم اپنی قوم کو لے کر راتوں رات یہاں سے نکل جاؤ۔ یہ سب غرق ہو کر نابود ہونے والے ہیں۔ اور پھر نابود کر دیئے گئے اوران کے کتنے باغات وچشمے سرسبز وشاداب زراعت گاہیں، عالی شان و پرشکوہ کوٹ وماڑیاں سب کی سب دوسروں کو دی گئیں اوران کی تباہی وبربادی پر نہ تو آسمان رویا نہ آنسو بہائے اور نہ ہی ان کو مہلت مل سکی۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۴ تا ۳۷)

۱۵۔ مشرکینِ عرب مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا یقین نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر حیات بعد الممات کا نظریہ صحیح ہے تو پھر ہمارے باپ دادا زندہ کیوں نہیں ہوتے؟ حالانکہ یہی بات ان سے پہلے قوم تبع (شاہانِ یمن کا لقب) اور دیگر قومیں بھی کہتی رہی ہیں جو ان سے زیادہ زور آور تھیں۔ پھر دیکھ لو کہ وہ تمام کی تمام تباہ وبرباد کر ڈالی گئیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۲ تا ۵۲)

۱۶۔ اہلِ جہنم کی خوراک شجرِ زقوم (تھوہڑ) اور مشروب جوسِ زقوم ہوگا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھلبلی مچائے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا انہیں گرفتار کرلو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے عین وسط میں لے جاؤ۔ اور سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالو اور ہر ایک کو کہتے جاؤ ذق انك انت العزیز الکریم اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھو کیونکہ تم بدی کے سرغنے اور مجسمہ شیطانیت تھے اور یہ سب کچھ وہ ہے جس کا تم یقین نہیں کرتے تھے جبکہ صاحبانِ تقویٰ امن و آسائش کی جگہ میں ہوں گے۔ جہاں باغات، میووں (چشموں) کی بہتات ہوگی۔

سورۃ الجاثیۃ کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت کا خلاصہ تین مضامین ہے، توحید، رسالت، قیامت۔

سورۃ الجاثیۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ٦ تا ١١)

۱۷۔ اور جو لوگ ایمان اور یقین سے خالی اور عقل سے پیدل ہیں ان کے لئے تباہی و بربادی ہے کہ وہ اللہ کا کلام سن کر بھی اپنے باپ دادا کی جاہلانہ رسموں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں اسی لئے جہنم ان کے تعاقب میں ہے۔ جس کی پکڑ سے انہیں کوئی نہیں چھڑا سکے گا۔ اور نہ ہی ان کا کوئی عمل ان کے کچھ کام آئے گا اور ان کے لئے خوفناک عذاب تیار کیا گیا ہے۔ یہ کلام اللہ سراسر ہدایت ہے جو لوگ اس ہدایت سے روگردانی کررہے ہیں ان کے لئے غفلتِ نفس کی نجاست کے سبب ذلت آمیز عذاب تیار کیا گیا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۶، ۱۷)

۱۸۔ بنی اسرائیل کو کتاب وحکمت دی گئی۔ نبوت ورسالت سے نوازا گیا۔ اعلیٰ رزق واپنے زمانے والوں پر فضیلت بخشی گئی اور واضح احکامِ دین عطا کئے گئے مگر افسوس وہ شکر گزار بندے بننے کے بجائے سرکشیوں پر اتر آئے۔ آپس کے ضد وحسد کی وجہ سے دینِ حق میں اختلاف کرنے لگے۔ انجام کار دنیا وآخرت کی ذلت ونکبت ان کا مقدر بن گئی۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۳، ۲۴)

۱۹۔ جو لوگ خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہیں اور علم کے باوجود اپنی عقل کو اسکے تابع کردیا ہے اللہ ایسوں کو گمراہی کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے ان کے کانوں اور دلوں پر

مہریں لگا دیتا ہے اور ان کی قوتِ بصارت سلب کر لیتا ہے کہ وہ نہ حق کو سن سکتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں اور اللہ کے سوا ان گم راہوں کو کوئی راہِ حق نہیں دکھا سکتا۔ یہ لوگ دھریہ ہیں جو کہتے ہیں دنیوی زندگی ہی ہماری زندگی ہے کہ ہم اس میں مرتے اور جیتے ہیں اور دھر وزمانہ کی گردش ہمیں ہلاک کرتی ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷ تا ۲۹)

۲۰۔ ارض وسماء میں اللہ ہی کی بادشاہی ہے اور قیامت کے دن اہلِ باطل کی ہی ہار ہوگی جہاں ہر گروہ مارے مصیبت کے گھٹنوں کے بل گرا ہوا ہوگا اور ہر دین والے کو اس کا نامہ اعمال دکھایا جائے گا۔ اور کہا جائے گا ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق یہ نامہ اعمال ہمارا نوشتہ ہے جو تمہارے بارے میں ٹھیک ٹھیک شہادت دے گا کیونکہ تم لوگ دنیا میں جو کچھ کرتے رہے ہو اُسے برابر ریکارڈ کیا جاتا رہا ہے۔

بائیسویں تراویح (چھبیسواں پارہ)

سورۃ الاحقاف کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں توحید کا مفصل بیان ہے اور قیامت کا مجمل بیان ہے۔

سورۃ الاحقاف کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۵،۶)

۱۔ اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر بے اختیار جھوٹے خداؤں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب بھی نہیں دے سکتے بلکہ وہاں تو یہ ان پکارنے والوں کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا بھی انکار کر دیں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳ تا ۱۶، اور ۲۰)

۲۔ جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اسی پر ڈٹ گئے ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے نہ غمگین ہوں گے۔ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت کے وارث بنا دیئے جائیں گے۔ ہم نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی نصیحت کی ہے۔ جنہوں نے مشقت کی حالت میں اسے پالا اس طرح کے لوگوں کے نیک اعمال قبول کئے جاتے ہیں ان کی برائیوں سے درگذر کیا جاتا ہے۔ جب کافروں کو جہنم کی آگ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے حصے کی نعمتیں دنیا میں ختم کر چکے اور ان کا لطف اٹھا چکے۔ آج تمہاری نافرمانیوں کا صلہ ذلت

کا عذاب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۹ تا ۳۲)

۴۔ اے نبی! جنات کا ایک گروہ آپ کے پاس قرآن سننے کے لئے آیا اور واپس جا کر اپنی قوم سے کہ۔ اے قوم کے لوگو اس پیغام کو قبول کرلو اللہ تمہیں عذاب سے بچالے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اپنا ہی نقصان کرے گا۔

سورۃ محمد کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں مؤمنین کی فضیلت اور کفار کی مذمت ہے۔ بعض احکام متعلقِ جہاد کے ہیں۔ منافقین کی حالت و مذمت اور انکی وعید مذکور ہے اور دین پر ثابت قدم رہنے کا خطاب اور قیامت کے دن کی طرف اشارہ کے اعتبار سے۔

سورۃ محمد کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۴)

۵۔ اے نبی ﷺ جب کفار سے آپ کا مقابلہ ہو تو کفر کے سرغنوں کا سر کچل دیں اور قیدیوں کو مضبوط باندھیں۔ اس کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ بطورِ احسان انہیں چھوڑ دیں۔ یا فدیہ لے کر چھوڑیں۔ اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا۔ لیکن اس طرح ایک دوسرے کے ذریعے تمہارا امتحان لیتا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۲، اور ۱۵)

۶۔ کفر کرنے والے تو دنیا کی چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے، اہلِ ایمان سے جس جنت کا وعدہ ہے اس میں صاف شہد اور دودھ کی نہریں ہوں گی ان کی کوتاہیوں پر اللہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پردہ ڈال دے گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۰، اور ۲۳)

۷۔ یہ منافق جن کے دلوں میں بیماری ہے پہلے کہتے تھے کہ ہمیں جہاد کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی۔ جب جہاد کا حکم دیا گیا تو اب آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی موت پر چھا گئی ہو، ان کی زبان پر اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں تو بہت آتی ہیں لیکن شیطان نے جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کردیا ہے۔ دائمی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دے رہے ہیں انہیں اللہ نے اندھا اور بہرا بنادیا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۹ تا ۳۱، اور ۳۵ تا ۳۸)

۸۔ کیا ان منافقین نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ ان کے دلوں کا کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا۔ اگر اللہ چاہتا تو تمہیں آنکھوں سے دکھا دیتا۔ مگر اللہ تو آزمائش کے ذریعہ سچے اور جھوٹے کو الگ الگ کرتا ہے۔ اے مسلمانو! ہمت نہ ہارو اور مشرکوں سے جھک کر صلح نہ کرو۔ غلبہ بالاخر تمہیں ہی ملے گا۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے اگر تم بھی منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور کو لے آئے گا وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

سورۃ فتح کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں اللہ کی راہ میں جان و مال خرچ کرنے کے چند مواقع مذکور ہیں اور آیتوں میں بہت سے واقعات کی۔ صرف اشارہ ہے۔

سورۃ فتح کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، ۳، اور ۸، ۹)

۹۔ ہم نے آپ کو کھلی اور واضح فتح عطا کی ہے۔ اللہ نے آپ کی زبردست مدد فرمائی ہے۔ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) اے نبی! ہم نے آپ کو بشارت دینے والا، اللہ کی ناراضگی سے ڈرانے والا اور حق کی گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ یہ لوگ آپ پر ایمان لائیں۔ اس کا ساتھ دیں اور اس کی تعظیم کریں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱، اور ۱۳)

۱۰۔ جب آپ واپس مدینہ جائیں گے تو جہاد سے جی چرانے والے یہ منافق بہانے بنائیں گے کہ ہم اپنے اہل وعیال اور اموال میں مصروف تھے۔ ہم معذور تھے آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ یہ جہاد سے اپنے آپ کو بچا کر اپنے آپ کو عقلمند تصور کرتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اہلِ ایمان اور اللہ کا رسول اس مہم سے کبھی بچ کر نہیں آئیں گے۔ ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۸، ۱۹، اور ۲۶)

۱۱۔ اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جو درخت کے نیچے جہاد کے لئے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ اللہ نے انہیں فتح بھی عطا کی اور مالِ غنیمت بھی۔ جب اس موقع پر کافروں نے جاہلانہ حمیت اور غیرت کا ثبوت دیا تو اللہ نے اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھا اور وہ مشتعل نہیں ہوئے۔ یہ اللہ کی مدد و نصرت تھی۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۸، ۲۹)

۱۲۔ اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا۔ تاکہ وہ تمام ادیانِ باطلہ پر اس کو غالب کردے۔ اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی آپس میں ایک دوسرے کے لئے نرم اور مہربان ہیں لیکن کفار کے مقابلہ میں سخت ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو گے رکوع، سجود اور اللہ کے فضل و رضا کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ اس کے اثرات ان کے چہروں پر بھی ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ ہے۔

سورۃ الحجرات کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں آپ علیہ السلام اور دینی بھائیوں کے حقوق کا بیان ہے۔

سورۃ الحجرات کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، ۲، اور ۶، اور ۹، ۱۰)

۱۳۔ اے ایمان والو! اپنی رائے اور فیصلے کو اللہ کے رسول کے فیصلے اور رائے پر کبھی مقدم نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ہی غارت ہو جائیں اور تمہیں خبر تک بھی نہ ہو۔ اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق اور فاجر تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو تاکہ بعد میں ندامت نہ ہو۔ اگر اہلِ ایمان کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادیں۔ اس کے باوجود کوئی زیادتی کرے تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ باز آجائے۔ تمام مومن بھائی بھائی ہیں اس لئے آپس کے تعلقات درست رکھو۔ امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۱ تا ۱۷)

۱۴۔ اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مذاق اڑانے والے سے بہتر ہو۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ برے القاب سے یاد نہ کرو، بدگمانی سے پرہیز کرو۔ اکثر بدگمانی گناہ ہوتی ہے۔ کسی کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ قومیں اور برادریاں تو ایک دوسرے کو پہچاننے کا ذریعہ ہیں۔ سب سے زیادہ عزت والا شخص وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ یہ منافق کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ان سے کہہ دیجئے کہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ ایمان لاکر آپ پر احسان جتلاتے ہیں۔ حالانکہ احسان تو اللہ کا ہے کہ اس نے ہدایت دی۔ یہ کتاب تو آنکھیں کھولنے والی اور سبق دینے

والی ہے لیکن اس سے نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیں۔

سورۃ قٓ کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں تمام تر قیامت کا مضمون ہے۔ اسکا امکان اور اسکا وقوع اور اسکے واقعات۔

سورۃ قٓ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۶ تا ۲۸)

۱۶۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو جانتے ہیں۔ ہم اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ کاتب فرشتے اس کے دائیں بائیں ہر چیز لکھ رہے ہیں۔ کوئی لفظ بھی زبان سے نکلتا ہے تو وہ اسے محفوظ کر لیتے ہیں۔ دیکھو موت کا وقت آپہنچا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے تم بھاگتے تھے۔ اب تک تو تم غفلت میں تھے، آج ہم نے پردہ ہٹا دیا ہے اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ پھینک دو اسے جہنم میں۔ دنیا میں ہر بھلائی سے روکنے والا اور اللہ کی حدوں کو توڑنے والا تھا۔ آج میری عدالت میں جھگڑو نہیں۔ میرا فیصلہ کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۵)

۱۷۔ اس دن جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی ہے تو وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں آپ انہیں نصیحت کرتے رہیں۔

سورۃ الذریات کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت کے زیادہ حصہ میں قیامت کا مضمون ہے، چند قصے کافروں کو دنیا میں سزاء کے مذکور ہیں اور رسالت کے ساتھ تسلیہ کا مضمون ہے۔

سورۃ الذریات کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۵ تا ۲۱)

۱۸۔ اہلِ ایمان خوشی خوشی جنت کی طرف جائیں گے یہ وہ لوگ تھے جو راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور رات کے آخری حصے یعنی سحری کے وقت معافی مانگتے تھے۔ ان کے مال میں محروم اور سوال کرنے والوں کا بھی حق تھا جسے وہ ادا کرتے تھے۔ اس زمین میں اور تمہارے اپنے وجود میں بے شمار نشانیاں ہیں۔ جو اللہ کی ذات پر ایمان کے لئے کافی ہیں۔

تئیسویں تراویح (ستائیسواں پارہ)

مضمون (آیت نمبر: ۵۵تا۵۸)

۲۔ اے نبی! آپ اس قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہیں لیکن اس حق اور نصیحت کو صرف سعید روحیں ہی قبول کرتی ہیں اور اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں مانگتا اور نہ کسی کا محتاج ہوں۔ اللہ خود ہی رزاق ہے۔ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔

سورۃ الطور کا (اجمالی خلاصہ)

یہ سورت قیامت کی وعید سے شروع ہوئی ہے پھر مومنین کیلئے وعدہ مذکور ہے۔ توحید ورسالت وقیامت، تینوں مضامین میں انکے عقائد، انکی باتوں اور انکے خیالات کا رد ہے۔

سورۃ الطور کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۳تا۱۶، اور ۲۱تا۲۸)

۳۔ اہلِ جہنم کو جب دھکیل کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اب بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا تمہاری اپنی عقل اندھی ہو چکی تھی۔ اب داخل ہو جاؤ اس آگ میں۔ تمہارے لئے صبر کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔ لیکن جو مومن ہوں گے اور ان کی اولاد بھی ان کے نقشِ قدم پر چلی ہوگی تو ہم جنت میں انہیں آپس میں ملا دیں گے۔ اور ان کے اعمال میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے۔ ایک دوسرے سے دنیا کے حالات پوچھیں گے اور کہیں گے کہ ہم اپنے گھروں میں اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہوئے زندگی گزا تے تھے، اللہ نے ہمیں عذاب سے بچالیا اور احسان کیا۔ ہم دنیا میں مصائب کا شکار کر کے یاددہانی کراتے رہتے ہیں تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں۔

سورۃ النجم کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں توحید ورسالت واعمال کی جزاء وسزاء کا بیان ہے۔

سورۃ النجم کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۹تا۲۳)

۵۔ کیا تم نے اپنے خداؤں، لات ومنات اور عزیٰ اور جنات کی حقیقت پر بھی کبھی غور کیا؟ ان کی کچھ حقیقت نہیں۔ چند نام ہیں جو تم اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر:۲۶،اور۳۲)

۶۔ آسمانوں میں بے شمار فرشتے ہیں۔مگر اللہ کی اجازت کے بغیر ان کی سفارش بھی کسی کے کچھ کام نہیں آسکتی۔جو لوگ بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں تو اللہ ان کے دوسرے قصور معاف کردے گا۔تم میں سے کوئی شخص پاکباز بننے کا دعویٰ نہ کرے،اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون زیادہ متقی اور پاکباز ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۳۸،۳۹،اور۵۵تا۶۲)

۷۔ قیامت کے دن کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے دنیا میں کوشش کی ہوگی۔(آیت نمبر ۳۸،۳۹) اے مخاطب! تو اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں شک کرے گا۔قیامت تو قریب آپہنچی ہے۔اور تم ان باتوں پر تعجب کرتے ہو اور روتے نہیں۔اور تم گا بجا کر انہیں ٹالتے ہو اور کھیل سمجھتے ہو۔اللہ کے سامنے جھک جاؤ اور اس کی بندگی کرو۔

سورۃ القمر کا (اجمالی خلاصہ)

اس میں کفار کو زجر کیلئے قیامت کا ذکر ہے اور اس کی تاکید کیلئے واقعاتِ زاجرہ (ڈرانے والے) کا ذکر ہے۔کفارِ مکہ کا دنیاوی اور اخروی سزاء کا مستحق ہونا بیان کیا گیا ہے متقین کی تشبیہ بھی ہے۔

سورۃ القمر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۴،اور۱۵تا۱۷)

۸۔ ان لوگوں کے سامنے گزشتہ قوموں کے حالات آچکے ہیں جن میں عبرت کا کافی سامان ہے۔ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔ان پر کیسا عذاب ہم نے نازل کیا اور تنبیہات کی تھیں۔قرآن تو نصیحت کا آسان ذریعہ ہے۔ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔

مضمون (آیت نمبر:۴۱،۴۲)

۱۰۔ فرعون کے پاس بھی اسی قسم کی تنبیہات ہم نے بھیجی تھیں۔مگر جب اس نے حق سے منہ موڑ لیا تو ہم نے اسے اس طرح پکڑا جس طرح ایک زبردست قوت والا پکڑتا ہے۔اے نبی! عنقریب یہ جتھے بھی شکست کھا جائیں گے۔اور رسوا ہوں گے۔اصل عذاب کا دن قیامت کا دن ہے۔ہمارے پاس ان کی ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔

سورۃ رحمٰن کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں زیادہ مضمون نعمتوں کا ہے،کچھ دنیویہ کچھ اُخرویہ اور درمیان میں کچھ مضمون

مجرموں کے بدلے کا بھی ہے۔

سورۃ رحمٰن کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۱۳، اور ۱۹ تا ۲۳)

۱۱۔ رحمٰن وہ ذات ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی۔ انسانوں کو پیدا کیا اور بولنا سکھایا۔ ہر چیز اس کے حکم کی پابند ہے۔ تم بھی انصاف کے ساتھ تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ اس نے ہر قسم کے لذیذ پھل اور غلے پیدا کیے ہیں۔ اے انس وجن تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دو سمندر ہیں ان کے درمیان پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے، ان سمندروں سے تم موتی اور مونگے نکالتے ہو۔ آخر تم اللہ کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۶ تا ۲۸، اور ۳۳، اور ۴۱، ۴۲)

۱۲۔ زمین پر موجود ہر چیز کو فنا ہونا ہے صرف ایک اللہ کی ذات باقی رہے گی۔ اے گروہِ انس وجن اگر تم زمین و آسمان کی سرحدوں سے نکل کر کہیں بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھ لو کہیں فرار کا راستہ نہیں ہے۔ مجرم اس دن چہروں سے پہچان لئے جائیں گے، انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۶ تا ۵۲، اور ۶۰، ۶۱)

۱۳۔ جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو اس کے لئے دو باغ ہیں، دونوں میں چشمے رواں ہیں، ہر قسم کے پھل اور خوبصورت بیویاں۔ (آیت نمبر ۴۶ تا ۵۲) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

سورۃ الواقعہ کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں قرآن کا ذکر ہے۔ دنیاوی نعمتوں کا ذکر جو اللہ کی قدرت کی دلیل بھی ہے۔ قیامت و جہنم و جنت کا ذکر اور قیامت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا ذکر ہے۔

سورۃ الواقعہ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۸ تا ۴۹)

۱۴۔۱۵۔ تم لوگ قیامت کے دن تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ ایک وہ جنہیں اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں ملے گا ان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔ انہیں ہم نعمتوں بھری جنت

میں داخل کریں گے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جنہیں اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ان کی بد نصیبی کا کیا پوچھنا انہیں جہنم میں اوندھے منہ گرایا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوب خوشحال تھے۔ اور ہمیشہ گناہ پر اصرار کرتے تھے اور کہتے تھے جب ہم مر کر بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے کیا پھر ہمیں زندہ کیا جائے گا آخر پہلی مرتبہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟

مضمون (آیت نمبر:۷۵تا۸۴)

۱۶۔ یہ قرآن مجید ایک بلند پایہ کتاب ہے۔ لوحِ محفوظ میں موجود ہے اسے صرف پاکیزہ لوگ ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ کیا اس عظیم نعمت سے بھی تم غفلت برتتے ہو۔ ہاں جب جان حلق تک پہنچ جائے گی تو سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔

سورة الحدید کا (اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں توحید کا اثبات ہے اور توحید کے قبول کرنے کا حکم اور اسکے ساتھ رسول پر ایمان لانے کا حکم۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے، ذکرِ مومنین کے بعد منافقین کی محرومی وتباہی کا ذکر۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور اس پر بشارت۔ آخرت کیلئے تیاری کرنے اور دنیا کی طرف توجہ نہ کرنے کا ذکر۔

سورة الحدید کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۷تا۱۶)

۱۷۔ خرچ کرو اس مال میں سے جو تمہارے پاس اللہ کی امانت ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین و آسمان کے خزانے تو اللہ کی ملکیت ہیں۔ اور یہ کتاب ہم نے اپنے رسول پر اس لئے اتاری کہ وہ لوگوں کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لائے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے اور اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کر دے۔ اس دن اہلِ ایمان کے سامنے اور آگے آگے نور ہو گا جس میں وہ جنت کی طرف جائیں گے۔ منافق، اہلِ ایمان سے کہیں گے کہ اپنے نور اور روشنی سے تھوڑا سا ہمیں بھی دے دو۔ ان سے کہا جائیگا کہ پیچھے جاؤ اور وہیں سے تم بھی لے آؤ جہاں سے ہم لائے ہیں۔ پھر درمیان میں ایک دیوار حائل ہو جائے گی اور یہ اندھیرے میں ٹھوکریں کھائیں گے۔ یہ پکاریں گے کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے۔ جواب ملے گا ہاں آج تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیا اہلِ ایمان کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھل جائیں اور حق کے آگے گردن جھکا دیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن پر ایک طویل مدت گزرنے کی وجہ سے دل سخت ہو گئے تھے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۰، اور ۲۵)

۱۹۔ دنیا کی زندگی کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ محض دھوکہ اور فریب ہے ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ ہم نے رسول بھیجے انہیں صاف صاف ہدایات اور تعلیمات دیں تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷)

۲۰۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے واضح ہدایات دیں۔ مگر ان کے پیروکاروں نے اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں رہبانیت ایجاد کر لی اور تارک الدنیا ہو گئے۔ حالانکہ اللہ نے اس چیز کا حکم نہیں دیا تھا۔ لیکن وہ اس کا حق بھی ادا نہ کر سکے۔ اور ایسی حرکتیں کیں جو اللہ کے عذاب کا موجب بنے۔ یہ لوگ اپنے خالق کو نہیں پہچان سکے جیسا کہ اسے پہچاننے کا حق تھا۔

چوبیسویں تراویح (اٹھائیسواں پارہ)

سورۃ المجادلۃ کا (اجمالی خلاصہ)

ظہار کا حکم۔ منافقین کی سازشیں اور آخرت میں انکی ذلت کا بیان۔ مشورہ کی حدود اور شرائط۔ حضور ﷺ کی مجلس کے آداب۔ آپس کی دوستی اور محبت کی حدود۔

سورۃ المجادلۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲ تا ٤)

۱۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کر لے یعنی یہ کہہ دے کہ اس پر اس کی بیوی ماں کی طرح حرام ہے اور یہ الفاظ کہنے کے بعد نادم ہو کر رجوع کرنا چاہے تو کفارہ کے لئے دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اللہ کی طے کردہ حدود ہیں جو اس کی مخالفت کرے گا اس کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۹، اور ۱۱)

۲۔ گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں کے لئے آپس میں مشورے اور سرگوشیاں نہ کرو۔ یہ شیطانی عمل ہے ہاں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں مشورہ کیا کرو۔ جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو گنجائش دوسروں کے لئے بھی رکھو۔ اور کھلے دل سے جگہ دیا کرو اور تنگ دلی کا مظاہرہ نہ کیا کرو۔

مضمون (آیت نمبر: ١٤، اور ۱۹، اور ۲۲)

۳۔ کیا آپ نے ان منافقین کی حالت پر کبھی غور کیا کہ انہوں نے ان یہود کو اپنا

دوست بنا رکھا ہے جن پر اللہ کا غضب ہے اور اسلام سے وفاداری کی جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں۔ ان پر شیطان مسلط ہو چکا ہے۔ اللہ کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ یہ شیطان کی جماعت ہے اور شیطان کی جماعت تو نقصان اور خسارے میں جائے گی۔ مومن کی محبت کبھی دشمنِ خدا سے ہو ہی نہیں سکتی اگرچہ وہ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا اہلِ خاندان۔ ان کے دلوں میں ایمان راسخ ہو چکا ہے۔ اللہ ان سے راضی ہے وہ اللہ سے راضی ہیں اور یہ اللہ کی جماعت ہے۔ یہی کامیاب ہونے والی جماعت ہے۔

سورۃ الحشر کا (اجمالی خلاصہ)

یہود کے قبیلہ بنی نضیر کی جلاوطنی کا ذکر اور جو مال وہ چھوڑ گئے تھے (مالِ فیء) اسکا حکم۔ منافقین کی سازشوں کا ذکر۔ مال کی محبت کی مذمت کا بیان۔ آخر میں قرآن کی عظمت اور اللہ کی صفات کا بیان۔

سورۃ الحشر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲، ۳، اور ۷، ۹ اور ۱۰)

۴۔ یہود کا گمان تھا کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے۔ وہ اس بات کو بھول گئے تھے کہ اللہ اور رسول کے ساتھ ٹکرانے والوں کا کیسا عبرت ناک انجام ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھوں میں اپنے گھروں کو ویران کیا اور جلاوطنی کا عذاب ملا۔ (آیت نمبر ۲، ۳) جو کچھ اللہ کا رسول تمہیں کہے اسے مان لو۔ اور وہ جس چیز سے تمہیں روک دے اس سے رک جاؤ۔ مدینہ کے انصار نے مہاجرین کو جگہ دی۔ وہ ان مہاجرین سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتے۔ یہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود فاقے میں کیوں نہ ہوں۔ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہمارے دلوں کو بغض اور حسد سے دور رکھے۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۳، ۱۴)

۵۔ ان منافقین اور کفار کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا خوف ہے اور تمہیں خطرہ سمجھتے ہیں۔ تم انہیں متحد سمجھتے ہو مگر یہ ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں اور ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۸ تا ۲۱)

۶۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل (یعنی آخرت) کے لئے کیا کچھ جمع کیا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے۔ تو انہوں نے اپنے آپ کو بھی بھلا دیا۔ اہلِ جنت اور اہل جہنم یکساں نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ قرآن ہم کسی پہاڑ

پر اتارتے تو وہ بھی اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ یہ مثالیں ہم اس لئے بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنی حالت پر خود غور کریں۔

سورۃ الممتحنۃ کا (اجمالی خلاصہ)

مسلمانوں کے کفار سے تعلقات کے متعلق ہدایات، کافر عورتوں سے نکاح کی حرمت کا اعلان۔

سورۃ الممتحنۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، اور ٤)

۷۔ اے ایمان والو! اگر تم میری رضا کی خاطر نکلے ہو تو میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ جو درحقیقت تمہارے بھی دشمن ہیں۔ (آیت نمبر ۱) جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مشرک قوم سے بیزاری اور قطع تعلق کا اعلان کیا۔ ان لوگوں کے طرزِ عمل میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۸، ۹، اور ۱۲)

۸۔ دوستی کی ممانعت ان کفار سے ہے جو دین کے معاملہ میں تم سے جنگ کرتے ہیں۔ لیکن ان کفار سے نیکی اور انصاف کا معاملہ کرو جن سے تمہاری جنگ نہیں ہے۔ اے نبی! اگر آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں تو ان سے بیعت لیں کہ وہ شرک، چوری، زنا اور بہتان طرازی نہیں کریں گی۔ اچھے کاموں میں نافرمانی نہیں کریں گی۔

سورۃ الصف کا (اجمالی خلاصہ)

کفار سے جہاد کی ترغیب اور جہاد پر ملنے والے انعامات کا ذکر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر۔

سورۃ الصف کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۲ تا ٤، اور ٦ تا ۹)

۹۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے یہ اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ حرکت ہے۔ اللہ کو تو وہ لوگ محبوب ہیں جو صف بستہ ہو کر اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ لیکن اب یہ اسے جھٹلا رہے ہیں اور اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نور کو ضرور پھیلا کر رہے گا اور اس دین کو ضرور غالب کرے گا خواہ یہ بات مشرکوں اور کافروں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۱۰ تا ۱٤)

۱۰۔ اے ایمان والو! کیا تمہیں وہ تجارت نہ بتاؤں جو عذاب سے تمہیں بچالے۔ اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اس کا صلہ جنت ہے اور دوسری چیز اللہ کی نصرت اور دنیا میں فتح و کامرانی ہے۔ اے ایمان والو اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ۔

سورۃ الجمعۃ کا (اجمالی خلاصہ)

اللہ کے احسان کی یاددہانی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں لوگوں پر ہوا۔ حضور ﷺ کی اتباع کا حکم۔ بنی اسرائیل کی ناشکری اور بدعملی کا ذکر۔ جمعہ کی اہمیت اور بعض احکام کا بیان۔

سورۃ الجمعۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ٥، ٦)

۱۱۔ جن لوگوں کو توراۃ کا علم دیا گیا تھا انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لاد دی گئیں ہوں۔ اے یہودا اگر تمہیں گھمنڈ ہے کہ تم اللہ کے محبوب اور چہیتے ہو تو موت سے کیوں بھاگتے ہو۔ پھر تو تم موت کی آرزو کرو اگر واقعی تم سچے ہو۔

مضمون (آیت نمبر: ۹ تا ۱۱)

۱۲۔ اے ایمان والو! جب تمہیں نمازِ جمعہ کے لئے بلایا جائے تو خرید و فروخت چھوڑ کر اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو۔ جب نماز ختم ہو جائے تو پھر تم تلاشِ رزق کے لئے دوڑ دھوپ کر سکتے ہو۔ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے۔

سورۃ المنٰفقون کا (اجمالی خلاصہ)

منافقین کی سازشوں کا ذکر۔ آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کا حکم۔

سورۃ المنٰفقون کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۸)

۱۳۔ اے نبی! یہ منافقین اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہیں۔ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ جب یہ بولیں تو خوب دل لبھانے والی باتیں کرتے ہیں۔ ان کے جسم بڑے شاندار ہیں مگر درحقیقت یہ لکڑی کے کنڈے ہیں یعنی جوہرِ انسانیت سے خالی ہیں اور اللہ کے دشمن ہیں، آپ ان سے بچیں۔ اللہ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ چاہے آپ ان کے حق میں معافی مانگیں یا نہ مانگیں۔ کہتے ہیں مدینہ پہنچ کر

ہمارے معزز لوگ ان ذلیل مسلمانوں کو نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کی ہے لیکن یہ سمجھتے نہیں۔

مضمون(آیت نمبر:۹تا۱۱)

۱۴۔ اے ایمان والو! تمہیں تمہارا مال و اولاد اللہ سے غافل نہ کردے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو، ہوسکتا ہے کہ کسی وقت موت آجائے اور پھر کہو پروردگار مجھے تھوڑی سی مہلت دے دے میں صدقہ دے دوں۔ پھر کبھی مہلت نہیں دی جاتی۔

سورۃ التغابن کا(اجمالی خلاصہ)

اعمال کی جزاء و سزاء۔ اور اسے سمجھانے کیلئے اللہ کی قدرت و طاقت کا بیان۔ پچھلی قوموں کا اجمالی ذکر۔ ایمان و نیک عمل خصوصاً توکل اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید کا بیان۔

سورۃ التغابن کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۹،۱۰)

۱۵۔ قیامت کا دن درحقیقت سود و زیاں کا دن ہے اور ہار جیت کا دن ہے جس میں سچے مومن جنت میں جائیں گے اور اللہ کے دشمن جہنم میں۔

مضمون(آیت نمبر:۱۵،۱۶)

۱۶۔ تمہارا مال اور اولاد ایک آزمائش ہے۔ جتنا تمہارے بس میں ہے اللہ سے ڈرتے رہو اور خرچ کرو۔ جس کو بخل سے بچنے کی توفیق مل گئی وہ کامیاب ہے۔

سورۃ الطلاق کا(اجمالی خلاصہ)

طلاق کے مسائل اور احکام۔ شرعی حدود سے تجاوز کے برے نتائج کا بیان۔ تقویٰ کی تعلیم مومنین کیلئے وعدہ اور کفار کیلئے وعید۔

سورۃ الطلاق کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۳)

۱۷۔ جب تم کسی عورت کو طلاق دے دو تو زمانہ عدت میں نہ وہ گھر سے باہر نکلے اور نہ تم گھر سے نکالو۔ جو اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ نکال دے گا اور ایسے راستوں سے رزق دے گا کہ اسے گمان تک نہیں ہوگا۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

سورۃ التحریم کا(اجمالی خلاصہ)

حضور ﷺ کا حضرت زینب کے گھر شہد نوش فرمانے کا واقعہ۔ اور آپ ﷺ کو قسم کے متعلق تعلیم۔ ازواجِ مطہرات کو کچھ نصیحتیں۔ آخرت میں کامیابی کیلئے ایمان واطاعت کا ضروری ہونا۔ اور اسکی تائید کیلئے حضرت نوح ولوط علیہما السلام کی بیویوں کی ناکامی اور حضرت آسیہؓ و مریمؑ کی کامیابی کا ذکر۔

سورۃ التحریم کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۶،۷)

۱۹۔ اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس پر نہایت سخت گیر فرشتے ہوں گے جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اس وقت اہلِ جہنم سے کہا جائے گا کہ آج معذرتیں پیش نہ کرو۔ یہ تو تمہارے اپنے اعمال کا بدلہ ہے۔

مضمون (آیت نمبر:۸،اور ۱۰،۱۱)

۲۰۔ اے ایمان والو! اللہ سے سچے دل سے خالص توبہ کرو، تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ قیامت کے دن اللہ اپنے رسول اور سچے مومنوں کو رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ، حضرت لوطؑ اور حضرت نوحؑ کی بیویوں کو بطورِ مثال پیش کرتا ہے۔ یہ دونوں ایمان نہیں لائیں تھیں۔ یہ دونوں انبیاء ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے جب اللہ کا عذاب آیا۔ دوسری مثال فرعون کی بیوی کی ہے۔ جس نے ایمان قبول کیا اور فرعون کے ظلم سے نجات کی دعا مانگی تو وہ اللہ کے عذاب سے بچ گئی۔

پچیسویں تراویح (انتیسواں پارہ)

سورۃ الملک کا(اجمالی خلاصہ)

توحید۔ مومنین کی جزاء اور کفار کی سزاء، پچھلی قوموں پر برے اعمال کی وجہ سے عذاب نازل ہونے کا ذکر۔

سورۃ الملک کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۱تا۱۱)

۱۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے دستِ قدرت میں سارے جہاں کا راج

ہےاور وہ سب کچھ کرنے پر قادر بھی ہے کہ اسی نے موت وحیات بنائی تا کہ تمہارے اچھے و برے اعمال جانچ کرے۔ اُسی نے اوپر تلے سات آسمان تخلیق کیئے مگر تم اُس کی تخلیق میں کوئی رخنہ اور خلل نہیں دیکھو گے۔ اُسی نے کرہ ارض کی فضا کو ستاروں کی خوش منظر قندیلوں سے مزین کیا اور اسی نے ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا۔ جو لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے رہے وہ عذابِ جہنم میں مبتلا ہو گئے اور جہنم وہ جگہ ہے جہاں آگ اس شدت سے جوش مارتی وخوفناک آوازیں نکالتی ہے گویا شدت وغضب سے پھٹ پڑے گی اور جب اُس میں منکرینِ حق ڈالے جائیں گیں تو وہ اپنے جرموں کا اعتراف وخطاؤں کا اقرار کیئے بغیر نہ رہیں گے۔

مضمون (آیت نمبر:۱۹ تا ۲۷)

۲۔ کیا اللہ کی قدرت تمہیں پرندوں میں نظر نہیں آتی کہ کبھی پر کھولے ہوئے اور کبھی سکیڑے ہوئے بغیر کسی سہارے کے فضا میں اڑتے ہیں۔ تو اُنہیں ''رحمان'' کے سوا کون تھامے رکھتا ہے، کون مصیبت کے وقت تمہاری مدد کرتا ہے؟ وہ اگر رزق روک لے تو دوسرا کون رزق دے گا؟ کون تخلیق کا نظام چلا سکے گا اور کون سمع و بصر و فواد (کان، آنکھ اور دل) کی صلاحیتیں عطا کر سکے گا۔ کس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا۔ والیہ تحشرون اور اسی کی طرف تم کو اکھٹا کیا جائے گا۔ منکرینِ حق قیامت کا مذاق اُڑاتے تھے لیکن جب اس کی ہولناکی دیکھیں گے تو مارے ہیبت کے اُنکی شکلیں بگڑ جائیں گی۔

سورۃ القلم کا (اجمالی خلاصہ)

رسالت۔ اس پر شکوک کے جوابات۔ کفار کی دنیا اور آخرت میں سزاء کا بیان۔

سورۃ القلم کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۷ تا ۱۴)

۱۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ کون لوگ گمراہ ہیں اور کون ہدایت یافتہ لہٰذا آپ مشرکین کی پرواہ نہ کریں کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اُن سے عقیدہ توحید کے معاملے میں نرم رویہ اختیار کریں اور ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ دینِ حق وعقیدہ توحید کی سرتابی کون لوگ کرتے ہیں۔ بکثرت قسمیں کھانے والے، بھلائی سے روکنے والے اور حدود اللہ کو پامال کرنے والے، بداخلاق و دوسرے کا حق مارنے والے، سنگین دل وخطا کار اور بےنسب ونطفہ جنہیں مال واولاد کی فراوانی نے سرکش وبددماغ بنا دیا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۲ تا ۴۴)

۲۔ جس دن حقیقت سے پردہ اٹھے گا تو اللہ میاں سامنے آئیں گے اور دنیا میں رکوع وسجود کے رسیا فوراً اس کے سامنے جبینِ نیاز گرادیں گے۔ مگر جو اس کی بندگی سے اکڑتے ہیں ان کی پیٹھیں سخت ہو کر اکڑ جائیں گی اور ہزاروں خواہشوں کے باوجود جھک نہ سکیں گی۔ مارے شرم کے نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، شکلوں پر ذلت کی پھٹکار پڑ رہی ہوگی اور عذابِ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے کیونکہ دنیا میں انہیں مہلت دی گئی تھی مگر وہ خود فریبی کا شکار رہے۔

سورۃ الحاقۃ کا (اجمالی خلاصہ)

قیامت کی تحقیق، اسکا وقت اور واقعات کا ذکر قرآن کے حق ہونے کا بیان۔

سورۃ الحاقۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۳ تا ۲۹)

۱۔ لوگو! جب قیامت کے لئے یک بارگی صور پھونکا جائے گا تو اس کی ہولناک آواز سے ارض وجبال پاش پاش ہو جائیں گے، آسمان ٹوٹ کر بکھر جائے گا اور فرشتے اُسکے کناروں پر سمٹے ہوئے نظر آئیں گے جبکہ آٹھ فرشتے عرشِ الٰہی کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ دنیا میں بالواسطہ ظاہر ہونے والا اللہ کا جلال اس دن براہِ راست عیاں ہو رہا ہوگا، تم سب کی پیشی ہوگی اور تمہارا کوئی راز چھپا نہ رہے گا۔ داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والے بہشت بریں میں من چاہی عیش وعشرت سے بہرہ ور ہوں گے لیکن بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والے اپنا سر پیٹ لیں گے اور کہیں گے کہ کاش نامہ اعمال نہ کھلے ہوتے، قبروں سے زندہ نہ کئے جاتے اور ان مصیبتوں میں گرفتار نہ ہوتے۔

مضمون (آیت نمبر: ۴۰ تا ۴۷)

۲۔ یہ قرآنِ مقدس ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا کلام ہے۔ کسی شاعر کی بیکار تک بندی نہیں اور نہ کسی کاہن کی اٹکل پچو باتیں ہیں۔ اسے پروردگارِ عالم نے نازل کیا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ وحی الٰہی میں تغیر وتبدل یا کمی بیشی کر سکے۔ اگر کوئی ایسی حرکت کرے گا بھی تو اللہ بالقوۃ اس کو تباہ کر کے نشانِ عبرت بنا دے گا اور کوئی اس کو اللہ کی گرفت سے چھڑوانے والا نہیں ہوگا۔

سورۃ المعارج کا (اجمالی خلاصہ)

قیامت کے وقوع اور واقعات کا بیان۔ مومنین کا آخرت کی ناکامی سے بچنے کا ذکر۔

سورۃ المعارج کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۱۷)

۱۔ کتنے بدبخت ہیں وہ انسان جو تکبر و سرکشی کی ترنگ میں قرآن مجید سے روگردانی کرتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ اُسکی پاداش میں ان پر ایسا عذاب آئے گا کہ نہ کسی کے ہٹانے سے ہٹے گا اور یہ عذاب اللہ ذی المعارج (عروج کی زمینوں کے مالک) کی طرف سے اس دن آئے گا جس کی لمبائی دنیا کے حساب سے پچاس ہزار سال ہوگی۔ اُسکی ہولناکی سے آسمان پگھلتے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی مانند وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا انسان اپنے رشتوں اور مفادات کو بھول جائے گا جن کی خاطر آج وہ دینِ حق سے روگردانی کر رہا ہے۔

مضمون (آیت نمبر: ۳۶ تا ۴۱)

۲۔ جو لوگ احکامِ الٰہی سنتے تو ہیں مگر ان پر عمل نہیں کرتے وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے، اور پروردگارِ مشارق و مغارب اس بات پر پوری طرح قادر ہے کہ موجودہ لوگوں کو بدل کر ان سے بہتر لے آئے اور ایسا کرنے میں اسے کوئی چیز مانع نہ ہوگی۔

سورۃ نوح کا (اجمالی خلاصہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کیلئے حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ حق اور منکرین کی نافرمانی اور ان پر عذاب کا ذکر۔

سورۃ نوح کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۷)

۱۔ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ انہوں نے کہا اے قوم غیر اللہ کی پرستش چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرو مگر قوم آپ کی بات ماننے پر تیار نہ ہوئی۔ آخر تھک ہار کر اپنے پروردگار کے حضور التجا کی رب انی دعوت قومی لیلا و نھارا اے میرے رب میں نے ان بدبختوں کو شب و روز پکارا، دینِ حق کی طرف بلایا اور شرک و اخلاقی گراوٹوں کے انجام بد سے ڈرایا مگر یہ بات سننے کے بجائے ہمیشہ مجھ سے دور ہی ہوتے گئے۔ جب بھی ان کو تیری بخشش کی طرف بلایا انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور خود کو کپڑوں میں چھپا لیا تاکہ کسی طرح میری آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچے۔

مضمون(آیت نمبر: ۲۱تا۲۳)

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے حضور عرض کرتے ہوئے کہارِبّ انھم عصونی انہوں نے ہمیشہ میری نافرمانی کی۔اوراپنے متکبر چوہدریوں وسرکش سرداروں کی پیروی کی۔میرے خلاف فریب آمیز تدبیریں کیں اور یہ پروپیگنڈہ کیا کہ نوح بزرگوں کا گستاخ ہےاور ہمارے اکابرین ود،سواعی، یغوث، یعوق اورنسر کے راستہ کو چھوڑ کر نئے راستے پر چل پڑا ہے۔

سورۃ الجن کا(اجمالی خلاصہ)

جنات کے ایمان لانے کا قصہ۔جس سے کفار کو ترغیب دی گئی ہے ایمان لانے کی۔اسکے بعدتوحید۔رسالت۔قیامت کا بیان ہے۔

سورۃ الجن کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱۴،۱۵،اور۱۸)

ا۔ جو شخص اپنے پروردگار کی وحدانیت کا اقرار کرے گا اس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا نہ کسی زیادتی کا خوف اور نہ ہی قلتِ رزق کی فکرلیکن جو شخص اس کی وحدانیت و بندگی سے اعراض کرے گا وہ ناقابلِ برداشت عذاب میں مبتلا ہوگا۔یہ مسجدیں صرف اللہ کی بندگی کے لئے خاص کی گئی ہیں پس تم ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو اور نہ ہی اس کے سوا کسی غیر کے نام کے نعرے لگاؤ۔

مضمون(آیت نمبر: ۲۰تا۲۲)

۲۔ اے پیغمبر آپ منکرینِ حق سے فرمادیں کہ میں ہر حال میں صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں۔شرک جیسی نجاست سے اپنے آپ کو دور رکھتا ہوں۔تمہارے لئے نہ تو کسی ضرر ونقصان کا مالک ہوں اور نہ ہی کسی فلاح وہدایت کا اختیار رکھتا ہوں۔انی لن یجیرنی من اللّٰہ احد اگر بالفرض آج میں اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کروں تو کل مجھے کوئی بھی اللہ کے غضب سے نہیں بچاسکے گا۔اور نہ ہی اس کے سوا میرے لئے کوئی اور جائے پناہ ہوگی۔

سورۃ المزمل کا(اجمالی خلاصہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کورات کی عبادت کے متعلق احکام دیے گئے۔رسول ﷺ کو تسلی اور آخر میں نماز، زکوٰۃ اور توبہ واستغفار پر عمل کرنے کی تاکید۔

سورۃ المزمل کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۴، اور ۶، اور ۸، اور ۱۱ تا ۱۳)

۱۔ قرآن مجید کو مخارج وصفات کی رعایت کے ساتھ صاف پڑھا کیجئے تاکہ اس کے مطالب ومعانی میں غور وفکر کی عادت پیدا ہو۔ بے شک سونے کے بعد رات کا اٹھنا نفسانی خواہشات کو پامال کرنے کا موثر ترین طریقہ اور اپنے پروردگار کے حضور عرض گزاشت کا بہترین وقت ہوتا ہے پس تم سب سے بے نیاز ہو کر صرف اسی کی بندگی کرتے رہو۔ اور جو لوگ دنیوی عیش وعشرت اور ناز ونعم کی ترنگ میں حق وصداقت کو جھٹلا رہے ہیں ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجئے۔ قدرے مہلت کے بعد ان کو جکڑنے کے لئے بیڑیاں، عقوبت کے لئے جلانے والی آگ، کھانے کے لئے حلق میں پھنس جانے والا طعام اور دکھ بھرا عذاب ہوگا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۰)

۲۔ جتنا قرآن بآسانی پڑھ سکتے ہو پڑھا کرو، اپنی نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرو۔ ادائیگی زکوٰۃ کا اہتمام کرو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور یاد رکھو تم اپنی ذات کے لئے جو نیک عمل بھی کرو گے اس کا اجر وثواب کئی گنا بڑھ کر حاصل کرو گے اور تمام احکام بجالانے کے بعد اپنی کوتاہیوں کی معافی بھی مانگا کرو ان اللہ غفور رحیم بلاشبہ وہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

سورۃ المدثر کا (اجمالی خلاصہ)

کفار کو ڈرانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی۔ اور بعض واقعات کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ المدثر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۸ تا ۲۶)

۱۔ جس دن قیامت کا نقارہ بجے گا تو وہ شخص جو دنیا میں ہر طرف آسانیاں دیکھ رہا تھا وہ اس دن اپنے آپ کو ناقابل عبور دشواریوں کے درمیان گھرا ہوا پائے گا۔ یہ وہ شخص تھا کہ جب پیدا ہوا تو خالی ہاتھ تھا، اللہ نے مالِ کثیر عطا کیا، اولاد سے نوازا اور ہر طرح کا ساز وسامان مہیا کیا مگر افسوس اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے الٹا اس کے کلامِ مقدس (قرآن مجید) سے عناد رکھنے لگا، تیوری چڑھانے ومنہ بنانے لگا اور سرکشی وتکبر کے عالم میں قرآن مجید کو جادو وسحر اور قولِ بشر کہنے لگا ایسے شخص کا انجام جہنم ہوگا جو نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی۔

مضمون(آیت نمبر:۴۹تا۵۱،اور۵۴تا۵۶)

۲۔ جولوگ قرآن مجید سے روگردانی کرتے ہیں وہ بدکے ہوئے جنگلی گدھوں کی طرح ہیں جو مارے خوف کے شیر کی آواز سے بھی سرپٹ بھاگ رہے ہوں۔(آیت نمبر۴۹تا۵۱)یادرکھو یہ قرآن مجید ایک جامع نصیحت وواضح ہدایت ہے مگر نصیب صرف ان کو ہوتی ہے جنہیں اللہ توفیق دیتا ہے۔وہ اللہ جو اہلِ تقویٰ اور اہلِ مغفرۃ ہے۔

سورۃ القیامۃ کا(اجمالی خلاصہ)

قیامت کے احوال کی تفصیل،موت کے احوال اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو سمجھانے کیلئے انسان کی پیدائش کا بھی ذکر ہے۔

سورۃ القیامۃ کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۱۵)

۱۔ یومِ قیامت اور نفس لوامہ(پاک روح)کی قسم انسان ضرور اٹھایا جائے گا۔اس کی ہڈیاں جمع ہوں گی اور وجود کا انگ انگ درست کیا جائے گا۔یہ وہ دن ہوگا جب اللہ کی تجلی قہاری سے آنکھیں خیرہ ہو جائیں گیں،شمس وقمر گہنا ہو کر بے وقعت ہو جائیں گے اور سرکش انسان کو کہیں کوئی جائے پناہ نہ مل سکے گی اور اسے سب اگلے پچھلے اعمال سے آگاہ کر دیا جائے گا بلکہ اس کا اپنا وجود ہی خود اس کی کج اندیشوں کے خلاف ایک کھلی ہوئی دلیل ہوگا اور گو یہ اپنے وجدان کے خلاف کتنے ہی حیلے تراشے گا مگر کوئی حیلہ قبول نہ ہوگا۔

مضمون(آیت نمبر:۳۴تا۴۰)

۲۔ اے انسان تباہی ہے تیرے لئے بصد تباہی۔تو خیال کرتا ہے کہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور اعمال کی پڑتال نہ ہوگی۔یہ تیری بھول ہے اور تو بہرصورت باز پرس کے شکنجہ میں کسا جائے گا۔ذرا اپنی پیدائش کے طریقہ پر نگاہ ڈال۔کیا تو ابتداءً ناپاک قطرۂ آب نہیں تھا جو رحم مادر میں داخل کیا گیا پھر خون کے لوتھڑے میں داخل ہوا۔اعضاء ونقوش کے مراحل سے گزارا گیا اور آخر میں نر و مادہ کی دو قسموں میں سے ایک قسم قرار پا کر باہر آ گیا۔تو جس نے یہ سب کچھ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان یحیی الموتی مردوں کو دوبارہ زندہ کر سکے۔یقیناً قادر ہے۔

سورۃ الدھر کا(اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں زیادہ تر اعمال کی جزاء وسزاء کی تفصیل ہے اسکے ممکن ہونے اور واقع ہونے

کا بیان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیہ۔

سورۃ الدھر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۷ تا ۱۲)

۱۔ عبدِ شکور وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے اور واجبات کو پورا کرتے ہیں، قیامت کی ہولناکی سے لرزہ براندام رہتے ہیں، اللہ کی رضا کے لئے محتاجوں، یتیموں اور اسیروں یا مشکلات سے دوچار لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں سے بدلہ یا شکرگزاری کے متمنی نہیں ہوتے۔ پس اس دن اللہ انہیں فرحت و شادمانی دے گا، تروتازگی و سرور سے ہمکنار کرے گا۔ صبر و استقلال کے بدلے میں جنت و حریر (ریشمی لباس) عطا کرے گا۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷ تا ۲۹)

۲۔ منکرینِ حق تو صرف دنیا کے اسیر اور سامانِ دنیا کے حریص ہیں اور آخرت کو فراموش کئے ہوئے ہیں حالانکہ ان کا پیدا کرنے والا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کرنے والا صرف اللہ ہی ہے جو انہیں مارنے اور ان کی جگہ پر اور لوگوں کو لے آنے پر بھی قادر ہے۔

ان ھذہ تذکرۃ یہ قرآن مجید ناصحانہ باتوں کا مجموعہ ہے اور جو شخص اپنے پروردگار کی رضا وخوشنودی کا طالب ہے وہ اس کے ذریعہ اپنی مراد پا سکتا ہے۔

سورۃ المرسلٰت کا (اجمالی خلاصہ)

قیامت کا وقوع اور جزاء وسزاء کے اسباب اور کیفیات کا ذکر۔

سورۃ المرسلٰت کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۱۵)

۱۔ دنیا کو خیر کا پیغام سنانے والی، گناہوں کے خس و خاشاک کو آندھی بن کر سمیٹنے والی، رحمت کی گھٹاؤں کو برشگالی ہواؤں کی طرح کائنات کے ہر گوشے تک پہنچانے والی، دنیا کو نیک و بد میں تقسیم کرنے، کفر کی تاریکیوں کو شعاعِ نور بنا کر پھاڑ دینے اور اتمامِ حجت کے لئے احکامِ الٰہی سنانے والی ہستیوں کی قسم انما توعدون لواقع تم سے جس شے (قیامت) کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور وقوع پذیر ہوگی۔ اس دن ستارے بجھ جائیں گے۔ آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے، پہاڑ مثل غبار اڑ جائیں گے۔ جو لوگ خود کو زور آور سمجھتے ہیں اور دعوتِ حق کو نظر

انداز کردیتے ہیں وہ اس روز سب سے زیادہ بے زور ہوں گے۔

مضمون(آیت نمبر:٤٦تا٥٠)

۲۔ اے دینِ حق سے روگردانی کرنے والو! تم دنیا میں چند روز خوب مزے اڑالو اور سامانِ دنیا سے لطف اندوز ہولو۔ مگر یاد رکھو تم مجرم ہو اور مجرموں کی اس دن بڑی رسوائی و ہلاکت ہوگی کیونکہ ان کو جب کہا گیا کہ اپنے اللہ کے حضور عجز وانکساری سے جبینِ نیاز جھکا کر دو تو انہوں نے انکار کیا اور نماز پڑھنے سے احتراز کیا۔ یہ لوگ قرآن مجید کے بعد آخر کون سی کتاب پر ایمان لائیں گے؟ کیونکہ سلسلہ نبوت ختم ہو چکا اور وحی کا آنا بند ہو گیا۔ غرض ان کے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔

چھبیسویں تراویح

سورۃ النباء کا(اجمالی خلاصہ)

قیامت کا امکان و وقوع اور جزاء وسزاء کے واقعات کا ذکر۔

سورۃ النباء کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱۷تا۲۵)

۱۔ بے شک فیصلے کے دن کا ایک وقت معین ہے اور وہ جب آئے گا تو قیامت کا بگل بجادیا جائے گا۔ اور تم سب گروہ در گروہ حساب وکتاب کے لئے اکھٹے ہو جاؤ گے۔ آسمان کھول دیئے جائیں گے، پہاڑ چلتی ہوئی ریت کی مانند چلادیئے جائیں گے اور جہنم سرکشوں کا ابدی ٹھکانہ ہوگی۔ جس میں وہ ٹھنڈک کی راحت ومشروب کی لذت سے محروم مگر کھولتے پانی و زخموں سے بہتی ہوئی پیپ سے محظوظ ہوں گے۔

مضمون(آیت نمبر:۳۱تا۳۵)

۲۔ متقین کے لئے آخرت میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی اور ان کی فطری خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر چیز موجود ملے گی، کھانے کے لئے طرح طرح کے میوے، جنسی تسکین کے لئے نوخیز وہم عمر ساتھی اور پینے کے لئے فرحت بخش مشروب سے لبریز جام ہوں گے۔ اور وہاں کا ماحول جھوٹ ولغویات سے پاک ہوگا۔

سورۃ النازعات کا(اجمالی خلاصہ)

قیامت کا امکان اور واقعات کا ذکر، مکذبین کی تکذیب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی۔

سورۃ النازعات کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۱٤)

۳۔ جب قیامت آئے گی تو منکرینِ حق ضرور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جب لوگوں کے دل دھڑک رہے ہوں گے اور آنکھیں مارے ندامت کے جھکی ہوئی ہوں گی۔ منکرینِ آخرت کہتے ہیں کہ ہم دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے حالانکہ فانما ھی زجرۃ واحدۃ وہ سب صور کی ایک ہی ہولناک آواز پر میدانِ محشر میں آموجود ہوں گے۔

مضمون (آیت نمبر: ۲۷، ۲۸، اور ٤۲ تا ٤٦)

۴۔ جولوگ دوبارہ جی اٹھنے کو نہیں مانتے ان سے پوچھئے کیا تمہاری تکوین وساخت زیادہ دشوار ہے یا آسمان کی جنہیں اللہ نے اس شان سے بنایا کہ فضاؤں میں کئی لاکھ دنیائیں بسا کر ان میں توازن واعتدال پیدا کیا۔ (آیت نمبر ۲۷، ۲۸) اے پیغمبر آپ سے جو لوگ وقوعِ قیامت کا وقت معلوم کرنا چاہتے ہیں ان سے فرمادیں کہ تم لوگوں کو اس سوال سے کیا حاصل؟ اس کا وقت اللہ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں اور ہاں جب وہ واقع ہوگی تو لوگ یوں افسوس کریں گے گویا انہوں نے دنیا میں صرف ایک شام ہی منائی تھی یا صبح کا کچھ وقت گزارا تھا۔

سورۃ عبس کا (اجمالی خلاصہ)

قیامت اور اس میں کافر کی سخت سزا کا ذکر۔ شکر کے اسباب کے ہونے اور رکاوٹوں کے نہ ہونے کے ذکر سے کافر کے کفر کی شدت کا بیان۔ شروع سورت میں نبی ﷺ کو محبوبانہ انداز کے ساتھ سچے طالبوں کے حال پر توجہ فرمانے کا حکم۔

سورۃ عبس کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۷ تا ٤۲)

۵۔ انسان بہت ہی ناشکرا ہے کہ اللہ کی ان گنت نعمتوں اور بے شمار احسانوں کو حاصل کر کے بھی اس کو یاد نہیں کرتا اور یہ بھول گیا کہ وہ ایک ناپاک قطرہ سے پیدا ہوا۔ کیسی کیسی منازل سے گزر کے جوان بنا پھر قبر میں پہنچے گا اور آخر میں دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر میں جا کھڑا ہوگا اور یہ سب کچھ مشیتِ الٰہی کے مطابق ہوگا مگر افسوس پھر بھی اس نے اپنے پروردگار کا حکم نہ مانا۔ کاش یہ اپنی شب وروز کی خوراک کی طرف ہی دھیان کر لیتا کہ کن کن مراحل کو عبور کر کے اس تک پہنچی ہے مگر یہ سب سامانِ عیش وآرام کا انتظام عارضی ہے۔ جس دن کانوں کو بہرہ کر دینے

والا شور برپا ہوگا تو انسان اپنے بھائی، والدین اور بیوی بچوں سے گریزاں ہو کر بھاگ کھڑا ہوگا اس دن ہر شخص کو ایسا فکر لگا ہوگا جو اپنے سوا کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔ ایسے میں کچھ چہرے دہکتے ہوئے، ہشاش بشاش اور خوش وخرم ہوں گے اور کچھ چہرے گرد آلود وسیاہی زدہ ہوں گے۔ اولئك هم الكفرة الفجرة یہ منکرینِ حق کے چہرے ہوں گے۔

سورة التكوير (اجمالی خلاصة)

قیامت کے واقعات کا بیان۔ قرآن کے حق ہونے کا بیان۔

سورة التكوير کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۱٤)

٦۔ لوگو! اس دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے اور کائنات کا یہ سارا کارخانہ ایک دن ضرور درہم برہم ہونے والا ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جب آفتاب کی روشنی وحرارت ختم ہو جائے گی، ستارے جھڑ کر گر پڑیں گے، پہاڑ مثلِ غبار اڑتے پھریں گے، رشتے ناطے معطل ہو جائیں گے، جانور معدوم ہو جائیں گے، سمندروں کا پانی آگ کی طرح گرم ہو جائے گا، اس وقت تم میں جان ڈال دی جائے گی واذا الموءودة سئلت دینِ حق سے محروم رکھی گئی اور جہالت کی گور میں زندہ گاڑی گئی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کس جرم کی پاداش میں آباؤ اجداد کی جاہلانہ رسموں کا نشانہ بنایا گیا، اعمال نامے نشر کر دیئے جائیں گے، آسمان اپنی جگہ سے کھینچ لئے جائیں گے، جہنم کی آگ بھڑکا دی جائے گی اور جنت نیکوکاروں کے قریب کر دی جائے گی علمت نفس ما احضرت اس وقت ہر انسان کو اپنی نیکی وبدی کا علم ہو جائے گا۔

سورة الانفطار کا (اجمالی خلاصہ)

قیامت اور اعمال کی جزاء کا بیان۔ اور درمیان میں غفلت پر تنبیہ۔

سورة الانفطار کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ٦ تا ١٢، اور ١٧ تا ١٩)

۷۔ اے غافل انسان تجھے کس شے کے گھمنڈ نے اپنے مہربان وصاحبِ کرم آقا سے سرکش بنا دیا ہے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا، تیرے نظامِ جسمانی میں توازن پیدا کر کے اسے ہر طرح مکمل بنایا اور تجھے اپنی من پسند صورت عطا کی مگر افسوس پھر بھی تو جزا وسزا سے انکاری

ہے اور یہ بھول گیا ہے کہ ہر شخص پر اللہ کی طرف سے کراماً کاتبین مقرر ہیں جو ہر آن ان کے اعمال کا احتساب کرتے رہتے ہیں۔

انسان کتنا ہی غور وتدبر کرے مگر روزِ محشر کی حشر سامانیاں کبھی اس کی سمجھ میں نہیں آسکیں گی۔ یہ وہ روز ہوگا جب کوئی فرد وبشر کسی دوسرے کے لئے کچھ نہ کر سکے گا۔ اور صرف اللہ کا حکم ہی لاگو ہوگا۔

سورۃ المطففین کا(اجمالی خلاصہ)

اعمال کی جزاء کا بیان۔ شروع سورت میں حقوق العباد سے متعلق عمل یعنی ناپ تول میں کمی پر خصوصاً وعید ہے۔

سورۃ المطففین کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر: ۱ تا ۳، اور ۷ تا ۱۴)

۸۔ جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں کہ خود تو پورا لیتے ہیں مگر جب دینے کا وقت آتا ہے تو کمی کر دیتے ہیں ایسے لوگ قیامت کے دن تباہ و برباد ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا میں اپنے معاملات کی اصلاح نہ کرنے والے بدکرداروں کا نوشتہ عمل سب سے نیچی جگہ سجین میں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یومِ جزا کی تکذیب کرتے ہیں اور قرآنی آیات و احکام کو رجعت پسندانہ و بنیاد پرستانہ کہتے ہیں۔ دراصل ان کے دل ان کی بداعمالیوں کے سبب زنگ آلود ہو گئے ہیں۔

سورۃ الانشقاق کا(اجمالی خلاصہ)

اعمال کی جزاء کی تفصیل۔

سورۃ الانشقاق کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر: ۱۵ تا ۲۵)

۹۔ شام کی سرخی، رات کی تاریکی اور چاند کی روشنی کی قسم، تم سب انقلابِ شب و روز اور گردشِ لیل ونہار کے ان مراتبِ ثلاثہ کی طرح بتدریج ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گزرتے چلے جاتے ہو اور بچپن، جوانی، بڑھاپے کی منازل تغیر وتبدل طے کر کے موت کی دہلیز پر پہنچ جاتے ہو مگر افسوس پھر بھی اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہو اور جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو اس کی عظمت سے اعراض برتتے ہو۔ حالانکہ یہ تو کافرانہ روش ہے جسے تم نے اپنا لیا ہے۔ اگر اسے ترک نہ کیا تو پھر آخرت کا دردناک عذاب جھیلنے کے لئے تیار رہنا اور جو لوگ اللہ کی توحید پر ایمان لائیں گے اور صالحانہ زندگیاں گزاریں گے تو ان کو کبھی نہ ختم ہونے والا اجر وثواب عطا ہوگا۔

سورۃ البروج کا(اجمالی خلاصہ)

کفار کی مخالفت پر مسلمانوں کو تسلی اور کفار کو عذاب کی وعید۔

سورۃ البروج کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱۰تا۱۲،اور۱۹تا۲۲)

۱۰۔ یاد رکھو جن لوگوں نے کسی بھی مسلمان مرد وزن کو ایذا پہنچائی اور پھر تائب ہوئے بغیر مر گئے تو ان کے لئے جہنم میں جلنے والا عذاب تیار کیا گیا ہے اور جو لوگ ایمان لا کر عملِ صالح اختیار کرتے ہیں ان کو بہشت بریں کے سدا بہار و ابدی باغات عطا کئے جائیں گے ذلك الفوز الكبير یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔اے اللہ کے نافرمان اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

اور اے قرآن وتعلیمات سے منہ پھیرنے والو تمہاری اس کمینگی سے اس کا نہیں خود تمہارا نقصان ہوگا کیونکہ اللہ تمہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے جبکہ قرآن مجید تمہاری دسترس سے ما وراء لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سورۃ الطارق کا(اجمالی خلاصہ)

اس سورت میں تحقیقِ وعید کیلئے اعمال کے محفوظ رہنے کا ذکر ہے، قیامت کے دن قبروں سے اٹھنے کا بیان۔قرآن کے حق ہونے کا بیان۔

سورۃ الطارق کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۵تا۸،اور۱۲تا۱۷)

۱۱۔ اے خود سر اور خدا فراموش انسان تو ذرا خود اپنی ہستی پر غور تو کر کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے خلق من ماء دافق. ایک ناپاک قطرہ آب سے جو بوقتِ وصل باپ کی پشت و ماں کے سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور رحم مادر میں پرورش پا کر انسان بن جاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر باپ کے جسم میں موجود اربوں جرثوموں میں سے ایک جرثومے اور ماں کے وجود سے نکلنے والے لاتعداد بیضوں میں سے ایک بیضے کے انتخاب اور پھر ان دونوں کے اختلاط سے انسان کا استقرارِ حمل ہوتا ہے۔تو جو ذات تجھے پہلی مرتبہ پیدا کرتی ہے وہ مرنے کے بعد دوسری زندگی کی طرف واپس لانے پر بھی قادر ہے۔

قرآن مجید میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔وہ کوئی لغو و بیہودہ چیز نہیں بلکہ حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کرنے والی مقدس کتاب ہے اس کے خلاف تدبیریں کرنے والوں کی

تدبیریں دھری رہ جائیں گی کیونکہ اس کا محافظ اللہ ہے اور اس کے آگے کب کس کی چلی ہے۔

سورۃ الاعلیٰ کا (اجمالی خلاصہ)

آخرت کی کامیابی کا مقصود ہونا۔ اسکا طریقہ (تسبیح، ذکر وصلوٰۃ وغیرہ) بتلانا۔ توحید پر دلیل کیلئے انسان کی پیدائش کا ذکر۔ قرآن کے ذریعہ نصیحت کا حکم۔

سورۃ الاعلیٰ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۱۷)

۱۲۔ قرآن مجید سے صرف وہی شخص ہی نصیحت حاصل کرے گا جس کے دل میں خوفِ الٰہی ہوگا اور جو ازلی بدبخت وخبیث الفطرت ہوگا وہ اس سے دور رہے گا۔ اور جہنم میں داخل ہوگا لایموت فیھا ولا یحیی جہاں نہ اسے موت آئے گی اور نہ ہی زندگی ہوگی بلکہ ہمیشہ موت وحیات کی کش مکش میں مبتلا رہے گا۔ فقط وہ لوگ ہی اپنی من چاہی مراد کو پہنچیں گے جو پاکیزگی اختیار کریں گے۔ اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہیں گے اور پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا حالانکہ آخرت دنیا کے مقابلے میں بدرجہا بہتر وباقی رہنے والی ہے۔

سورۃ الغاشیۃ کا (اجمالی خلاصہ)

آخرت کیلئے تیاری کرنے والے کی جزاء اور نہ کرنے والے کی سزاء کا ذکر، قبروں سے اٹھنے اور اعمال کی جزاء ملنے کی تائید کیلئے قدرت کا اثبات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی۔

سورۃ الغاشیۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۷، اور ۱۷ تا ۲۶)

۱۳۔ جب قیامت تمام عالم پر چھا جائے گی تو بعض چہرے اللہ کی نافرمانیوں کی وجہ سے ذلیل ورسوا اور مشقت زدہ ودرماندہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے کیونکہ ان کی ساری مشقت صرف دنیا کے حصول کے لئے تھی جو وہاں کام نہ آئے گی اور گرم کھولتے پانی اور خاردار خشک جھاڑیوں سے ان کی مہمان نوازی کی جائے گی۔ لا یسمن ولا یغنی من جوع جس سے نہ تو غذائیت حاصل ہوگی اور نہ ہی بھوک رفع ہوگی۔ لوگو اگر قدرتِ الٰہی کے کرشموں کا نظارہ کرنے کے خواہش مند ہو تو بادلوں کو دیکھو جو لاکھوں مشک پانی سمندروں سے اٹھا کر زمین پر برساتے ہیں۔ آسمان کی رفعت وبلندی کی طرف دھیان کرو جو تمہاری دنیا کے گرد غلاف کی طرح چڑھے ہوئے ہیں، پہاڑوں کی تنصیب پر نگاہ دوڑاؤ اور کرہ ارض کے عظیم الشان فرش پر غور کرو کہ

پانی کے ایک گولہ میں چند خشکی کے ٹاپو بنادیئے گئے ہیں جنہیں تم جزیرے کہتے ہو۔ کیا یہ سب چیزیں آسان ہیں اور کیا کسی اور میں یہ قدرت ہے؟ ہرگز نہیں اور اگر تم کائنات کی بوقلمونیوں پر فکر وتدبر نہیں کروگے تو یاد رکھو بہت بڑے عذاب میں گرفتار کیے جاؤگے کیونکہ انجام کار سب کی بازگشت اللہ کی طرف ہی تو ہونی ہے۔ ان علینا حسابھم اور وہ ہر ایک سے پائی پائی کا حساب لے گا۔

ستائیسویں تراویح (آخری نصف پارہ)

سورۃ الفجر کا (اجمالی خلاصہ)

پچھلی امتوں کا ذکر جنکے اعمال سزاء کا سبب تھے۔ مومنین کی جزاء وکفار کی سزاء کا بیان۔

سورۃ الفجر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱۵ تا ۲۸)

۱۴۔ انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے نعمتوں سے نوازتا ہے تو یہ انسان کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دار بنادیا۔ اور جب رزق کو تنگ کردیتا ہے اور آزمائش میں ڈالتا ہے تو یہ انسان کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا ہے حالانکہ دولتمندی انعام اور عزت کا معیار نہیں ہے اور تنگی رزق سزا نہیں ہے۔ یہ سب آزمائش کے لئے ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو اور میراث کا بھی سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو ہاں جس دن زمین کو ریت بنا دیا جائے گا، فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے اس دن انسان کو سمجھ آئے گی۔ لیکن اس دن سمجھنے کا کیا حاصل اور کیا فائدہ۔ کہے گا کاش میں نے اس زندگی کے لئے کچھ سامان کیا ہوتا لیکن جو دینِ حق کی پیروی کرتا رہا اور گندگی سے محفوظ رہا اسے کہا جائے گا اے نفسِ مطمئن تو میرے نیک بندوں میں اور جنت میں داخل ہوجا۔ تو اپنے انجام سے خوش ہے اور اللہ تجھ سے راضی ہے۔

سورۃ البلد کا (اجمالی خلاصہ)

اعمالِ شر وخیر کی سزاء وجزاء کا ذکر۔

سورۃ البلد کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۴ تا ۱۰)

۱۵۔ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے اور دونوں راستے دکھادیئے ہیں۔

سورۃ الشمس کا (اجمالی خلاصہ)

اعمالِ کفریہ پر دنیوی سزاء کے احتمال کا بیان۔ اعمال کی تقسیم کفر وایمان کی طرف۔ آخرت

میں دونوں کے بدلے کا اجمالاً بیان۔

سورۃ الشمس کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۸تا۱۰)

۱۶۔ پھر نیکی اور بدی کا احساس انسان کے ضمیر میں رکھ دیا ہے کامیاب ہے وہ شخص جس نے زندگی کو پاکیزہ بنالیا اور ناکام ہے وہ جس نے اپنے اندر موجود نیکی کی صفات کو دبالیا۔

سورۃ اللیل کا (اجمالی خلاصہ)

اعمال اور انکی جزاء وسزاء کا بیان۔

سورۃ اللیل کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۵تا۱۰)

۱۷۔ جو شخص نیکی کے راستے کو اختیار کرے گا اس کے لئے ہم نیکی کے آسان راستے کو مزید آسان کردیں گے اور جو بخل کرے گا اور حق کو جھٹلائے گا اس کے لئے ہم برائی کے مشکل راستے کو آسان کردیں گے۔

سورۃ الضحیٰ کا (اجمالی خلاصہ)

رسالت کی تقویت کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نعمتوں کا بیان۔ ان پر شکر کا حکم۔

سورۃ الضحیٰ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر:۱تا۱۱)

اے نبی مہربان! آپ کا پروردگار نہ تو آپ کی مدد سے دست بردار ہوا اور نہ ہی ناخوش و بیزار۔ وہ عنقریب آپ کو اپنے خزانہ رحمت سے اتنا کچھ عطا کرے گا کہ آپ کی تمام پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ اور یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی اس سے پہلے بھی اس نے آپ پر بڑی مہربانیاں کی ہیں۔ آپ یتیم ولاوارث تھے۔ آپ اپنے پروردگار کی نعمتوں کا اس طرح شکریہ ادا کریں کہ یتیم پر زیادتی نہ ہو، کسی سوالی کو جھڑکا نہ جائے اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کا خوب چرچا کیا جائے۔

سورۃ الانشراح کا (اجمالی خلاصہ)

رسالت کی تقویت کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نعمتوں کا بیان۔ ان پر شکر کا حکم۔

سورۃ الانشراح کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۸)

اے پیغمبر! آپ حقیقت جاننے کے لئے بے قرار تھے کہ ہم نے آپ کو حقیقت کا علم دے کر آپ کے سینے کو کشادہ و وسیع کر کے ہدایت و موعظت اور نبوت وحکمت کے علوم و معارف کا خزانہ بنادیا اور آپ سے ان مصائب و آلام کا بوجھ اتار لیا جس نے آپ کی پیٹھ جھکادی تھی اور آپ کا نام بلند کردیا۔ پس ان احسانات کا تقاضہ ہے کہ جب آپ رسالت کے فرائض سے فراغت پائیں تو اپنے اللہ کی بندگی میں سرگرم رہیں اور اپنے دل سے ہر طرح کے خیالات نکال کر صرف اس کی یاد سے دل کی بستی بسائیں۔

سورۃ التین کا(اجمالی خلاصہ)

انسان کی پہلی بار پیدائش اور دوبارہ پیدائش کا ذکر۔

سورۃ التین کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۴تا۶)

انسان کو بہترین فطرت اور مناسب صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ نیکی و پرہیز گاری کا راستہ اختیار کرے اور ایمان و عمل صالح کے ذریعے عزت و بلندی کا مقام حاصل کرے لیکن اس نے اپنے رب کی نافرمانی کر کے ذلت و رسوائی کے پست ترین مقام میں جا گرا۔

سورۃ العلق کا(اجمالی خلاصہ)

عطائے نبوت، تعلیم وحی کا ذکر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کی مذمت۔

سورۃ العلق کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۶)

پڑھیے اپنے پروردگار کے نام سے جس نے جمے ہوئے خون سے کامل انسان کو تخلیق کیا، الفاظ کے ذریعے معانی کا ادراک بخشا اور قلم کے توسط سے اپنے علم کو محفوظ کرنے کا گر سکھایا اور ایسے علوم و فنون سے آگاہ کیا جن سے یہ قطعاً واقف نہ تھا مگر افسوس وہ اس مقام پر پہنچ کر تکبر و سرکشی پر اتر آیا۔

سورۃ القدر کا(اجمالی خلاصہ)

قرآن کی حقانیت اور عظمت کا بیان۔

سورۃ القدر کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۵)

ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا جس کی عبادت ایک ہزار مہینوں پر بھاری ہے۔ اس رات فرشتے اور جبرائیل امین زمین پر اترتے ہیں جس سے زمین پر خاص روحانی ماحول پیدا ہوتا ہے اور یہ رات طلوعِ سحر تک سراسر بقعہ نور بنی رہتی ہے لیکن کتنا بدنصیب ہے وہ انسان جو اس کے بعد بھی اپنے اللہ کی رحمت سے محروم و تہی دامن رہے۔

سورۃ البینۃ کا(اجمالی خلاصہ)

رسالت اور اسکی تصدیق و تکذیب کرنے والوں کی جزاء و سزاء کا بیان۔

سورۃ البینۃ کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۵تا۸)

اے لوگو! شرک و نفاق سے پاک ہوکر دل سے اللہ کے چاہنے والے بن جاؤ۔ نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ یہ دین حق ہے۔ جو لوگ اس دین سے اعراض برتیں گے اور دینِ آباء کو دین صحیح سمجھیں گے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے اور جو عمل صالح کریں گے ان کے لئے جنت میں نعمتیں تیار ہیں۔

سورۃ الزلزال کا(اجمالی خلاصہ)

قیامت کا اعتقاد، اور اسکا وقوع اور اعمال کی جزاء کا بیان۔

سورۃ الزلزال کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۱تا۸)

جب قیامت کا بھونچال آئے گا تو زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ اگل کر باہر پھینک دے گی۔ انسان یہ منظر دیکھ کر چیخے گا کہ اس زمین کو کیا ہوگیا ہے کہ ہزار صدیوں کے حالات آن واحد میں بیان کر رہی ہے اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کی جزا ملے گی۔

سورۃ العٰدیٰت کا(اجمالی خلاصہ)

برے اعمال کی مذمت اور قیامت میں انکے بدلے کا ذکر۔

سورۃ العٰدیٰت کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر:۶تا۹)

انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور وہ خود اس بات پر گواہ ہے اور مال کی محبت میں بری طرح

مبتلا ہے۔کیا وہ اس دن کو بھول گیا ہے جب اسے قبروں سے نکالا جائے گا۔

سورۃ القارعۃ کا (اجمالی خلاصہ)

قیامت کا اعتقاد اور اعمال کی جزاء کا بیان۔

سورۃ القارعۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ٤ تا ۹)

جب قیامت برپا ہوگی تو لوگ پروانوں کی طرح منتشر ہوں گے، پہاڑ روئی کی طرح اڑنے لگیں گے۔جس کے اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا اسے من پسند زندگی ملے گی اور جس کا پلڑا ہلکا ہو گیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

سورۃ التکاثر کا (اجمالی خلاصہ)

آخرت سے غفلت کو چھوڑنے کا بیان۔

سورۃ التکاثر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱، ۲)

تم لوگوں کو مال و دولت کی حرص نے اپنے اللہ سے غافل کر رکھا ہے اور عیش و عشرت کے سامان اور نام و نمود کی چاہت نے دین حق سے بیگانہ بنا دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں کو جا پہنچے۔

سورۃ العصر کا (اجمالی خلاصہ)

اپنی عمر کو ضائع کرنے سے بچانے اور اعمال اور طاعات میں صرف کرنے کا بیان۔

سورۃ العصر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۳)

قسم ہے زمانہ اور اس کے حوادث و نتائج کی کہ فانی لذتوں میں زندگی گزارنے والا انسان سخت گھاٹے میں ہے اور صرف وہی انسان کامیاب ہے جس نے خود کو ایمان و یقین اور عمل صالح کے زیور سے آراستہ کیا، لوگوں کو صبر کا درس دیتا رہا اور صداقت کا پرچار کرتا ہے۔

سورۃ الھمزۃ کا (اجمالی خلاصہ)

عذاب کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانے کا بیان۔

سورۃ الھمزۃ کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۳)

تباہی ہے اس انسان کی جو عیب جوئی، طعنہ زنی کرتا ہے اور اپنی زبان و عمل سے دوسروں کو

صدمہ پہنچاتا ہے اور تباہی ہے بخیل کے لئے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے دولت کو جوڑ جوڑ کر رکھتا ہے اور اس کی محبت میں مست ہو کر عملِ صالح سے روگردانی کرتا ہے۔

سورۃ الفیل کا (اجمالی خلاصہ)

اصحابِ فیل کا واقعہ۔ جس سے مقصود اللہ کے احکام کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے عذابِ الٰہی سے ڈرانا ہے۔

سورۃ الفیل کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۵)

ذرا سوچو کہ ہم نے کس طرح بنجر وادی میں تمہاری روزی کا سامان مہیا کیا کہ تم موسمِ سرما میں یمن کی طرف اور موسمِ گرما میں شام و فلسطین کی طرف بے خطر ہو کر تجارتی قافلے لے کر جاتے ہو۔ اہلِ حرم ہونے کے ناطے لوٹ مار سے محفوظ رہتے ہو پھر یہ ناشکری نہ ہوگی کہ تم بیت اللہ کی نسبت کے حوالے سے دنیوی فوائد حاصل کرو لیکن جو ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا نہ کرو۔

سورۃ قریش کا (اجمالی خلاصہ)

اللہ کی نعمتوں کے شکر میں عبادت کرنے کا بیان۔

سورۃ قریش کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ٤)

اے پیغمبر! کیا یہ حقیقت نہیں کہ اللہ نے یمن کے حکمران ابرہہ کی تمام تدبیروں کو اکارت کر دیا جو کہ گرانے بیت اللہ کی غرض سے ہاتھیوں کا ایک غول اور ساٹھ ہزار آدمیوں کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا تھا اور ننھے ننھے پرندوں کے ذریعے کنکریں مار کر پامال شدہ کھیت و چبائے ہوئے بھوسہ کی مانند روند کر تباہ کر دیا تھا۔

سورۃ الماعون کا (اجمالی خلاصہ)

کفر و نفاق سے بچنے کا بیان۔

سورۃ الماعون کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۷)

منافق ہمیشہ اپنے قول و عمل سے روزِ جزا کی تکذیب کرتا ہے۔ خسیس و بخیل ہونے کی وجہ سے یتیم و بے زور آدمی کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھانا کھلانے سے جی چراتا ہے پھٹکار ہے ایسے بخیلوں پر جو عام برتنے والی معمولی چیزیں بھی مانگے نہیں دیتے ہیں۔

سورۃ الکوثر کا (اجمالی خلاصہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت ومحبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کے ساتھ بغض وعداوت کا بیان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نعمتِ کوثر کی عطاء پر شکر کا حکم۔

سورۃ الکوثر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۳)

اے پیغمبر! ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا کی ہیں۔ پس اس احسانِ الٰہی کے شکرانے میں اپنے پروردگار کی بندگی بجالایئے اور اپنے موقف پر جمے رہیئے اور اس بات کا ہرگز غم نہ کیجئے کہ آپ کا نام ونشان باقی رکھنے والی آپ کی اولادِ نرینہ زندہ نہیں رہی۔ آپ کی اولادِ معنوی یعنی امتِ مسلمہ تو قیامت تک باقی رہے گی اور حقیقتاً پیروی کرنے والے ہی اولاد میں شمار ہوتے ہیں انّ شانئك هو الابتر بلاشبہ آپ کے دشمنوں کا نام ونشان ہی ہمیشہ کے لئے مٹ کر رہے گا۔

سورۃ الکافرون کا (اجمالی خلاصہ)

توحید اور شرک سے بیزاری کا بیان۔

سورۃ الکافرون کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ٦)

قیامت تک کے لئے اس بات کا قطعی فیصلہ کردیا گیا ہے کہ کفر واسلام کے مابین کوئی قدرِ مشترک اور نقطۂ اتصال نہیں ہوگا کیونکہ کفر انسان کی پیشانی کو مختلف من گھڑت خداؤں کے سامنے جھکاتا ہے اور اسلام ان تمام من گھڑت خداؤں کے انکار کا درس دیتا ہے۔ کفر انسان کو دینِ آباء اور رسم ورواج کی بندشوں میں جکڑ لیتا ہے جب کہ اسلام اپنے معبود وحاکم کی معبودیت وحاکمیت کے اقرار کے علاوہ تمام بندھنوں سے بغاوت کا اعلان کرتا ہے۔

سورۃ النصر کا (اجمالی خلاصہ)

نعمتوں کی تکمیل کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکر کرنے کا حکم۔

سورۃ النصر کا (تفصیلی خلاصہ)

مضمون (آیت نمبر: ۱ تا ۳)

حق گو اپنے ابتدائی ایام میں مظلوم ومقہور ہوتا ہے لیکن یہ فطرت کا کبھی نہ بدلنے والا قانون ہے کہ غلبہ آخر حق ہی کو حاصل ہوتا ہے اے نبی! جب اللہ کی فتح ونصرت کی وجہ سے بستی بستی ونگر نگر نغمہ اسلام گونجنے لگے تو اس انعامِ الٰہی پر اپنے پروردگار کی حمد وثناء کرو اور احساسِ عجز کے ساتھ اپنی

خطاؤں کی معافی مانگو بے شک وہ خطاؤں کا معاف کرنے والا ہے۔

سورۃ اللھب کا(اجمالی خلاصہ)

مخالفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وبال کا ذکر۔

سورۃ اللھب کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر: ۱، ۲)

ابولھب، نبی ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے تباہ ہوگیا جو ہر قسم کی ظاہری خوبیوں سے متصف تھا، اونچا خاندان، اعلیٰ نسب، اچھی صورت، عمدہ زبان، مال و دولت کی فراوانی، بیت اللہ کی ہمسائیگی اور رسول اللہ سے قرابت داری۔ لیکن یہ ساری خوبیاں اسے دنیا و عاقبت کی ذلت و رسوائی سے نہ بچاسکیں۔

سورۃ الاخلاص کا(اجمالی خلاصہ)

توحید کا بیان

سورۃ الاخلاص کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر: ۱ تا ٤)

اے نبی! آپ فرمادیں کہ اللہ اپنی ذات وصفات میں یگانہ و بے مثال ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے اور وہ ایسی یکتا ذات ہے کہ کوئی ہستی کسی بھی اعتبار سے اس کے درجے کی نہیں ہے۔

سورۃ الفلق کا(اجمالی خلاصہ)

اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسکی پناہ طلب کرنا تمام نقصان دہ اشیاء سے۔

سورۃ الفلق کا(تفصیلی خلاصہ)

مضمون(آیت نمبر: ۱ تا ۵)

یہ عالمِ دنیا دارالامتحان اس میں خیر و شر دونوں طرح کی قوتیں رکھی گئی ہیں۔ کہو میں ہر اس چیز کے شر سے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔ کیونکہ جو پروردگار رات کی تاریکی کو پھاڑ کر روشن صبح ظاہر کرتا ہے وہی آفتوں کے سیاہ بادلوں کو ہٹا کر انسان کو عافیت کے اجالے میں لاسکتا ہے۔ شبِ تاریک کے شر سے پناہ لیتا ہوں اور حاسد کے حسد و کینہ کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔

سورۃ الناس کا(اجمالی خلاصہ)

اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسکی پناہ طلب کرنا تمام نقصان دہ اشیاء سے۔

سورة الناس کا(تفصیلی خلاصه)

مضمون(آیت نمبر:۱تا٦)

لوگو! اپنے بیرونی دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ چکنے کے بعد اب اس دشمن کی چیرہ دستیوں سے پناہ ڈھونڈو جو خود تمہارے باطن میں چھپا بیٹھا ہے اور وہ ہے تمہارا اپنا نفس، اس کے گندے خیالات و وسوسے اور اس کا غصہ اور خواہشات۔ کہو میں تمام انسانوں کے پروردگار، تمام انسانوں کے بادشاہ اور تمام انسانوں کے معبودِ حقیقی کی پناہ مانگتا ہوں شیطانی وساوس سے، خواہ وہ نفسِ امارہ کی طرف سے ہوں یا شیطان نما انسان کی طرف سے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مکتبۃ الیاس

کی اہم مطبوعات ہر گھر کی ضرورت

1. آپ کے ظاہری اور باطنی مسائل اور ان کا حل
2. ہر پریشانی اور بیماری کا علاج
3. حقوق العباد اور ان کی اہمیت
4. اپنے نبی کے حقوق ادا کیجئے اور عاشقِ رسول بنئے
5. شادی کے شرعی احکام
6. احادیث نبوی ﷺ کا مجموعہ
7. قصص الانبیاء
8. امتِ مسلمہ کی تباہی کے اسباب
9. پیارے نبی کی (۱۱۶) پیاری تقریریں
10. اپنی نمازوں کی اصلاح کیجئے
11. موبائل کی نعمت کا صحیح استعمال
12. ہر مہینے کے شرعی احکام
13. قرآن کے مضامین کا خلاصہ
14. حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک کے تاریخی حقائق
15. زادِ مؤمن
16. سورتوں اور وظائف کا مجموعہ
17. الحوارات السهلة
18. رمضان قیمتی بنائیں
19. آسان نماز
20. منزل
21. نورانی قاعدہ

یہ تمام کتابیں مریم مسجد آدم جی نگر بلاک B کے سیکنڈ فلور پر خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہیں۔

شرعی مسائل کے حل کے لئے روزانہ صبح ۱۰ تا ۱۲ حضرت مفتی محمد الیاس صاحب دامت برکاتہم سے رابطہ فرما سکتے ہیں۔ **0321-2069945**

پاکستان کے دیگر شہروں میں کتب منگوانے کے خواہشمند حضرات اس نمبر پر رابطہ فرمائیں: 0321-2069922

مکتبۃ الیاس
0321-2069945